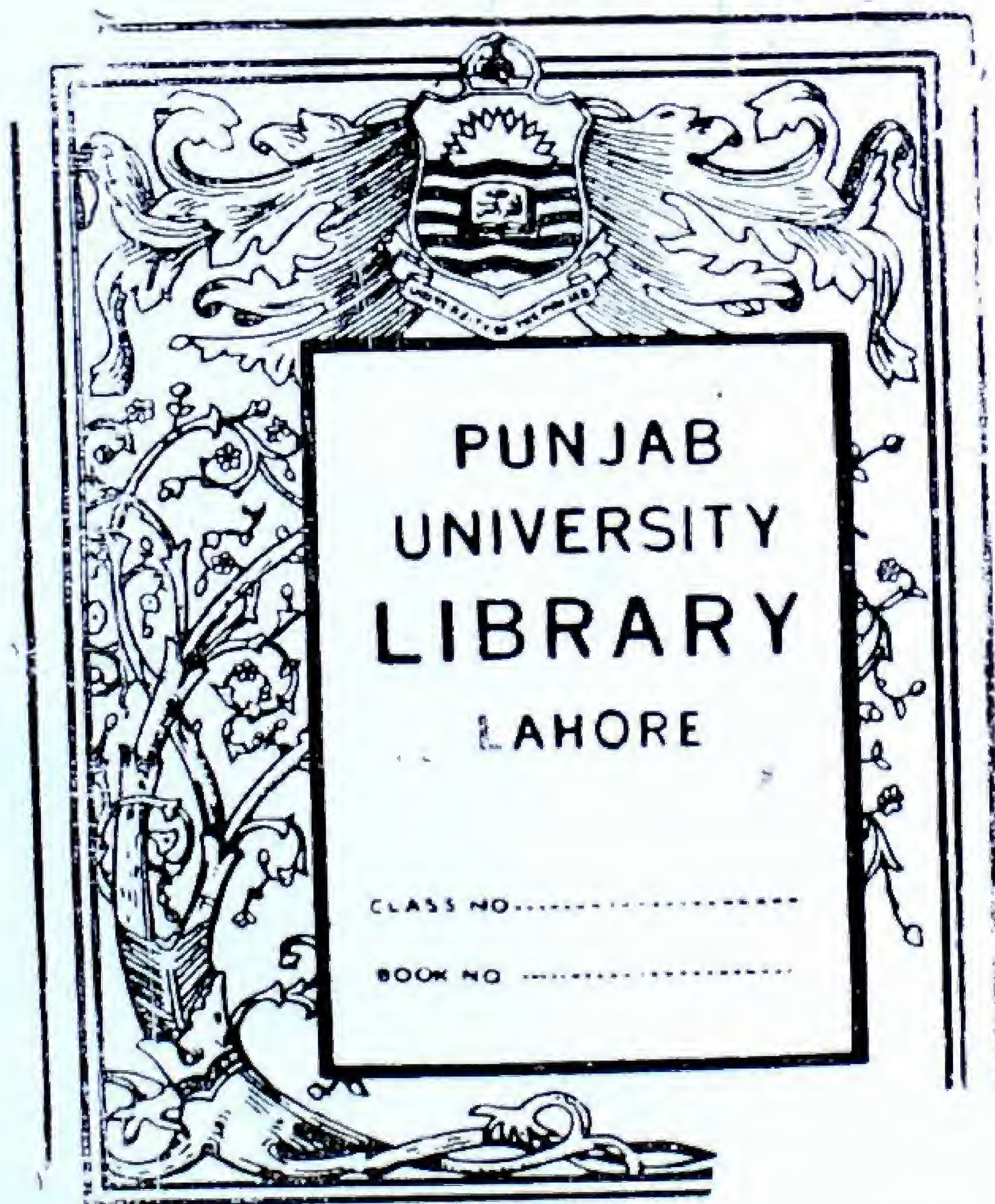
تحفۂ درود شریف

مؤلفہ

واعظ سحر البیان شیخ الحدیث حضرت علامہ حبیب البشر خیری

رنگون


PUNJAB
UNIVERSITY
LIBRARY
LAHORE
CLASS NO.......................
BOOK NO ....





إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

تحفۂ درود شریف

مؤلفہ

واعظ سحر البیان شیخ الحدیث حضرت علامہ حبیب البشر خیری

رنگون

مرکزی مجلس رضا (رجسٹرڈ)

نعمانیہ بلڈنگ اندرون ٹکسالی گیٹ لاہور پوسٹ بکس نمبر ۲۰۶



87657

~~701507~~

◆◆◆◆◆◆◆

نام کتاب : ---------- صَلِّ علیٰ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

مرتب : ---------- شیخ الحدیث علامہ حبیب البشر خیبری (رنگون)

موضوع : ---------- فضائلِ درود شریف و منظوم گلدستہ نعت وسلام

اشاعت : ---------- رمضان المبارک ۱۴۱۶ھ مطابق فروری ۱۹۹۶ء

تعداد : ---------- تین ہزار

ناشر : ---------- کیپٹن عبد الستار احمد پاگرکر
مینیجنگ ڈائرکٹر دار القرآن پبلشرز (پرائیویٹ) لمیٹڈ بمبئی

کتابت : ---------- یاقوت رقم حافظ محمد ساجد حسن بجنوری دہلی

آرٹسٹ : ---------- طارق آزاد، عثمان علی (ایم ایف اے) دہلی، اختر نذیر بمبئی، حسن الیس ریاض

طباعت زیر اہتمام : ---------- انور کمال و طارق آزاد ۔ انمول پرنٹرس جودھپور (راجستھان)

بائنڈنگ زیر اہتمام : ---------- کمال بائینڈنگ ہاؤس (جودھپور)، الفردوس ٹریڈرس (دہلی)

نگرانِ اعلیٰ جملہ امور ترتیب طباعت واشاعت : ---------- نور الدین آزاد خواجہ کمال الدین بمبئی ۳

معاون : ---------- عبد الرحیم انصاری نگراں عروج انٹرنیشنل ٹریڈنگ کمپنی بمبئی ۲

ہدیہ : برطانیہ میں پندرہ پونڈ (دیگر ممالک میں زرِ مبادلہ کے مطابق)

پاکستانی ایڈیشن

ناشر : ---------- مرکزی مجلس رضا، نعمانیہ بلڈنگ ٹکسالی گیٹ ۔ لاہور

ترتیب نو : ---------- پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

سالِ طباعت : ---------- ۲۰۰۲ء/۱۴۲۳ھ

ہدیہ : ---------- دعائے خیر بحق معاونین مجلس رضا لاہور

سپاس تشکر : ---------- کیپٹن عبد الستار احمد باگرکر بمبئی

معاونین کے علاوہ: بیرونی حضرات ۳۰ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر اعزازی حاصل کریں۔

مرکزی مجلس رضا نعمانیہ بلڈنگ ٹکسالی گیٹ لاہور

تقسیم کار : برانچ مرکزی مجلس رضا ۔ مکتبہ نبویہ ۔ گنج بخش روڈ ۔ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرستِ مضامین

صلِّ علیٰ محمدٍ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

فضائلِ درود، گلدستۂ نعت، میلاد، سلام، مناجات



بہ تعاون وتشکر

۱۔ جناب محمد اشرف صاحب ڈپٹی ڈسٹرکٹ اٹارنی لاہور

۲۔ جناب جاوید اکبر صدیقی و جمشید اکبر صدیقی لاہور

۳۔ محترمہ سلیمہ **ملک** گورنمنٹ اسلامیہ گرلز ہائی سکول برانڈرتھ روڈ لاہور

۴۔ مہتاب انڈسٹریز۔ عارف والا روڈ۔ ساہیوال

۵۔ مرکزی مجلس رضا۔ نعمانیہ بلڈنگ ٹکسالی گیٹ لاہور

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

ابتدائیہ

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی ۔نگران مرکزی مجلس رضالاہور

مرکزی مجلس رضا (رجسٹرڈ) لاہور افکار رضا پر ایک طویل عرصہ سے بڑا تحقیقاتی لٹریچر شائع کر کے عوام میں مفت تقسیم کر رہی ہے، افکار رضا کے ساتھ ساتھ سنی اعتقادیات پر بڑی جامع اور مستند کتابیں تقسیم کرتی ہے۔ خصوصاً عشق رسول کی شمع کو اہل ایمان کے دلوں میں فروزاں رکھنے کے لیے درود پاک کے مختلف مجموعے اہل محبت اور ارباب ذوق تک پہنچانے میں مصروف ہے۔ حال ہی میں ایک خوبصورت کتاب ''صلی اللہ علیہ وسلم'' بمبئی (انڈیا) سے چھپی ہے۔ جسے شیخ الحدیث حضرت علامہ حبیب البشر خیری صاحب نے تالیف فرمایا۔ کیپٹن عبد الستار احمد باگر کرنے دار القرآن پبلشرز لمیٹڈ ممبئی (انڈیا) سے زیور طباعت سے آراستہ کر کے جس ذوق و شوق سے جلوہ گر کیا ہے وہ مولف گرامی اور پبلشرز نامی کی عشق رسول سے لگاؤ کی مقدس داستان ہے پھر یہ کتاب جس نفاست اور صفائی سے شائع کرائی گئی ہے اسے دیکھ کر دل باغ باغ ہو جاتا ہے اور کتاب کو اٹھا کر مکمل پڑھے بغیر رکھنے کو جی نہیں چاہتا۔ یہ کتاب اپنے موضوع اور نفیس طباعت کی وجہ سے اتنی مقبول ہوئی ہے کہ ہندوستان کے علاوہ پاکستان اور یورپ کے ممالک میں بھی پہنچ رہی ہے۔

''مرکزی مجلس رضا'' کے معاونین نے اس نورانی کتاب کو ''تحفہ درود شریف'' کے نام سے پاکستان میں شائع کرانے اور اسے اعزازی طور پر تقسیم کرنے کا اہتمام کیا۔ الحمد للہ۔ اب تک اس کتاب کے بیس ایڈیشن چھپ کر اہل محبت تک پہنچ چکے ہیں۔ لیکن اس کتاب کی اہمیت اور اہل ذوق کے ہاں پسندیدگی کا یہ عالم ہے کہ گردو پیش سے ہزاروں لوگ اس کی طلب کے لیے صف بستہ نظر آتے ہیں ان کے اشتیاق

کے پیش نظر ہر سال کئی ایڈیشن چھپ رہے ہیں۔

جہاں ہم ان حضرات کے ممنون ہیں اور ان کے لیے دعا گو ہیں جنھوں نے اس کتاب کے ایڈیشن زیور طباعت سے آراستہ کیے اور لوگوں میں تقسیم کیے۔ وہاں ہم دوسرے مخیّر حضرات کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ آگے آئیں اور اس کار خیر میں مالی تعاون کریں ہم ان کے لیے طباعتی سہولتیں مہیا کریں گے اور انہیں اجازت ہوگی کہ وہ ''تحفہ درود شریف'' چھپوا کر اپنے اپنے احباب میں بطور ہدیہ پہنچائیں۔ ہم نے بساط بھر کوشش کی ہے کہ اس کتاب کا حسن برقرار رہے، ہم نے ہندوستان کے بعض دانشور علمائے کرام کی تقاریر کو دانستہ شریک اشاعت نہیں کیا جس وجہ سے ہم ناشرین سے معذرت خواہ ہیں۔

پاکستان کے ایسے مخیّر حضرات جو اس کتاب کو صدقہ جاریہ کی حیثیت سے چھپوا کر عوام میں تقسیم کرنے کے خواہاں ہوں وہ مرکزی مجلس رضا لاہور سے رابطہ کریں تا کہ انہیں ابتدائی طباعتی اخراجات برداشت نہ کرنا پڑیں۔

بادِ رحمت سَنک سَنک جائے
وادیٔ جاں مہک مہک جائے
جب چھڑے بات نطقِ حضرت ﷺ کی
غنچۂ فن چٹک چٹک جائے

قال اللہ تعالیٰ فی شان حبیبہ ﷺ

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ

تمہارے پاس ہمارا ایک ایسا نمائندہ آیا ہے جو (بظاہر خود) تم (سب) ہی میں سے ہے۔ وہ (تم سے ایسی

أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ

شدید محبت کرنے والا ہے کہ) تمہاری ہر پریشانی اُس پر بھاری ہے (کہ میرے محبوب کو یہ ہرگز گوارا نہیں کہ میری مخلوق راستے

حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ

سے بھٹک کر دوزخ کا ایندھن بنے) تم مومنوں کی بھلائی کیلئے وہ بڑے حریص ہیں اور بڑے نرم دل و مہربان ہیں

رَءُوفٌ رَّحِيمٌ (۱۲۸) پ۱۱ التوبہ

صدق اللہ العظیم

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لا یؤمن احدکم

تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ

حتی اکون احب الیہ من

اپنی اولاد، والدین خود اپنی جان اور تمام لوگوں سے زیادہ

ولدہ ووالدہ ومن نفسہ

مجھ سے محبت نہ رکھتا ہو (حدیث شریف)

والناس اجمعین

او کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام

نعت

حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ

الحمد للہ منشی الخلق من عدم

اَلحَمدُ لِلّٰہِ مُنشِی الخَلقِ مِن عَدَمٖ

ثم الصلوٰۃ علی المختار فی القدم

ثُمَّ الصَّلٰوۃُ عَلَی المُختَارِ فِی القِدَمٖ

مولای صل وسلم دائما ابدا

مَولَایَ صَلِّ وَسَلِّم دَائِمًا اَبَدًا

علی حبیبک خیر الخلق کلہم

عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّہِمٖ

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے عدم سے مخلوق کو پیدا فرمایا
پھر درود اس ذاتِ عالی پر جسے سب سے پہلے (اللہ نے) پسندیدہ بنایا
وہ میرے آقا ہیں اے اللہ اُن پر ہمیشہ ہمیشہ درود و سلام ہو
جو تیری ساری مخلوق میں سب سے بہتر ہیں اور تیرے چہیتے ہیں



بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ

پہنچے بلندی کو اپنے کمال سے

کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ

دُور کر دیا اندھیرے کو اپنے جمال سے

حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ

حسیں ہیں اُنؐ کی سب خصلتیں

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

دُرود بھیجو اُنؐ پر اور اُنؐ کی آل پر (سعدی)

بحضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

آن ختمِ رسل میرِ ایوانِ وجود
دارائے سریرِ حسن و سلطانِ وجود

از بابِ کتابِ آفرینش پرسی
آن نامِ محمد ﷺ است عنوانِ وجود

وہ جو تمام انبیاءؑ پر آخری مُہر ہیں وہی وجود کے محل (کائنات) کے دُولہا ہیں
وہی اِس کائنات کے مرکز اور خوبصورتی کے تخت پر جلوہ فرما ھیں
دُنیا کی ابتداء کی کتاب سے اگر تو پوچھے
تو (جواب ملیگا کہ) وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا اِسم گرامی ہے۔ جو عنوانِ ہستی ہے



بحضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

امی لقبی کہ عرش یکپایۂ اوست
احمد نامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نقد جاں مایۂ اوست
گویند کہ از مظہر جاں سایہ نداشت
ویں طرفہ کہ عالم ہمہ در سایۂ اوست

وہ اُمّی لقب، کہ تختِ الٰہی، اُن کا مقام ہے۔
وہ احمد نام والے کہ ہماری جان کی قیمت اُن ہی کی مِلک ہے۔
کہا جاتا ہے کہ نورِ الٰہی کے پرتو (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کا سایہ نہ تھا،
یہ عجوبہ اِس لیے کہ کُل عالم ہی اُن کے سائہ عاطفت میں ہے۔

مغفرت دارم امید از لطفِ تو

جو حضرات یہ نورانی کتاب "تحفہ درود شریف" پڑھیں ان سے استدعا ہے کہ

وہ مندرجہ ذیل حضرات کیلئے دعائے مغفرت فرماکر ثوابِ دارین حاصل کریں

حاجی شیخ مہتاب الدین (مرحوم) اور

الحاج شیخ محمد اسلم (مرحوم) مدفون بہ جنت المعلیٰ مکہ مکرمہ

مقامِ والدین

☆ ماں باپ، رحمت و شفقت، کرم و عنایت اور مہر و محبت کا پیکر ہیں (سورۃ یوسف ۸۳ بخاری)

☆ ماں باپ، اللہ سبحانہ تعالیٰ کی ایسی نعمت ہیں، کہ جس کا کوئی بدل نہیں (بخاری مسلم)

☆ ماں باپ، اولاد کے حق میں مستجاب الدعا ہوتے ہیں اگرچہ غیر مسلم ہی ہوں (بخاری)

☆ ماں باپ، کی خدمت و اطاعت سے رزق اور عمر میں برکت ہوتی ہے (مسند احمد)

☆ ماں باپ، کو ایک بار نظر شفقت کے ساتھ دیکھنے پر حج مقبول کا ثواب ملتا ہے (شعب الایمان بیہقی)

☆ ماں باپ، کا شکر ادا کرنا اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ضروری ہے (لقمان ۱۴)

☆ ماں باپ، کے بعض حقوق ان کی وفات کے بعد بھی واجب الادا رہتے ہیں (ترمذی۔ ابن ماجہ)

☆ ماں باپ، کے سامنے اظہار ذلت و کمتری کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے (بنی اسرائیل۔ ۲۴)

☆ ماں باپ، کے نافرمان پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کر دی ہے (داری، مسند احمد، نسائی)

☆ ماں باپ کی خدمت کا فریضہ جہاد میں جان قربان کرنے جیسے فرض پر مقدم ہے۔ (بخاری، مسلم)

☆ ماں، کے قدموں تلے اللہ تعالیٰ کی اعلیٰ ترین نعمتوں کا مجموعہ جنت ہے۔ (نسائی)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو والدین کی مکمل طور پر خدمت و اطاعت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

کتاب تقویت ایمان اور دنیا و آخرت میں فلاح پانے کیلئے اس پتہ سے بلا ھدیہ حاصل کی جا سکتی ہے۔

مہتاب انڈسٹریز لمیٹڈ پی، او بکس ۸۵، عارف والا روڈ ساہیوال۔ پاکستان

(فون نمبر : 55-63652)

لوح بھی تُو، قلم بھی تُو، تیرا وجُود الکتاب
گنبدِ آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب

عالمِ آب و خاک میں تیرے ظہُور سے فروغ
ذرۂ ریگ کر دیا تُو نے طلُوعِ آفتاب

شوکتِ سنجر و سلیم تیرے جلال کی نمُود
فقرِ جُنید و بایزید تیرا جمالِ بے نقاب

شوق ترا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب میرا سجُود بھی حجاب

تیری نگاہِ ناز سے دونوں مُراد پا گئے
عقل غیاب و جستجو، عشق حضُور و اضطراب

نوازشِ دلِ ما کُن کہ دل نوازتوئی

میرے دل پر بھی کرم ہو کہ دلوں کو نوازنا آپ کی فطرت ہے

بسازکارِ غریباں کہ کارسازتوئی

ہم غریبوں کا کام بھی بنا دیں کہ کارسازی آپ ہی فرماتے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

.... احوالِ واقعی

از قلم: کیپٹن عبدالستار احمد ساگر کر بمبئی ۴۰۰۰۰۸

میری پیدائش مہاراشٹر کے ضلع رتنا گیری "راجبھاری" گاؤں میں ہوئی، ابتدائی تعلیم کے ساتھ ہی والدین کی نگرانی میں، دینی تعلیم بھی حاصل کی۔ ہائی اسکول اور کالج کا زمانہ ممبئی میں گذرا، الحمدللہ میرے والدین کو بزرگانِ دین سے بے پناہ عقیدت و محبّت تھی۔ ظاہر ہے کہ ایسے روحانی ماحول میں، میری بھی اولیائے کرام سے حسنِ عقیدت لازمی تھی، والدۂ ماجدہ مرحومہ کی فرائض کی ادائیگی کے بعد، وردِ وظائف کا پابندی کے ساتھ پڑھنے کا منظر، میرے لیے روحانی مسرت کا باعث بنتا رہا۔ اِن وظائف میں زیادہ تر درود شریف کی کثرت، معمولات میں داخل تھی۔ دورانِ تعلیم اور اُس کے بعد بھی، میری عملی زندگی میں جب بھی کوئی آزمائش آئی، درود شریف کا کثرت سے ورد کرنا ہی میرا معمول رہا۔ اور خدا نے اِس درود شریف کی برکت سے مجھے صبر و سکون عطا فرمایا۔

۱۹۶۴ء سے ۱۹۸۷ء تک بحیثیت کپتان میری بحری زندگی کٹھن اور پُر خطر تھی، طوفانی حوادث سے چولی دامن کا ساتھ تھا۔ بحری ملازمت کے دوران مجھے امریکی، برطانوی، جرمنی اور فرنچ حکومتوں کے جہازوں پر کام کرنے کا موقع ملا، اور ملازمت سے سبکدوش ہونے سے قبل تک مجھے دنیا کے اُن چند کپتانوں میں شمار ہونے کا اعزاز حاصل ہے، جنہوں نے دریائے امیزن (برازیل) میں انتہائی دشوار حالات میں سخت ترین دریائی لہروں اور اچانک پانی کی آخری سے آخری سطح تک پہونچے ہوئے جہاز سے ۶۵۰ بحری میل تک سفر کیا، اور کامیابی کے ساتھ اِس دشوار ترین راستے کو طے کیا۔ مذکورہ بالا حکومتوں کے خراجِ تحسین

اور غیر معمولی کارکردگیوں کی وجہ سے خصوصی اعزازات سے نوازا گیا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ سب سُرخروئیاں بھی دُرود شریف کے وِرد کی برکت سے عطا ہوئی ہیں۔ اِرشادِ ربّانی کے مُطابق کہ "عظیم سمندروں میں پہاڑوں کی طرح طوفانی موجیں اور ہاتھ کو ہاتھ بھی نہ دکھائی دینے والے ہولناک اندھیروں میں"۔ دُرود شریف کا وِرد ہی میرا رہنما اور "مینارۂ نور" تھا۔

دورانِ سفر جب بھی ساحلوں پر میرا جہاز رُکتا، میرا معمول تھا کہ جُمعہ کے دن اُن شہروں کی جامع مسجد میں نمازِ جُمعہ ادا کرتا۔ ۱۹۷۲ء میں ایک سفر میں رنگون میں قیام کیا۔ جمعہ کی نماز کی ادائیگی کے لیے جامع مسجد حاضر ہُوا۔ جامع مسجد کے خطیب علاّمہ حبیبُ البشر خیری مدظلہ نے دورانِ تقریر دُرود شریف کے جو فضائل واوصاف بیان فرمائے، وہ براہِ راست میرے قلب کی گہرائیوں میں سرائیت کر گئے اور اس کے بعد اس کے وِرد میں مزید کثرت پیدا ہو گئی۔

دُوسرا واقعہ مدراس کے سفر کے دوران ۱۹۷۶ء میں قاضی حبیبُ اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت و شرفِ مُلاقات کے وقت پیش آیا۔ جس نے دُرود شریف کی فضیلت وعظمت میری رُوح کی گہرائیوں میں نُورٌ علیٰ نُور کر دی۔ قاضی حبیبُ اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا خاندان علمی، ادبی، مذہبی اور رُوحانی اِعتبار سے برسہا برس سے جنُوبی ہند کے باشندگان کی رُوحانی عقیدت و مُحبّت کا مرکز رہا ہے۔ بحرُ العلوُم علاّمہ عبدالحئی فرنگی محلی لکھنوی، مدراس ہی میں اپنا علمی، مذہبی، تبلیغی اور رُوحانی تقدّس کا جھنڈا گاڑے ہُوئے تھے، اور روایت کے مُطابق نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ایک صحابی حضرت تمیم انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آخری آرام گاہ آج بھی مرکزِ عقیدت بنی ہوئی ہے۔

قاضی حبیبُ اللہ رحمۃ اللہ علیہ قادری چشتی نقشبندی سلسلے کے مَعرُوف بزرگ تھے، سَو برس سے کچھ کم عرصے تک آپ کا ظاہری، باطنی، علمی و رُوحانی تصرُّف رہا۔ اُن کی وفات سے کچھ وقت پہلے آپ کی زیارت سے مُشرّف ہوا، آپ نے کمالِ شفقت سے دُرود شریف کا صحیح مفہوم قرآن وحدیث کی روشنی میں سمجھایا اور ہمیشہ وِرد کرنے کی

ہدایت فرمائی۔ الحمدللہ آج بھی اُن کی ہدایت پر عمل کر رہا ہُوں اور بے پناہ لذت پاتا ہوں۔
اور میں چاہتا تھا کہ اِس رُوحانی مسرت میں مُسلمانانِ عالم کو بھی شامل کرلوں، چنانچہ رنگون میں علامہ حبیب البشر خیری سے کئی مُلاقاتوں کے دوران درخواست گزارتا رہا کہ وہ دُرود شریف کا ایک ایسا جامع اور مستند مجموعہ تیار کریں۔ جو پُورے عالمِ اسلام کے لیے نادرالوجود مجموعۂ صلوٰۃ و سلام بن جائے۔

میں بیحد شُکرگزار ہوں علامہ خیری صاحب کا کہ اُنھوں نے میرے مسلسل اصرار پر پُوری عرق ریزی کے ساتھ یہ گراں قدر مجموعہ مُرتب فرمایا جو افادیت کے اعتبار سے ان شاءاللہ مُسلمانانِ عالم کے لیے درخشندہ و تابندہ مجموعۂ صلوٰۃ و سلام بن جائے گا (اللہ تعالیٰ علامہ خیری صاحب کو میری اور پُوری اُمتِ مُسلمہ کی طرف سے اِس کا بہتر سے بہتر اجر عطا فرمائے۔ آمین) مَیں نے اِس مجموعے کی بہترین طباعت و اشاعت کا ارادہ کرلیا۔

خُدا کی مدد شامل حال رہی اور اَپنے اس پختہ ارادے کی تکمیل کے لیے اپنے مخلص بزرگ ساتھی خواجہ نورالدین آزاد سے تعاون حاصل کیا۔

موصوف خود بھی حُبِّ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے لبریز قلب سلیم رکھتے ہیں، اور توفیقِ خداوندی نے انھیں کتابت و طباعت کا نہایت ستھرا ذوق عطا کیا ہے جس کا مظاہرہ اُن کے شائع کردہ "القرآن الحکیم الفی" اور میرے ساتھ مِل کر شائع ہونے والے "القرآن الحکیم ورقی" کی ترتیب و تحقیق، طباعت و اشاعت کے ذریعے ہندوستان اور بیرونِ ہند ہو چکا ہے۔ اُنھوں نے میری اِس آرزو کی تکمیل کے لیے کام کی شروعات کردی۔

گزشتہ تین سال سے موصوف "القرآن الحکیم (ورقی)" کی طباعت و اشاعت میں مصروف تھے۔ بیرونِ ہند بھی اُن کے کئی سفر ہوئے۔ مجموعہ کی کتابت کا کام جاری تھا۔ میرا گزشتہ سال رمضان المبارک میں عمرہ کے لیے جانا ہُوا مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں عاشقِ رسُول صلی اللہ علیہ وسلم، بریڈفورڈ، برطانیہ کے ہردلعزیز شخصیت محترم ممتاز خان اکبر خان اور

اُن کے کئی رُفقا سے نیاز حاصل ہُوا۔ مجموعۂ دُرود و سلام کا بھی ذکر ہُوا، بیحد اشتیاق کے ساتھ ممتاز خان صاحب نے اِس کی تکمیل پر اصرار کیا۔ اور اس کی طباعت و اشاعت میں اور برطانیہ، امریکہ اور دیگر مغربی ممالک کے مُسلمانوں تک اِس "گنجینۂ بیش بہا" کو پہونچانے کیلئے ہر طرح کی خدمات پیش کیں، اِس کے لیے پھر بارگاہِ رسُول صلّی اللہ علیہ وسلّم میں قبولیت کی التجائیں اور دُعائیں بھی ہوئیں، اور ممتاز پان ہاؤس۔ بریڈ فورڈ (برطانیہ) ہی میں القرآن الحکیم (ورق) کے ساتھ ساتھ "صلِّ علیٰ محمّد" صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اِشاعتی پروگرام کا سینٹر بنانے کی پیش کش کی۔

جس ذوق و شوق اور والہانہ انداز میں اُن کا اِصرار تھا اُس نے کام میں بڑی تیز گامی کی فضا پیدا کردی۔ کتابت کا کام بڑی تیزی سے ہُوا پھر طباعت بھی معیاری ہونا تھی، وہ ہُوئی، اور اب الحمدللہ یہ گلدستۂ دُرود و سلام اور گلدستۂ نعت و سلام "صلِّ علیٰ محمّد" (صلّی اللہ علیہ وسلّم) روضۂ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم میں اور بارگاہِ خداوندِ تعالیٰ میں شرفِ قبولیت کے بعد، مسلمانانِ عالم کی خدمت میں پیش ہے۔ الحمدُللہ ونصلّی علیٰ رسُولہ الکریم۔

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

میں "صلِّ علیٰ محمّد" صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ہر پڑھنے والے سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ دُرود و سلام کو ہمیشہ کے لیے اپنا وِرد بنالیں اور اپنی دُعاؤں میں مجھے اور اس خدمت کے سلسلے میں میرے تمام مُعاونین کو اپنی نیک دُعاؤں میں یاد فرمالیا کریں۔ جزاھُمُ اللہ

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے محبوب نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے طفیل فرداً فرداً ہماری اِس ادنیٰ خدمت کے صلے میں اپنی بے پناہ نعمتوں سے نوازیں، مجھے اور خاندان کے جُملہ افراد، مُتعلقین اور مُسلمانانِ عالم کو نماز کے ساتھ دُرود شریف کا پابندی کے ساتھ وِرد کرنے والا بنادے، اور اپنے فضل و کرم سے ہم سب کے دین و دُنیا کے تمام کام بہتر سے بہتر طریقے پر سرانجام دلائیں آمین

این دُعا از من و از جُملہ جہاں آمین باد

طالب خیر: کیپٹن عبدالستار احمد ہاکر کر بمبئی ۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صلوٰۃ علی النبی ﷺ کیلئے حکمِ ربانی

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ہ (سورۃ احزاب)

★ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب یہ آیتِ کریمہ "اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط" الآیۃ نازل ہوئی۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مارے خوشی کے حجرۂ مبارک سے باہر تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ "ھنیئونی" یعنی میرے صحابیو! مجھے مبارکباد کہو، مجھے مبارکباد کہو کیونکہ میرے بارے میں اِس وقت ایک ایسی آیتِ شریفہ اُتری ہے جو میرے نزدیک دُنیا اور دُنیا میں جو کچھ ہے سب سے بہتر ہے۔ پھر حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ آیتِ شریفہ تلاوت فرمائی۔ "اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط الآیۃ" میں نے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چہرۂ مبارک کو انار کے دانوں کی طرح چمکتا ہوا ہشاش و بشاش دیکھا۔

پھر میں نے کہا "ھَنِیْئًا لَّکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ" یعنی یا رسول اللہ ﷺ آپ کو مبارک ہو! اُس کے بعد صحابیوں نے دریافت کیا کہ "یا رسول اللہ ہم چاہتے ہیں کہ براہِ کرم آپ

ہمیں اس آیتِ شریفہ کی حقیقت سے واقف فرمائیں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواباً فرمایا کہ تم لوگوں نے مجھ سے ایک علمِ مکنون اور پوشیدہ راز کی بات پوچھ لی ہے۔ اگر نہیں پوچھتے تو بھی تا زندگی اظہار نہیں کرتا۔ ہاں اب سُن لو کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ہر شخص کے لیے دو ۲ دو فرشتے مقرّر فرما رکھے ہیں کہ جب کوئی مؤمن بندۂ میرا نام سُنے اور وہ مجھ پر درود بھیجے تو وہ دونوں فرشتے بول پڑتے ہیں۔ "غفراللہ لک" یعنی "اللہ تمہاری مغفرت فرمائے" اِن فرشتوں کی درخواست پر اللہ تبارکؑ وتعالیٰ بذاتِ خود تمام فرشتوں کے ساتھ جواباً فرماتے ہیں "آمین" اسی طرح جب کسی بندہ کے سامنے میرا نام آتا ہے اور وہ مجھ پر دُرود نہیں پڑھتا تو وہ دونوں فرشتے پکار اُٹھتے ہیں "لا غفراللہ لک" یعنی "اللہ تمہاری مغفرت نہ کرے" اس وقت فرشتے جواباً کہتے ہیں۔ "آمین" نزہتہ المجالس ص $\frac{119}{2}$ (جلد دوم) معارج النبوۃ مقدمہ ص ۱۵۷

اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ بندہ کا دُرود شریف پڑھنا، اپنی مغفرت کی درخواست کی قبولیت پر خود خُدا تعالیٰ کی طرف سے مُہر کا لگ جانا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک سُن کر دُرود شریف نہ پڑھنا، زبان کو دُرود کے ساتھ حرکت نہ دینا اپنی مغفرت کی ناقبولیت پر خود خُدا کی طرف سے مُہر لگ جانے کے مُترادف ہے۔

دُرود شریف کو مختصر طور پر زبان سے ادا کرنا بہت معمولی، آسان اور سہل کام ہے مگر اِس کا نتیجہ بندہ کی زندگی کا سنور جانا ہے۔

اور غفلت کے طور پر یا بے توجہی و بے پرواہی سے اِس سہل فعل سے باز رہنا اپنے مُقدر کو تباہ کرنا اور محرُومیت کے دروازہ کو کھولنا ہے۔ ؎

تیرا ذکر لب پر، خُدا دِل کے اندر یُوں ہی زندگانی گزارا کروں میں

جو ہے قلب سونا، تو یہ ہے سُہاگہ　　تیری یاد سے دِل نکھارا کروں میں

تیر اکفش پا یُوں سنوارا کروں میں　　کہ پلکوں سے اس کو بُہارا کروں میں

میرا دین و ایماں، فرشتے جو پُوچھیں　　تمہاری ہی جانب اِشارا کروں میں

دُرُود و سَلام کی فضیلت

★ نقل ہے کہ بنی اسرائیل کے زمانہ میں ایک سخت بدکار، ظالم، فاسق و فاجر شخص تھا، جب اُس کی موت آئی تو لوگوں نے بڑی مسرّت کا اظہار کیا کہ آج ایک ظالم اور نالائق فرد ہماری جماعت سے دُور ہو گیا ہے' تو لوگ اِنتقاماً اس بدکار کے پاؤں میں رسّی ڈال کر کھینچتے ہوئے اُسے غلاظت اور ناپاکی کے ڈھیر پر ڈال آئے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے جبرئیل امین ؑ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے پاس یہ پیغام پہنچایا' کہ اے مُوسیٰ! اللہ پاک فرماتے ہیں کہ اُن کے دوستوں میں سے ایک خاص دوست کا انتقال ہوا ہے، لوگوں نے از راہِ دُشمنی اس کی لاش کو غلاظت کی جگہ پھینک دیا ہے' تم جاؤ اُس کو وہاں سے نِکال کر بخوبی تجہیز و تکفین کر کے بنی اسرائیل کو اس کی نماز جنازہ میں شرکت کرنے کی دعوت دو' اور اِعلان کر دو کہ جو جو اِس کی نماز جنازہ میں شریک ہوں گے، اللہ تعالیٰ اُن کی مغفرت فرمائیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام فی الفور وہاں پہنچے تو دیکھا کہ لاش اس فاسق و فاجر کی ہے جس نے زندگی بھر خُدا کی نافرمانی اور لوگوں پر ظلم و ستم کرنے میں عُمر گزار دی۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام مُتحیّر ہوئے' چُونکہ مامُور تھے حُکمِ اِلٰہی' بجالائے۔ نمازِ جنازہ سے فارغ ہو کر جنابِ اِلٰہی میں عرضی پیش کی، کہ بارِ اِلٰہی یہ معاملہ کیا ہے؟ وحی آئی کہ اے مُوسیٰ ؑ میرے بندوں نے جو کچھ اُس کی بیجا حرکتیں اور خطائیں

دیکھیں، وہ اُس سے سَو گُنا زیادہ خطا کار ہے۔ لیکن ایک دن اُس نے توریت کی تلاوت کی۔ اثنائے تلاوت جب اُس کی نظر میرے محبوب محمّد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے نامِ اقدس پر پڑی اور صفتِ رسُولؐ کو دیکھا، مُحبّتِ محمّدیؐ اُس کے دل میں جاگ اُٹھی۔ اُس نے اُس وَرَق کو جس پر میرے محبوب خاتم الانبیاءؐ کا نام لکھا تھا، خوب چُوما اور پیار کیا اور اپنے چہرے سے بار بار لگایا، لہٰذا میں نے اُس کو میرے محبُوبؐ کے نام کا احترام کرنے پر بخش دیا، اور اپنے دوستوں کی فہرست میں اس کا نام درج کروادیا۔

اے گدائے محمّدیؐ! اپنے آقا کی صفت سُن لی؟ اگر ایک یہودی احترامِ نامِ نبیؐ کے وسیلہ سے مقامِ عزّت اور راہِ نجات حاصل کرنے اور ہم اُمّتیانِ محمّدیؐ اور جاں نثارانِ احمدیؐ ہوکر وِردِ درُود سے محروم رہ جائیں اور بروزِ محشر، ساقیٔ کوثرؐ کے دستِ مبارک سے آبِ کوثر بطور انعام پانے کی نوبت نہ آئے تو اِس سے زیادہ حسرت و افسوس کی بات اور کیا ہوسکتی ہے؟

★ آقائے نامدار، دوعالم کے تاجدار حضرت محمّد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں کہ جس نے مجھ پر ایک بار درُود شریف پڑھا، اللہ تعالیٰ اس شخص پر دس۱۰ بار رحمت کی نظر ڈالتا ہے اور جو دس۱۰ بار درُود شریف بھیجتا ہے اُس پر حق تعالیٰ سَو۱۰۰ بار بارانِ رحمت برساتا ہے اور جو مجھ پر سَو۱۰۰ بار صلوات بھیجتا ہے۔ اللہ جلّ شانہٗ اس کو ہزار۱۰۰۰ بار نگاہِ مُحبّت سے دیکھتا ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان قلمِ قدرت سے تحریر فرمادیتا ہے کہ دو۲ سخت بُری چیزوں سے تمہاری حفاظت ہوگئی ایک تو نفاق سے تم مُخلصی پاگئے، دُوسری آتشِ جہنّم سے تمہاری نجات ہوگئی اور بروزِ قیامت جنّت میں تمہاری سکونت شہداء کے ساتھ ہوگی۔

87657

اِس حدیث پاک کو امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اوسط اور صغیر میں رقم فرمایا ہے۔

میرے کریم سے گر، قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیئے ہیں، دُرِ بے بہا دیئے ہیں

★ حضرت ابوسلیمان الدارانی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اللہ پاک سے اپنی حاجت طلب کرے، تو پہلے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر درود شریف سے آغازِ التجا کرے، اُس کے بعد اپنی حاجتیں پیش کرے، پھر آخر میں درود شریف پر اپنی مانگ و درخواست کو ختم کرے۔ کیونکہ اللہ جلّ شانہٗ اوّل و آخر کی درودوں کو ضرور بالضرور قبول فرماتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ شانہٗ اوّل و آخر کی درود کو قبول کرتا ہے، تو وہ درمیان کی دُعاؤں اور التجاؤں کو کبھی بھی رد نہیں کرے گا۔

باعثِ موجودات سرورِ کائنات صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ارشادِ پاک ہے کہ جب تم خالقِ دوجہاں سے مانگو، تو مانگنے سے پہلے مجھ پر درود بھیجو کیونکہ اللہ عزّوجلّ کی یہ عادت نہیں ہے کہ بندہ کی ایک درخواست کو قبول کرے اور دوسری حاجت کو رد کرے۔

میرے کریم سے گر، قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیئے ہیں، دُرِ بے بہا دیئے ہیں

★ شہنشاہِ عرب و عجم محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی حدیثِ پاک ہے کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے، اس کے حق میں ملائکۂ سبع سماوات دُعائے مغفرت کرتے ہیں، اور جس شخص کے لیے جنود اللہ، ملائکہ خدا درخواست مغفرت کرتے ہیں۔ اللہ جلّ شانہٗ بذاتِ خود اس کے لیے خزانۂ رحمت کھول دیتے ہیں اور جس پر خود خدا بارانِ رحمت برساتے ہیں، اُس ہستی پر سات آسمانوں، سات زمینوں اور سات سمندروں کے

طبقات میں جو کچھ ہے اور تمام نباتات و جمادات، پرندے، چرندے اور درندے سب کے سب اس کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لیے دستِ دُعا پھیلاتے ہیں۔ حضرت سیّد المرسلین صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم مزید ارشاد فرماتے ہیں کہ جس نے مجھ پر بلند آواز سے دُرود پڑھا، بروزِ قیامت اُس کے دُرود کی شہادت ہر چیز دے گی۔ حتّٰی کہ حجر، شجر، کنکریاں اور ہر خُشک و تر شئے شہادتِ دُرود ادا کرنے میں صدا بلند کرے گی۔

فلک پر جا کے لکھ دیتا میں خود نعتِ شہِ والا
قلم اے کاش مِل جاتا مجھے جبریلؑ کے پر کا

★ ارشاد رسولِ اکبر صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہے کہ جب کوئی قوم یا جماعت مجھ پر دُرود شریف پڑھنے کے لیے بیٹھ جاتی ہے تو فرشتوں کی ایک جماعت اُن کے سروں پر آسمان کی بلندی تک چھا جاتی ہے، اُن کے ہاتھوں میں سونے کا قلم اور چاندی کے کاغذات ہوتے ہیں اور دُرود شریف کے اعداد و شمار لکھتے جاتے ہیں۔ اور فرشتے میانِ تحریر بولتے جاتے ہیں "زیدوا زادکم اللہ" یعنی اور زیادہ پڑھو، اللہ تعالیٰ تمہاری اُجرت کو اور زیادہ فرمائے۔

★ حضرت سرورِ موجودات ﷺ کا فرمانِ پاک ہے، کہ مجھ پر دُرود پڑھنا گناہوں کو اس درجہ فنا کر دیتا ہے کہ پانی آگ کو اُس قدر فنا نہیں کر سکتا۔ اور مجھ پر سلام بھیجنا غلاموں کو آزاد کرنے سے بہتر ہے، اور مجھ سے محبّت کرنا راہِ خدا میں تلوار چلانے سے افضل ہے، اور جو مجھ پر ازروئے محبّت و شوق ایک بار دُرود بھیجے، اللہ جلّ شانہ کراماً کاتبین (دونوں فرشتوں) کو حکم فرماتا ہے کہ تین دن تک اس شخص کے نامۂ اعمال میں گناہ نہ

لکھے جائیں۔

★ حضرت ابی ذر غفاری سے مروی ہے کہ رسولِ معظّم و محسنِ اعظم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ اے ابی ذر! کیا میں تم لوگوں کو نہ بتا دوں کہ انسانوں میں سب سے زیادہ بخیل تر شخص کون ہے؟ تو مجلس شریف میں حاضر صحابی بیک آواز پکار اُٹھے یا رسول اللہ! ضرور ضرور بتا دیجئے۔ مقصودِ کائنات صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ وہ دنیا میں سب سے بخیل ترین شخص ہے جو میرے نام آنے پر درود شریف زبان پر نہیں لاتا۔

اگر خیریتِ دنیا و عقبیٰ آرزو داری
بدرگاہش بیا و ہر چہ می خواہی تمنّا کن (ملّا رومی)

اگر دنیا و آخرت کی خیریت و عافیت کی تم خواہش رکھتے ہو تو دربارِ مصطفیٰ ﷺ میں، خواہ جسمانی حیثیت سے ہو یا روحانی طریقہ پر، حاضرِ خدمت ہو جاؤ پھر جو کچھ چاہتے ہو تمنّا ظاہر کرو۔

★ جنابِ شفیعُ المذنبین صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم فرماتے ہیں کہ میں نے گزشتہ رات ایک عجیب معاملہ دیکھا کہ میرا ایک اُمتی پل صراط پر سے بڑی تکلیف کی حالت میں گزر رہا ہے کبھی لڑکھڑاتا ہے، پھر گھٹنوں کے بل چلتا ہے، پھر اپنی سُرین پر گھسٹ گھسٹ کر راستہ طے کرتا ہے، پھر گر پڑتا ہے، پھر کچھ سہارا تلاش کرتے ہوئے ہاتھ پاؤں مارتا ہے اتنے میں وہ درود شریف جو اُس نے اپنی زندگی میں مجھ پر بھیجے تھے، آتے ہیں اور اُسکے ہاتھ کو پکڑ کر سیدھا کھڑا کر دیتے ہیں، اور بڑی آسانی سے وہ کٹھن مرحلہ طے ہو جاتا ہے۔

حضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم فرماتے ہیں کہ جب کوئی مشکل تمہیں پیش آئے یا تمہاری کوئی حاجت بر نہ آئے تو مجھ پر درود پڑھنے کی کثرت کر دو۔ کیونکہ صلوٰت مشکلات

تفکرات اور پریشانیوں کی مدافعات ہیں۔ حاجتیں پوری ہونے کی کنجی اور رزق کی کثرت کا وسیلہ ہے۔ ؎

عاصیو! تھام لو دامن، اُن کا
وُہ نہیں، ہاتھ جھٹکنے والے

★ حضرت مُوسیٰ بن عمران علیہ السّلام پر وحی آئی کہ اے موسیٰ! کیا تم چاہتے ہو کہ مَیں تم سے اتنا قریب ہو جاؤں جتنی تیری باتیں تیری زبان سے قریب ہیں؟ اور جتنی تمہاری رُوح کو تمہارے جسم سے نزدیکی ہے؟ اور جتنی تمہاری بینائی کو تمہاری آنکھوں سے قربت ہے؟ اور کیا تمہاری تمنّا ہے کہ بروزِ محشر تمہیں پیاس نہ ستائے؟ تو حضرت مُوسیٰ علیہ السّلام مارے خُوشی کے اُچھل پڑے اور جواب دیا کہ جی ہاں! مجھے ان نعمتوں کی بیحد خواہش ہے۔ حضرت باری تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر واقعی ایسا ہی ہے تو تم میرے حبیب، رسول آخر الزّمان مُحمّد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر دُرود کی کثرتِ وِرد کی عادت پیدا کرو۔ حضرت حافظ شیرازیؒ فرماتے ہیں کہ ؎

حافظ از دستِ مدہ، صحبتِ آں کشتیٔ نوحؑ
ورنہ طوفانِ حوادث، بہ بُرد بُنیادت

"اے حافظ! دُرود کے ساتھ اُس رسُولؐ کی صحبت کو ہاتھ سے جانے نہ دے، ورنہ طوفانِ حوادث تیری بُنیادوں کو اُکھاڑ دے گا۔"

★ سیدِ مختار صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اپنی اُمّت کو اِنتباہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اے میرے اُمّتیو! مجھ پر دُرودِ شریف پڑھنے کی عادت پیدا کرو۔ کیونکہ بروزِ محشر تمہارے اعمال کے حبط ہونے کا اندیشہ ہے، کیونکہ اعمال کا مدار نیّات پر ہے۔

اور نیتوں میں نقص کا اِحتمال ہے مگر مجھ پر بھیجی ہوئی درود کی حفاظت کا میں بذاتِ خود ضامن ہوں۔

اے میرے اُمّتیو! قیامت کے دن، خواہ تمہارے پاس اعمال کے کتنے ہی ڈھیر ہوں، اگر اُن اعمال میں مجھ پر بھیجے ہوئے دُرود موجود و شامل نہ ہوں، تو گویا اللہ پاک تمہیں جنّت جانے کی اجازت بھی دے دیگا، مگر تم جنّت کا راستہ ضرور بھول جاؤ گے، کیونکہ مجھ پر دُرود راہِ جنّت کی راہ نُما ہیں۔

تفسیر قرطبی میں سورۂ رَعد کی تفسیر کے ماتحت یہ حدیث شریف نظر سے گزری ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عُثمان بن عفّانؓ نے عرض کیا کہ یارسُول اللہ ﷺ ایک بندہ کے ساتھ کتنے فرشتے ہوتے ہیں؟ حضرت رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ ایک فرشتہ تمہاری دائیں طرف ہے، ایک بائیں طرف، ایک تمہارے آگے اور ایک پیچھے، اور ایک فرشتہ تمہاری پیشانی پر ہوتا ہے۔

جب تم اپنے آپ کو دوسروں سے کم خیال کرتے ہو تو جلّ شانہٗ تمہاری عزّت کو بڑھاتا ہے اور جب تم ظُلم و ستم پر اُتر آتے ہو تو وہ تمہیں ذلیل و خوار کرتا ہے، مزید برآں، دو فرشتے تمہارے ہونٹوں پر مُتعیّن ہیں، جو صرف مجھ پر تمہارے دُرودوں کی حفاظت کرتے اور حساب رکھتے ہیں، پھر ایک فرشتہ تمہارے مُنہ پر دربانی کرتا ہے کہ کہیں نیند اور تمہاری حالت بیخبری میں کوئی مُضر شئے داخل نہ ہونے پائے، اور دو فرشتے تمہاری آنکھوں پر ہیں، پس یہ سب دس فرشتے ہوئے، جو ہر شخص کے ساتھ قائم و دائم ہیں۔

الغرض خالقِ اکبر کا فقط "صلواتُ النبیؐ" کی حفاظت و شمار کے لیے دو دو فرشتے ہر ہر شخص کے ہونٹ پر قائم کرنا "حُبّ وصفِ نبیؐ و عظمتِ صلوٰۃِ مصطفویؐ کی روشن

دلیل ہے۔

★ شیخ علامہ ابن المبارکؒ کتاب الابریز میں تحریر فرماتے ہیں کہ مَیں نے اپنے اُستاد سیّدنا عبدالعزیز الدباغ ؒ سے سُنا ہے کہ ہر مؤمن کی درود شریف قطعی طور پر مقبول ہے اور اس بات میں ذرّہ بھر شک نہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر درود بھیجنا افضل الاعمال ہے کیونکہ صلوٰۃ یعنی دُرود شریف اُن فرشتوں کا خاص ذکر ہے، جو اللہ پاک نے جنّت کے چاروں طرف مُقرر فرما رکھے ہیں، اور دُرودوں کی برکت ہی سے، جنّت کی وُسعت و کُشادگی ہوتی رہتی ہے، کیونکہ جب جب کہ وُہ فرشتے اَطرافِ جنّت میں، وِردِ دُرود کرتے ہیں، جنّت اپنی وُسعت میں بڑھتی رہتی ہے، یعنی فرشتے جس قدر دُرود پڑھتے جاتے ہیں، اُسی قدر جنّت وسیع ہوتی جاتی ہے۔ فرشتے ذکرِ دُرود سے رُکتے نہیں، اور جنّت بھی وسیع سے وسیع تر ہونے سے رُکتی نہیں، فرشتوں کا دُرود جاری رہتا ہے اور جنّت کی وُسعت ذکرِ صلوٰۃ کے ساتھ ساتھ بڑھتی رہتی ہے اور جنّت کا وُسعت اختیار کرنا اُس وقت بند ہو جاتا ہے جب فرشتے وردِ دُرود سے ذکرِ تسبیح کی طرف پلٹ جاتے ہیں، مگر فرشتے اُس وقت تک ذکر صلوٰۃ و دُرود میں مشغول رہتے ہیں، جب تک اللہ جلّ شانہ، جنّت میں اہلِ جنّت پر جلوہ گری نہیں فرماتا، جب اللہ پاک جنّتیوں پر جلوہ افگنی فرماتا ہے اور اس جلوہ کو فرشتے دیکھ لیتے ہیں، تو فرشتے تسبیح پڑھنے میں مشغول ہو جاتے ہیں اور جب ملائک تسبیح شروع کر دیتے ہیں، جنّت کی توسیع رُک جاتی ہے اور جنّت اپنے بسنے والوں کے ساتھ ٹھہر جاتی ہے۔ اور سکوُن اختیار کر لیتی ہے۔

اگر جنّت کے اَطراف کے فرشتے اُن کی تخلیق کے وقت سے تسبیح میں مشغول ہو جاتے، تو جنّت اپنی حد سے ذرّہ بھر نہیں بڑھتی اور وُسعت نصیب نہ ہوتی تو یہ جنّت کا وُسعت

پانا بھی حضرت سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے دُرودوں کی برکت سے ہے۔

★ شیخ ابنُ المبارک فرماتے ہیں کہ مَیں نے اَپنے اُستاد حضرت عبدالعزیز الدبّاغ سے دریافت کیا کہ جنّت صرف رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صدائے دُرود سے کیوں بڑھتی ہے؟ باقی اذکار اور تسبیحوں سے کیوں نہیں بڑھتی؟ تو حضرت نے فرمایا کہ جنّت کی اَصل رُسول اللہ ﷺ کا نورِ پاک ہے تو جس طرح بچہ اپنی ماں کے لیے تڑپتا اور مچلتا ہے، اور جب اپنی ماں کی آواز یا آہٹ سُن لیتا ہے، تو بچہ اِشتیاق و مُحبّت سے اس آواز و آہٹ کی طرف لپک پڑتا ہے، تاکہ ماں کی گود سے سیرابی و سکون حاصل کرے۔

بالکل اسی طرح اطرافِ جنّت کے فرشتے ذکرِ نبی ﷺ اور دُرودِ رسُول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں مصروف ہو جاتے ہیں اور جنّت اپنی اصل کے اشتیاق کی بنا پر صلوٰۃ رسُول ﷺ کی پُکار کی طرف ہر ہر طرف سے دوڑ پڑتی ہے، فرشتے جنّت کو جگہ دیتے ہوئے پیچھے ہٹتے رہتے ہیں، پھر نتیجتاً جنّت اپنی تمام جہتوں میں وُسعت اختیار کرتی جاتی ہے۔

★ حضرت شیخ عبدالعزیز الدبّاغ فرماتے ہیں کہ اگر ارادۂ الٰہی نہ ہوتا اور اللہ عزّوجلّ جنّت کو روک نہ رکھتا تو ضرور جنّت رسول پاک ﷺ کی زندگی میں دُنیا کی طرف نکل پڑتی، اور جہاں جہاں رسول ﷺ ہوتے جنّت بھی وہیں ساتھ ہوتی، جہاں جہاں رسول ﷺ چلتے جنّت بھی ساتھ ساتھ چلتی، جہاں رسُول ﷺ رات بسر فرماتے جنّت بھی وہیں رات گزارتی، تو نتیجۃً یہ حاصل ہُوا کہ اگر اللہ جلّ شانہٗ جنّت کو اپنی مرضی پر چھوڑ رکھتا تو جنّت اپنی مُقرّرہ جگہ سے نکل کر مکّۃ المکرّمہ پھر مدینۃ المنوّرہ پہنچ جاتی، کبھی میدان بدر، کبھی خیبر، کبھی حُدیبیہ کا سفر کرتی، اور قدمِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنا مسکن و جائے پناہ بنا لیتی۔

لیکن اللہ جلّ شانہٗ نے جنّت کو حضرت سیّد دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی طرف

نکل جانے سے اس لیے روک دیا تھا کہ اپنے بندوں کا امتحان ہو جائے کہ کون جنّت دیکھے بغیر محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی غلامی اختیار کرتا ہے اور کون تنقید کرتا ہے اور کون منہ پھیر لیتا ہے۔ اگر جنّت بذاتِ خود قدمِ رسول ﷺ پر لوٹتی جاتی تو دنیا میں ہر فردِ بشر ذاتِ خیرالبشر صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر مفتون و قربان ہو جاتا اور مطیع بندوں کا امتیاز نہ ہو سکتا۔ لہٰذا اللہ پاک نے رسول ﷺ کی دنیوی زندگی سے جنّت کو دُور رکھکر اطاعتِ رسول ﷺ کا امتحان بندوں سے لیا ہے۔ جبھی تو اللہ پاک نے اپنے کلامِ پاک میں بندہ کو تنبیہاً اور اشارۃً فرمادیا ہے "وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ" یعنی جس نے میرے رسول ﷺ کی مان لی تو ضرور اس نے میری مان لی ہے۔ اب ثابت ہو گیا کہ عرفانِ رسول ﷺ پہچانِ الٰہی ہے، ذکرِ رسول ﷺ ذکرِ الٰہی ہے۔ مدحِ رسول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم حمدِ الٰہی ہے۔

★ —— ایک مردِ خدا، بجز خدا ہر شئے سے جدا رحمۃ اللہ علیہ طلبِ رضائے جلّ و علا و خوشنودیٔ احمدِ مجتبیٰ ﷺ کی خاطر ایک مریض کی عیادت کو گئے جن پر جان کنی کی حالت مسلّط تھی، مہمان بزرگ نے بیمار سے پوچھا "كَيْفَ وَجَدْتَ مَرَارَةُ الْمَوْتِ" موت کی تلخی کی کیا کیفیت ہے؟ مریض نے بولا کہ کچھ تکلیف محسوس نہیں ہو رہی ہے کیونکہ میں نے ایک عالمِ ربّانی سے سن رکھا ہے کہ جو محمد رحمت لقب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر درود کی کثرت کرتا ہے، موت کی تلخی سے امن پا لیتا ہے۔

★ —— حضرت مقاتل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ جلّ شانہٗ نے عرش کے نیچے ایک فرشتہ پیدا کر رکھا ہے جس کے بالوں کی لٹیں عرش کو لپیٹ لیتی ہیں اور اس کے ہر بال پر "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" مرقوم ہے۔ جب دنیا

میں کوئی بندہ خدا، محمدِ عربی، نبئ اُمی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجتا ہے تو اُس فرشتہ کے ہر ہر بال، ہر ہر رُواں، اُس قاریِ صلوٰۃ الرسول ﷺ کے لیے درخواستِ مغفرت کرتا ہے۔

★ — امام سخاویؒ فرماتے ہیں کہ خالق دو جہاں کا باعثِ کون و مکاں پر صلوٰۃ بھیجنا یہ ایک ایسی واحد خصوصیتِ محمد رسول اللہ ﷺ ہے جس میں صرف ذاتِ محمدی ﷺ ہی تنِ تنہا شریک ہے کیونکہ اللہ جلّ شانہٗ کی صلوٰۃ کسی نبی یا رسول ؑ پر قرآن میں یا کسی آسمانی کتاب و صحیفہ میں ثابت نہیں ہے لہٰذا ہمارا بے نظیر نبی ﷺ وحدہٗ لاشریک کی صلوٰۃ میں شریک ہو کر تمام انبیاء و مُرسلین سے امتیازی تمغہ حاصل کرنے میں کامیاب و کامران ہے۔ ؎

جو ہو محبوب اُس در کا، وہ محبوبِ الٰہی ہے
جو ہو مردود اُس در کا، وہ مردودِ خدا ٹھہرے

★ — شیخ عبد الرحمٰن الصفوریؒ روایت کرتے ہیں کہ ایک بزرگ کا بیان ہے کہ وہ ایام ربیع یعنی بہار کے موسم میں سفر کو نکلے۔ اثنائے سفر انکی زبان سے دُرود شریف کا ورد ہونے لگا، کہنے لگے میں مندرجہ ذیل دُرودوں کا ورد کر رہا تھا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْاَزْهَارِ وَالثِّمَارِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ قَطْرِ الْبِحَارِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ رَمْلِ الْقِفَارِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِی الْبَرَارِیْ وَالْبِحَارِ

اتنے میں ایک غیبی آواز آئی کہ اے شخص تم نے ملائکہ حفظ، کو تمہارے درودوں کا ثواب لکھنے سے، دُنیا کی آخری گھڑی تک کے لیے عاجز و لاچار کر دیا ہے اور اللہ جلّ شانہٗ نے تمہارے لئے جنّاتِ عدن اور نعمتہائے جنّت عطا کرنیکی ذمہ داری بخوشی قبول فرمالی ہے۔
رنگ برنگ کی مدح نبیّ قرشی ﷺ، انوکھے طرز کی صلوۃ الرسول ﷺ، اللہ جلّ شانہ کو کسقدر پسند و مرغوب ہے، اِحاطۂ عقل و فراست سے بعید ہے کیونکہ طاقتِ ملکوتی جب انکے ثواب کو اپنے قلم کے احاطہ میں، زمانۂ دراز کی فرصت و مہلت میں، لانے سے عجز کا اعتراف کر رہی ہے تو اندازہ بشری و قوّتِ ذہنِ انسانی، رسول ﷺ کے درود کی عظمت و رفعت کی کیفیت کماحقہٗ، اظہار و بیان کس طرح کر سکے۔
لہٰذا مُلّا سعدیؒ کا قول ہے ؎

نہ حُسنش غایتے دارد نہ سعدی را سخن پایاں
بمیرد تشنہ مُستسقی و دریا ہمچناں باقی

★ —— حضرت امام مالکؒ مسجدِ نبوی ﷺ میں مُعتکف تھے اچانک امیر المؤمنین امام جعفر المنصور پانچسو لشکر کے ہمراہ اِمام مالکؒ کے سامنے حاضر ہو کر بلند آواز میں کچھ پُوچھنے لگے تو حضرت امام مالکؒ نے فرمایا کہ اے امیرُالمؤمنین! اس مسجد میں اپنی آواز کو بلند ہونے نہ دیجئے، کیونکہ اللہ جلّ شانہٗ نے قومِ مُسلم کو قُرآن مجید میں اَدب کا طریقہ بتایا ہے اور ربّ دوجہاں نے فرمایا ہے " لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ الآیۃ" یعنی اے مومنو! تم اپنی آوازوں کو رسول ﷺ کی آواز سے بلند مت کرو اور رسولِ پاک ﷺ سے بوقت گفتگو آہستگی اور نرمی، اِختیار کرو' سن کر امیر المؤمنین نادم و خاموش ہو گئے۔ بعدہٗ آہستہ و سرگوشی کے لہجہ میں حضرت

امام مالکؒ سے دریافت کیا کہ حضرت میں نے زیارتِ رسولؐ کر لی ہے اب دُعا کرنا باقی رہ گیا ہے، لہٰذا آپ ایک امام ہیں، پوچھتا ہوں کہ وقتِ دُعا کیا قبلہ کی طرف مُنہ کروں، یا رسول ﷺ کی طرف رُخ کروں؟ امام مالکؒ نے فرمایا کہ "خبردار! اپنے چہرے کو رسولِ کریم ﷺ کی طرف سے ہرگز نہ پھیریئے، تیرے اور تیرے باپ آدم علیہ السّلام کے وجود کا وسیلہ ذاتِ محمدیؐ ہے، رسولِ پاک صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی طرف مُنہ کر کے اپنی تمنّائیں طلب کیجئے اور اُن کی سفارش کا وسیلہ پکڑیئے۔ کیونکہ اللہ جلّ شانہٗ نے کلام پاک میں فرمایا ہے:

"وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا" (سورۂ نساء آیت ۶۴)

آیت کریمہ کا ترجمہ یہ ہے "اگر میرے بندے اپنی جانوں پر خطا و عصیان سے ظلم کریں، اور اے محبوبؐ تیرے حضور حاضر ہوں، اور اللہ پاک سے معافی کے طالب بنیں اور رسول ﷺ انکی سفارش کریں تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنیوالا مہربان پائیں گے۔

صد کتاب و صد ورق، در نار کُن ‏ ‏ ‏ رُوئے دِل را جانب دلدار کُن

حضرت مولانا جلال الدین رُومیؒ مثنوی شریف میں فرماتے ہیں کہ "سَو کتابوں اور بے شمار ورقوں کو آگ میں جلا ڈال، اور اپنے دل کے چہرہ کو محبوب ﷺ کی طرف کر لے۔

دُرود شریف کی برکتیں

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو! ٭ کعبہ تو دیکھ چکے، کعبے کا کعبہ دیکھو!

واں مطیعوں کا جگر خوف سے پانی پایا ٭ یاں سیہ کاروں کا دامن پہ مچلنا دیکھو!

غور سے سُن تو رضا کعبے سے آتی ہے صدا ٭ میری آنکھوں سے میرے پیارے کا روضہ دیکھو!

کعبہ میں تین سو ساٹھ بُت کی غلط خدائی تھی اس کعبے کو بُتوں کی نجاست سے پاک فرما کر قبلۂ نماز بنانے والے محمد رسول اللہ ﷺ تھے کعبہ کی بزرگی بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے دم قدم سے تھی، تو اے نماز زیادہ ادا کرنے والو! نماز کو افضلُ العبادات یقین کرنے والو! نماز سکھانے والو، نماز کی جگہ پیدا کرنے والو محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر صلوٰت بھیجو۔ تمہیں جس کے وسیلے سے صلوٰۃ ملی ہے اُن پر صلوٰات بھیجکر، حکمِ خداوندی "ھَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ" بجالاؤ۔

اے مسجد سے تعلّق رکھنے والو، مینارِ مسجد کی خوبصورتی اور بلندی پر فخر کرنے والو، محراب و منبر کو عزّت کی نظر سے دیکھنے والو، سجدے کو افضلُ الاعمال و قربِ خداوندی کا اعلیٰ زینہ تصوّر کرنے والو، یہ تمام کے تمام میراثِ محمدی صلے اللہ علیہ وسلّم ہی تو ہے۔

تمہیں خُدا ملا تو محمدِ عربی صلی اللہ علیہ وسلّم کے وسیلے سے، مسجد ملی، مینار، محراب اور منبر نصیب ہُوا تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی برکت سے، صلوٰۃ وصوم، صدقہ و زکوٰۃ حج و طواف، زمزم و قربانی، عید و جمعہ، لیلۃُ البرأۃ و لیلۃُ القدر، اذان و عقیقہ، کفن دفن اور صلوٰۃِ جنازہ، کعبہ، مدینہ اور بیتُ المقدس نصیب ہُوا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلّم کے صدقے میں، جنّت کی خوشخبری، جہنّم کے عذاب، حوروں کا مژدہ، غلمانوں کی خدمت، پُل صراط و میزان، مالکِ جہنّم اور رضوانِ جنّت و تسنیم و کوثر سے باخبر کرنیوالا ذاتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے سوا کون تھا؟

تمہیں ایمان بخشنے والا، زُہد و عبادت کی چاشنی چکھانے والا، تمہیں غازی اور شہید کا لقب عطا کرنے والا، معراج کی رات تمہاری نجات کے لئے بارگاہِ الٰہی میں گڑگڑانے والا، حیات و زندگی میں قدم رکھتے ہی "اُمّتی اُمّتی" کی صدا بلند کرنے والا، پھر دُنیا سے سفرِ آخرت

کرتے وقت اُمّت کو نہ بھولنے والا، باعثِ موجودات و فخرِ کائنات محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم ہی تو ہیں۔

اے مسلمانو! تمہیں کھانے کا پینے کا، اُٹھنے کا بیٹھنے کا، سونے کا جاگنے کا، چلنے کا پھرنے کا، ہنسنے کا رونے کا، سُننے کا بولنے کا، دوستوں سے ملنے کا، غموں میں صبر کا اور مسرتوں میں ضبط و شکر کا، یگانہ و بیگانہ سے برتاؤ کا، اہل و عیال سے بہتر سلوک کا، غلاموں اور ماتحتوں سے ہمدردی و محبّت کا، ماں باپ اور بزرگوں کی عزّت و فرمانبرداری کا، پڑوسیوں سے ملنساری کا، ایثار و قربانی کا، بیوی سے ہمبستر ہونے کا، نجاست و حدث سے پاکی حاصل کرنے کا، حتّیٰ کہ خدا کی خدائی تم پر فدا ہونے کا طریقہ اور سلیقہ بتانے اور سکھانے والے رسولِ اعظم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ہی تمہارے معلّمِ اوّل و مربّی معظّم ہیں۔

اتنے سارے احسان کرنے والے پر احسان شناسی کے طور پر صرف ذرا سی ہونٹوں کی جنبش سے صلوات ادا کرنے میں اگر تمہیں بار گزرے تو کس بوتے پر امتیانِ محمدی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی فہرست میں اپنا نام آنے کی اُمّید کرتے ہو؟

★ —— حضرت علّامہ ابنِ حجر اپنی تصنیف "کتاب الزواجر عن اقتراف الکبائر" میں لکھتے ہیں کہ کبیرہ گناہوں کا شمار ساٹھ ہے اور اُن تمام کبائر کے درمیان سب سے اَشد ترین کبیرہ، باعثِ کائنات حضرت محمد النّبیّ الاُمّی صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا نام سُنکر درود شریف نہ پڑھنا ہے۔ کیونکہ اِس ناشائستگی پر حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زبانِ پاک سے وعیدِ شدید کی مختلف ڈراونی خبریں حدیثوں میں بھری پڑی ہیں۔ ~

سائلو! دامنِ سخی کا تھام لو ⁘ کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائے گا
مفلسو! اُن کی گلی میں جا پڑو ⁘ باغِ خلد، اکرام ہو ہی جائے گا

★ —— امام سہل بن محمدّ بن سُلیمان فرماتے ہیں کہ یہ شرف جو ذاتِ باری تعالیٰ نے اپنے قول " اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط الآیۃ " کی بدولت حضرت محمد، یتیم عبد المطلب، نبی اُمّی کو عطا فرمایا، یہ اس بزرگی سے بیشمار درجہ کامل و مُکمّل شرف ہے جو ربُّ العزت نے فرشتوں کے سجدے سے آدم علیہ السّلام کو بخشا تھا کیونکہ آدم علیہ السّلام کو ملائکہ کے سجدے سے مُشرّف کرنے میں ذاتِ الٰہی شریک نہ تھی لیکن اپنے محبوب سرورِ دوجہان کو شرف عطا کرنے میں صلاۃ ملائکہ کے ساتھ، مالکِ یوم الدّین بذاتِ خود شریک رہا۔

تو جس عطائے شرف میں، خود خُدا مع ملائکہ شریک ہوں، وہ اُس بخشش بزرگی سے جس میں صرف ملائکہ شرکت کریں اور ذاتِ الٰہی شریک نہ ہو، بدرجہا افضل و اشرف ہو گا۔ مُسلمان ذہن نشین کرلیں کہ انعامی بُزرگی، آدم کو عطا کرنے کی مجلس میں، رَبُّ العِزّت شریک نہ تھا مگر رحمۃ للعالمین کو تمغۂ شرف عطا کرنے کے جلسہ میں، خالق دو جہان نے بذاتِ خود شرکت فرمائی۔ ع چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک

★ —— "منازل الانوار" میں درج ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السّلام نے حضرت سیّد الابرار صلّے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو یہ خبر دی کہ اللہ جلّ شانہٗ، نے خاص آپ کے لیے ایک ایسا قُبّہ تیار کر رکھا ہے جس کی چوڑائی تین سو برس کی مُدّتِ سفر کا فاصلہ رکھتی ہے جس کو مُشرّف و کرامت کی، ہواؤوں سے معمُور کر رکھا ہے، اُس قُبّہ میں کسی کا داخلہ نہیں ہو سکتا، ہاں! مگر وہ داخل ہو پائیں گے جنھوں نے آپ پر صلوات کی کثرت فرمائی۔

★ —— حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، سے مروی ہے کہ درود شریف گُناہوں کو اس طرح ملیا میٹ کر دیتا ہے جس طرح سرد پانی آگ کو فنا کر دیتا ہے اور رسولِ خُدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر سلام غلاموں کو آزاد کرنے سے افضل و برتر ہے۔

صلوٰۃ وسلام کی اہمیت

بیٹھتے اُٹھتے، بحق مُصطفٰے ❊ التجا واستعانت کیجئے
آپ ہی کے واسطے سے مانگیے ❊ مفلِسو! سامانِ دولت کیجئے

★ ــــــ احیاء علوم الدین میں حضرت امام محمدؒ بن محمدؒ بن محمد الغزالیؒ فرماتے ہیں کہ فرمان محبوبِ رحمٰنﷺ ہے کہ مسلمانوں کی ایسی کوئی مجلس یا بیٹھک جس میں خُدا کا ذکر اور محبوبِ خدا پر درود صلوات نہ ہوں۔ بروزِ قیامت، وُہ محفل اور جلسہ یا بیٹھک، ان لوگوں کے لیے ایک بڑی حسرت ومحرومی کا سبب ثابت ہوگی۔

★ ــــــ محبُوبِ معبُودِ ودُود حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھے جبرئیل علیہ السلام معراج کی رات ایک مقام تک لیجاکر رُک گئے تو میں نے پوچھا کیا دوست دوست سے ایسے مقام میں آکر رُک جاتا ہے؟ تو جبرئیل نے بصد آہ وزاری اپنی مجبوری کا اظہار کیا اور عرض کیا کہ اے سرور دو عالمﷺ میں اور آگے بڑھنے سے عاجز ہوں۔ اگر اس حد سے بال برابر تجاوز کروں گا تو تجلّیاتِ جلّ جلالہٗ کے انوار مجھے جلاکر راکھ بنا دیں گے۔ حضرت سعدیؒ اس قولِ رسولِ پاکﷺ کو یوں ترجمہ کرتے ہیں۔

بگفتا فراتر مجالم نماند ❊ بماندم کہ نیروی بالم نماند
اگر یک سرِ موئے برتر، برم ❊ فروغ تجلّی بسوزد پرم

ترجمہ یہ ہے کہ۔ سوالِ رسولِ امین وصادق صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر جبرئیلؑ نے فرمایا کہ حضرت یہ میری رُک جانے کی جگہ ہے، اِس مقام سے آگے پرواز کی طاقت میرے پر و بال میں نہیں ہے اگر بفرض محال ایک بال برابر اوپر کی طرف اڑوں تو تجلّیاتِ الٰہی سے میرے بال وپر جل جائیں گے آپ آگے بڑھیئے آپ کی سرفرازی کا مقام بہت اعلیٰ وبالا ہے۔

آپ بلا خوف و خطر بڑھتے جائیے۔

اے اہلِ ایمان وایقان! غور کا مقام ہے، جہاں جس جگہ، پروبالِ جبرئیلؑ کی طاقتِ پرواز جواب دے جاتی ہے، وہاں اور اس جگہ ہمارے شافعِ محشر کی طاقتِ پرواز شباب پر ہوتی ہے۔ یا یوں سمجھو کہ جہاں پَر و بالِ جبرئیلؑ قوّتِ پرواز سے، عاجز و عاری ہو جاتے ہیں۔ اس مقام پر کامیابی ہمارے نبی آخر الزماں کی رفعت اُولو العزمی اور تیز گامی کے جلوے دکھاتی ہے۔ بعدہٗ حبیبِ ربّ العالمین محمد امین صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم فرماتے ہیں کہ جب جبرئیلؑ کو میں نے اپنی ہمراہی سے معذور پایا تو اُن سے دریافت کیا کہ "اے جبرئیل تمہاری کوئی حاجت بارگاہِ ایزدی میں پیش کرنی ہے؟" جبرئیل علیہ السلام بولے کہ "ہاں یارسول اللہ ﷺ! آپ میرے لیے اللہ پاک سے یہ سوال کیجئے کہ مجھے بروزِ حشر، پُل صراط پر آپ کی اُمّتیوں کا گزر بآسانی ہو سکنے کے لیے، اپنے پروں کو بچھا دینے کی اجازت دیں، تاکہ میں آپ کے دل کو خوش کرنے کی ایک ناقص خدمت انجام دے سکوں"۔ حضرت شافعِ جن و بشر صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ "اللہ پاک تمہارے اِس خیر خواہی کے خیال و مقصد میں برکت عطا فرمائے"۔

"اے صاحبِ نظر مومنو! اس سمجھ سے باز رہنے کی کوشش کرو کہ صرف اُمّتیوں کو اپنی خطائیں معاف کرانے کے لیے سرکارِ کون و مکان، نبی آخر الزماں ﷺ کی وکالت، عدالتِ الٰہی میں ضروری ہے۔ نہیں نہیں بلکہ اشرف الملائکہ حضرت جبرئیلؑ کو بھی اپنی حاجت روائی کے واسطے آمنہ کے لال کی وکالت لازمی ہے"۔

اس کے بعد محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں کہ پھر مجھے تجلّیاتِ الٰہی کے اعلیٰ پردوں سے جھٹکے پر جھٹکے دے کر ستّر ہزار حجابات طے کرائے گئے آخری حجاب

اقدس سے ایک آواز آئی جو ابو بکر رضی اللہ عنہ کی آواز سے ہُو بہُو ملتی جُلتی تھی " قِف یَا مُحَمَّدُ اِنَّ رَبَّکَ یُصَلِّی " اے سرورِ پیغمبراںﷺ! ذرا ٹھہر جائیے آپ کا ربِّ اکبر صلاۃ میں مصروف ہے۔ میرے دل میں ایک قسم کی وحشت و گھبراہٹ کے ساتھ بڑی حیرت جاگزیں ہو گئی، پہلے اس بات پر مُتعجب ہُوا تھا کہ یہ ابو بکرؓ کی آواز یہاں کیسی ہے؟ کیا وہ مجھ سے پہلے یہاں پہنچ گئے؟ دُوسری بات سے اس لیے حیرت زدگی کا شکار ہو گیا ہوں کہ میرے رب کو صلوٰۃ کی کیا حاجت ہے؟ کیونکہ میں نے لفظ "صلاۃ" کو صرف نماز سے تعبیر کیا تھا۔

بعدہٗ اللہ پاک کی ندا آئی کہ " اے میرے محبوب محمّد بن عبدُاللہ میری نزدیکی میں آجا" پس مجھے معلوم ہوا کہ اب میرا رب مجھے پُکار رہا ہے۔ پھر مجھکو اس قدر قریب کر لیا کہ اقربیّت کا درجۂ اعلیٰ ہاتھ آگیا۔ جس کی طرف اللہ جلّ شانہٗ نے اپنے کلام بے مثال میں " ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی o فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی " سے اشارہ فرمایا ہے۔

اقربیّت کی لامکانی میں راز و نیاز کی باتیں ہو چکنے کے بعد، مجھے اس مقامِ مُبارک سے واپس لوٹ آنا ناگوار گزرا۔ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّہَادَۃ کو میرے دل کی صدا معلوم تھی، فرمانے لگے کہ میں جانتا ہوں کہ تمہیں یہاں سے واپس ہونا مَرغوب نہیں ہے، مگر اے محبوب، اے میرے نورُ! میں نے تم کو اپنی رضا و خوشی سے اپنے بندوں کیطرف خاتَمُ النّبیّین و رحمۃ للعالمین بنا کر ہدایت کا کام انجام دینے کے لیے بھیجا ہے اگر اس مقام پر ٹھہرے رہ جاؤ گے تو تبلیغِ رسالت میں فتور آئے گا لہٰذا زمین کی طرف لوٹ جاؤ اور رسالت کی ذمّہ داریوں کو پورا کرو، میرا تم سے وعدہ ہے کہ تم جب بھی صلاۃ کے لے

کھڑے ہو جاؤ گے مجھے اپنے رُوبرو پاؤ گے" اور یہ نظارۂ معراج تمہارے سامنے ہو گا، یہ رہا میرا وعدہ اب تم خوشی خوشی اپنی ذمہ داریوں کی انجام دہی کے لیے لوٹ جاؤ۔ اسی لیے رسُولِ اقدس صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا ہے "قُرَّةُ عَینِی فِی الصَّلٰوة" کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک صلاۃ میں ہے۔

علّامہ اقبال رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

اذاں ازل سے تیرے عشق کا ترانہ بنی ٭ نماز اس کے نظارہ کا اک بہانہ بنی
ادائے دید سراپا نیاز تھی تیری ٭ کسی کو دیکھتے رہنا نماز تھی تیری

پھر مجھے اللہ تعالیٰ نے الہام فرمایا کہ جو کچھ گزارش کرنی ہے کرو۔ میری طرف سے اجازتِ کاملہ ہے، تو مَیں نے عرض کیا "اے پروردگارِ عالم! آپ تک پہنچنے سے پہلے مجھے ایک طرح کی وحشت و گھبراہٹ محسوس ہوئی تو مَیں نے ابُوبکر رضی اللہ عنہ کی آواز میں ایک اعلانی جملہ سُنا، مُجھے تعجّب ہُوا کہ کیا ابوبکرؓ بارگاہِ بے مثالی میں مُجھ سے پہلے پہنچ گئے؟ دوسری بات یہ ہے کہ اس آواز نے اطلاع دی "کہ تیرا رب صلوٰۃ میں مشغول ہے۔ ذرا ٹھہر جا" تو میرے دل میں یہ بات آئی کہ میرا رب تو صلاۃ سے بے نیاز ہے پھر صلوٰۃ میں مصروف ہونا کیا معنیٰ رکھتا ہے؟"

اللہ جلّ شانہٗ و عمّ نوالہٗ نے مجھے بتایا کہ میری صلوٰۃ تمہاری سمجھ کی نماز نہیں ہے۔ میں اللہ ہوں اور ہر شئے سے بے نیاز ہوں، مگر میری مشغولیت کا باعث یہ تھا کہ مَیں تم پر اور تمہاری اُمّتیوں پر اس لقاء مُبارک کے موقع پر رحمتوں کی برسات برسا رہا تھا۔ اور تیرے دوست ابوبکرؓ کا معاملہ یہ ہے کہ جب میں نے مُوسیٰؑ کو بطور معجزہ عصا عطا فرمایا مگر وہ اس عصا کی حقیقی کیفیت سے بے خبر تھے، اُن کو فرعون کے پاس ہدایت کرنے

بھیجنے سے پہلے عصا کی حقیقت سے باخبر کرنا مناسب تھا تاکہ جب وہ عصا ایک عظیم
سانپ کی صورت اختیار کر کے ساحروں کی چالوں کو تہہ و بالا کرنے لگے تو موسیٰ ناتجربہ
کاری کی بنا پر گھبرا نہ جائیں۔ لہٰذا اس عصا کی تبدیلیٔ حالت کا جائزہ لینے کے لیے امتحاناً
مَیں نے موسیٰ سے کہا " وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يَا مُوْسٰى " اے موسیٰؑ یہ تیرے
داہنے ہاتھ میں کیا چیز ہے ؟ تو موسیٰؑ نے جواب دیا " قَالَ هِيَ عَصَايَ " کہ "یہ
میرا عصا ہے !" میں نے کہا " قَالَ اَلْقِهَا " اے موسیٰؑ عصا کو زمین پر پھینک دے
موسیٰؑ نے میرے حکم کو بجا لاتے ہوئے عصا کو زمین پر پھینک دیا وہ عصا زمین پر پھینکتے ہی
اُس نے ایک عظیم خطرناک سانپ کی صورت اختیار کر لی " فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى " اور
موسیٰ مارے خوف کے گھبرا گئے تو مَیں نے پھر حکم دیا " قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ
سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى " ڈرو مت، اِس کو پکڑ لو، وہ پہلی صورت میں آ جائیگا۔
جب موسیٰ کی تعلیم پوری ہو گئی اور عصا کی تبدیلیٔ حالت سے گھبرا جانا موقوف ہو گیا۔
اسی طرح اے محبوب ﷺ ! تم بھی جب ملارِ اعلیٰ کا سفر کرتے ہوئے آخری حجاب پر
پہنچے ، مجھے معلوم تھا تم پر بھی وحشت و گھبراہٹ طاری ہو گی چونکہ وحشت و خوف کی
حالت میں، ملاقات سے، وصل اور ملن کی لذت جاتی رہتی ہے اس لیے ہزاروں سال
پہلے سے مَیں نے ابوبکرؓ کی فطرت پر ایک فرشتہ پیدا کر کے، صدائے دوست سنانے کیلئے
اس کو اُس جگہ مقرر کر دیا جہاں پر آپ کو وحشت آنی تھی، جب اُس فرشتہ نے ابوبکرؓ کے
لہجہ میں صدا دی، تو اپنے دوست کی آواز سن کر تمہاری وحشت کافور ہو گئی۔ وہ ابوبکرؓ
نہ تھا بلکہ ایک خاص فرشتہ تھا جس کو ابوبکرؓ کی آواز بخشی گئی، تاکہ تمہاری اور ہماری
ملاقات وحشت میں نہ ہو، پیار و محبت اور یگانگی و اشتیاق میں ہو۔

اے محبوبﷺ! تم تو جانے لگے، جبرئیلؑ نے آتے وقت جو درخواست کی تھی، وہ کیوں پیش نہیں کرتے؟ تو میں نے جواب دیا کہ "الٰہی تو عالم الغیب والشھادہ ہے تو سب جانتا ہے میرے بیان کی کیا ضرورت؟ تو جلّ جلالہٗ عمّ نوالہٗ نے فرمایا کہ "نہیں، نہیں تمہارے بیان کی ازحد ضرورت ہے، درخواستِ جبرئیل کی قبولیت، تمہارے سوال وسفارش پر موقوف ہے۔ میں نے عرض کیا کہ " اس کی بڑی خواہش ہے کہ اگر آپ اجازت دیں تو وہ میری گنہگار اُمت کو صراط یوم القیامۃ کے عبور کرنے میں سہولت وآسانی کے لیے اپنے پروں کو پُل صراط پر بچھا دے۔" تو مالکِ ارض وسماء نے فرمایا کہ "تمہاری عرض نے جبرئیلؑ کے حق میں تو قبولیت حاصل کرلی لیکن تمہاری اُمت کی صرف ایک جماعت کو جبرئیلؑ کے پروں پر سوار ہو کر صراطِ یوم القیامۃ عبور کرنے کی اجازت ملے گی" تو حیرت سے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ! وہ اجازت کونسی جماعت کے لیے ہوگی؟ خدائے لم یزل نے فرمایا کہ صرف اس جماعت کو اجازت نصیب ہوگی جو تم پر صلوٰۃ وسلام کی کثرت کرتی ہے۔

دوستو! آج کل ایک مُلک سے دوسرے مُلک سفر کرنے کے لیے جواز یعنی پاسپورٹ اور ویزا کی ضرورت ہوتی ہے تو احاطۂ جہنم سے سرحدِ جنت تک آسانی سے پہنچنے کے لیے بھی جواز یعنی پاسپورٹ اور ویزا کی ضرور حاجت ہوگی، تو یاد رکھیئے! بالِ جبرئیلؑ پر سوار ہونے کے واسطے قیامت کے اڈے میں، رسولِ اقدس صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صلوات وسلام، پاسپورٹ اور ویزا کا کام دیں گے۔ ورنہ صراط یوم القیامت پر لڑکھڑاتے ہوئے گر پڑو گے اور کٹ کٹ کر آتشِ جہنم کی غذا بن جاؤ گے۔ اگر جبرئیلؑ جیسے فرشتہ کی درخواست کی قبولیت سرورِ کونین و مالکِ تسنیم وکوثر کی وکالت اور

سفارش پر موقوف ہو تو سمجھ سکتے ہو کہ سوال و شفاعتِ رسول ﷺ کا درجہ و مرتبہ کس قدر عظیم ہے۔

★ ـــــــ لہٰذا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حدیثِ رسول ﷺ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ سرورِ دوجہاں ﷺ نے فرمایا کہ ہر دُعا کے لیے زمین و آسمان کے درمیان ایک حجاب پڑا رہتا ہے، جب تک دُعا کرنے والا، بھیک مانگنے والا، اپنی زبان سے وردِ دُرود نہیں کرتا۔ وہ حجاب دُعاؤں کو روک رکھتا ہے لیکن جب دُرود شریف پڑھ لیتا ہے۔ وُہ حجاب اُٹھ جاتا ہے اور دُعائیں مقامِ قبولیّت میں داخل ہونے کی اجازت پاتی ہیں اگر درود شریف زبان پر نہ لایا جائے تو وہ آواز بازگشت کی مانند دُعا گو کی طرف لَوٹ پڑتی ہے۔

جبھی تو آمنہ کے لال، محبوبِ ربِّ ذُوالجلال نے فرمایا ہے کہ "اے میرے اُمّتیو! جب بھی تم رَبّ تعالیٰ سے کوئی درخواست کرنا چاہو تو تمہاری اِلتجاؤں کے آگے پیچھے مجھ پر دُرود شریف بھیجا کرو تاکہ تمہاری درخواستیں ضائع نہ جائیں۔"

نُکتہ: جب اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا "وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يَا مُوْسٰى" اے موسیٰ یہ تیرے دائیں ہاتھ میں کیا چیز ہے؟ "قَالَ هِيَ عَصَايَ" فرمایا کہ یہ میرا عصا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو یہ لفظ "میرا" پسند نہ آیا کیونکہ اللہ جلّ شانہٗ کو دعویٰ خودی سے نفرت ہے، بلکہ دعویٰ عطائے الٰہی پر بحرِ رحمت بہا دیتا ہے، اگر موسیٰ بن عمران علیہ السلام جواب دیتے کہ "الٰہی یہ تیرا عطا کردہ عصا یا ڈنڈا ہے" تو خوشی میں خزانہ رحمت نثار کر دیتا اور نقشہ بدل جاتا مگر جب مُوسیٰ علیہ السّلام نے "میرا عصا" کہہ دیا تو غیرتِ الٰہی جوش میں آئی اور حکم صادر فرمایا کہ "اَلْقِهَا" اگر تیرا عصا ہے تو زمین پر پھینک دے۔

بعض روایات میں آیا ہے کہ یہ عصا موسیٰ علیہ السلام کی بے بہا دولت تھی۔ موسیٰ بکریاں بر وقت جب تھک کر سو جاتے تو یہ عصا گلّے کی نگہبانی کرتا تھا، سانپ و درندہ کو

مار دیتا تھا، دشمنوں کا مقابلہ کرتا تھا۔ جب موسیٰ علیہ السلام اندھیری رات میں سفر کرتے تو یہ عصا مشعل کی صورت میں روشنی پیدا کر دیتا تھا جب موسیٰؑ تنہائی سے اُکتا جاتے تو یہ عصا مزے مزے کی باتیں سُنا کر اُن کے دِل کو خوش کرتا تھا۔ جب موسیٰؑ کو گہرے تالاب سے بکریوں کے لیے پانی کھینچنے میں رسّی اور ڈول نہ ہوتا، یہ عصا رسّی اور ڈول کی شکل میں بدل جاتا تھا جب موسیٰؑ کو بھوک اور پیاس ستاتی تھی تو اس عصا سے میوے، غذا اور پانی میسّر آجاتا تھا، موسیٰ علیہ السّلام کو بکریوں کا پیٹ بھرنے میں اگر دِقت پیش آتی، نرم و کومل گھاس اور پتے میسر نہ آتے تو یہ عصا کافی حد تک درازی اختیار کر کے، درختوں کی پھننگوں پتّیاں توڑ توڑ کر گراتا تھا اور موسیٰ کی بکریاں آسودہ ہو جاتیں، ان کے تھن دُودھ سے بھر جاتے تھے، غرض ہزار فائدے موسیٰ علیہ السّلام کے لیے اس عصائے جنّت میں پوشیدہ تھے کیونکہ اس عصا کو بحکمِ خدا جنّت کے ایک درخت سے ٹہنی توڑ کر جبرئیل علیہ السّلام حضرت آدمؑ کے لیے لائے تھے اور میراثِ آدم کے طور پر ایک نبی سے دُوسرے نبی کی طرف منتقل ہوتا رہا۔ آخر میں حضرت شعیب علیہ السلام کے ہاتھ آیا۔ خدمتِ شعیب علیہ السّلام کے وسیلے میں، جو کہ حضرت موسیٰؑ کے سُسر اور صفورا کے والد ماجد تھے، موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ لگا۔ اس قسم کے عصائے مُبارک کو زمین پر پھینک دینے کا حُکم، گرچہ عام انسانوں کے دلوں پر بارگزرنے کا امکان تھا، مگر موسیٰ علیہ السّلام چونکہ رسولِ بنی اسرائیل تھے، حُکمِ خداوندی بجا لانے میں دیر نہ کی۔

چونکہ مُوسیٰ علیہ السلام اُولوالعزم پیغمبر تھے اور پیغمبروں کی یہ عادت و فطرت ہوتی ہے کہ حُکمِ الٰہی کے بجا لانے میں اپنی جان کو قربان کر دینا تمغۂ فخر اور سندِ کامرانی یقین کرتے تھے اس لیے مُوسیٰؑ نے حکمِ خداوندی پر عزیز، شفیق اور مفید عصا کو زمین پر دے مارا "فالقاھا"

یعنی موسیٰ ؑ نے عصا پھینک دیا زمین پر عصائے جنّت کو پھینکنے کے بعد کی حالت کو قرآنی عبارت میں یوں بیان فرمایا "فَاِذَا هِیَ حَیَّۃٌ تَسۡعٰی" کہ پھینکتے ہی عصائے موسیٰ ؑ نے ایک خطرناک سانپ کی صورت میں پھن کو پھیلائے اور بلند کر کے دوڑنا شروع کیا، موسیٰ گھبرا گئے تو احکم الحاکمین کا فرمان آیا کہ "اے موسیٰ ؑ! تم نے تو اس عصا کو "میرا" ہونے کا دعویٰ کیا تھا اب تم اپنی چیز سے کیوں گھبراتے ہو؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عالمِ خوف و حیرت میں جواب دیا کہ "اے مالک یہ میرا عصا نہیں ہے بلکہ تیرا عطا کیا ہوا عصا ہے"۔ جب موسیٰ ؑ نے بیچارگی کا اعتراف کر لیا تو دریائے رحم جوش میں آ کر اعلانِ کرم فرماتا ہے "خُذۡهَا وَلَا تَخَفۡ سَنُعِیۡدُهَا سِیۡرَتَهَا الۡاُوۡلٰی" اے موسیٰ اب جب تم نے دعویٰ خودی کو ترک کر کے اقرار عطا کر لیا ہے تو اب اس سانپ کو پکڑ لو اور مت ڈرو، ہم اس کو اس کی اگلی صورت میں بدل دیں گے۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس خطرناک سانپ کو پکڑ لیا اور پکڑتے ہی عصا بن گیا۔

آخر میں اللہ تبارک و تعالیٰ، موسیٰ علیہ السلام کو پند و نصیحت فرماتے ہیں کہ یہاں تمہاری کوئی چیز نہیں، حتیٰ کہ تمہارا وجود تک تمہارا نہیں ہے۔ آج سے یہ "میرا میرا" کرنا ترک کر دو کیونکہ جب تم نے "میرا عصا" کہا تھا، وہ عصا تمہارے لیے سانپ بن گیا اور جب تم نے "میرا" کو اپنے ذہن و دماغ سے مٹا دیا تو سانپ نے مہربان عصا کی صورت اختیار کر لی۔ ؎

میرا میرا مت کرو "میرا" تم کو مارے گا
"مارو میرا" مار ہے بڑا تیرا پار ہے (خیری)

مار فارسی میں سانپ کو کہتے ہیں۔ ترجمہ سہل ہے، تشریح طلب نہیں ہے۔

★ — عہدِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم میں ایک مالدار یہودی نے اسلام کی تذلیل کے قصد سے، اپنے باغ میں کام کرنے والے، ایک غریب مُسلمان پر ایک اونٹ کی چوری کا الزام لگایا' حالانکہ وُہ اونٹ حقیقت میں اُس مہاجر غریب مُسلمان کا تھا۔ رئیس یہودی نے چار مُنافقوں کے ہاتھ کچُھ رقم تھما کر جُھوٹی گواہی دینے کیلئے آمادہ کرلیا۔ یہودی نے اِس نادار مُسلمان کو چوری کا جُرم ثابت کرنے کے لیے بارگاہِ رسالت میں پیش کیا' اور چاروں مُنافقوں نے شہادت دیں کہ اس اونٹ کا صحیح مالک یہ یہودی ہے۔ ہم اس اُونٹ کو اس کی ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے وقت سے جانتے پہچانتے ہیں۔

صاحبِ علم الاوّلین وآخرین ﷺ نے اس غریب مہاجر سے فرمایا کہ تم اپنی صفائی میں بیان دو اور شہادت پیش کرو کہ یہ تیرا اونٹ ہے اور تم نے چوری نہیں کی غریب مہاجر نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں نے اپنی ساری دولت و جائیداد اور تمام اقربا کو، صرف آپ کی خاطر مکہ میں چھوڑ کر' اپنے اِسی اونٹ پر سوار ہو کر آپ کی خدمت میں پہنچا ہوں۔ پیٹ بھرنے کے لیے اس یہودی کے پاس باغ میں کام کرتا ہوں یہ میرا اونٹ ہے مگر میرے پاس کسی قسم کا گواہ اور شہادت موجود نہیں ہے۔

حضرت صلّے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اونٹ یہودی کو دیدیا اور چوری کے جرم میں اُس نادار مہاجر کے ہاتھ کاٹ ڈالنے کا حُکم صادر فرمایا' وہ مُسلم حیرت زدہ ہو کر جانب آسمان نظر اُٹھائے عرض کرنے لگا کہ اے ربِّ علیم وحکیم تو جانتا ہے کہ اونٹ کی چوری میں نے نہیں کی' اُسکے بعد رسول اللہ ﷺ سے مخاطب ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ کا حُکمِ مُبارک حق ہے مگر جب کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قدرت بخشی ہے' ذرا مہربانی فرما کر اس اُونٹ سے

دریافت کر لیجئے! کہ اس کا سچا مالک کون ہے؟ رسولِ برحقؐ نے یہودی سے والپس اونٹ کو اپنے سامنے لاکر پوچھا کہ اے بے زبان اونٹ! بتا تیرا سچا مالک کون ہے؟ اب قدرتِ الٰہی اور معجزۂ مصطفوی کی بہار دیکھو' اونٹ نے فصیح عربی زبان میں بولنا شروع کیا " انا لهٰذا المسلم وان هٰؤلاء الشهود لكاذبون " کہ یارسول اللہ میں اس مسلمان کا ہوں اور یہ مدعی یہودی اور سب گواہ سراسر جھوٹے ہیں۔ رسولِ کریمؐ نے اس یہودی کو نامراد لوٹا دیا اور اُس غریب مہاجر مُسلم کو اپنے پاس بلاکر پوچھا کہ تو کونسا عمل کرتا ہے' مجھ سے کہہ، کہ جس کے سبب سے اللہ پاک نے تیری سچائی کے اظہار کی خاطر بے زبان جانور کو زبان عطا فرمائی۔"

اس عاشق رسولؐ نے روتے ہوئے فرمایا کہ یارسول اللہ ﷺ مجھے پیٹ پالنے کیلئے دن بھر مزدوری سے فرصت نہیں ملتی صرف رات کو تھوڑا سا وقت نصیب ہوتا ہے اور میں اُس وقت تک سر کو تکیہ پر نہیں رکھتا، جب تک آپ پر سو دفعہ صلوات کا وِرد ختم نہ کرلوں یہی میرا عمل ہے، یہی زادِ راہِ آخرت ہے۔

حضرت رسول برحق صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ تیرے اس دُرود کی برکتوں نے دُنیا میں دستِ بُریدگی کی رُسوائی سے تجھے بچا لیا اور آخرت میں تو غضبِ الٰہی سے نجات پا گیا ؎

وہ دل پتھر سے بدتر، جو نہ ہو شیدا محمدؐ کا ؛ وہ سر کس کام کا جس میں، نہ ہو سودا محمدؐ کا
کوئی مانے نہ مانے، انکے رتبے میں کمی کیا ہو ؛ کوئی چاہے نہ چاہے، ہے خدا شیدا محمدؐ کا
محمدؐ کی اطاعت ہی، خدا کی عین طاعت ہے ؛ وہی تابع خدا کا ہے، جو ہے تابع محمدؐ کا
فرشتے آسماں سے، روز آتے ہیں زیارت کو ؛ کہاں وہ عرشِ اعظم ہے، کہاں روضہ محمدؐ کا

درود و سلام کے معجزاتی ثمرات

صاحب کتاب "الملاذ والاعتصام" سرورِ مخلوقات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اِس حدیثِ پاک کو زیرِ قلم لائے ہیں کہ زُبانِ نبوّت کا فرمان ہے کہ اللہ عزّشانہٗ نے میری قبر پر ایک ایسے فرشتہ کو مُقرّر فرمایا ہے جس کا سَر عرش کے نیچے ہے اور دونوں پاؤں زمین کے ساتویں طبقے کے تحت میں جائے گیر ہیں۔ اُس کے اُسّی ہزار پَر ہیں، اور ہر پَر میں اَسّی ہزار ریشے ہیں، ہر ریشے کے نیچے اَسّی ہزار رُواں ہیں اور ہر رُواں میں ایک زبان ہے جن سے وہ خالقِ کون و مکاں کی تسبیح و تحمید کرتے ہیں، اور مجھ پر دُرود بھیجنے والوں کے لیے مغفرت طلب کرتے ہیں۔

غریبوں کی مدد، بے بس کا بس رُوحی فداہُم ہو ❖ سہارا بے سہاروں کا، ہمارا آسرا تُم ہو
وہ لاثانی ہو تُم آقا، نہیں ثانی کوئی جس کا ❖ اگر ہے دُوسرا کوئی تو، اپنا دُوسرا تُم ہو

★ ——— حضرت فضیل ابنِ عیاض حضرت سُفیان الثوری رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ مَیں حج کے لیے حرم شریف میں پہنچا میں نے ایک شخص کو حرم شریف میں دیکھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ پر دُرود شریف کا وِرد ہر ہر جگہ کرتا جا رہا ہے، حرمِ پاک میں، طوافِ کعبہ میں، سعئ صفا و مروہ میں، عرفات میں، مِنیٰ و مزدلفہ میں، غرض ہر مقام پر صلواتِ رسُول ﷺ میں مشغول ہے مَیں نے اُس شخص سے عرض کیا کہ "اے دوست، ہر مقام کے لیے الگ الگ مقال ہے، کیا بات ہے کہ تم نہ تلبیہ کہتے ہو، نہ کسی مقام پر دُعا پڑھتے ہو، اور نہ کسی جگہ نماز ادا کرتے ہو، سوائے اِس کے کہ رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود ہی دُرود پڑھتے جا رہے ہو؟" اُس شخص نے جواب دیا کہ "مَیں ایک واقعہ کے سبب سے اس فعلِ واحد میں مصروف ہوں"! میں نے عرض کیا "براہِ کرم اُس واقعہ سے مجھے بھی کچھ

اطلاع دیجیے! تو وہ شخص کہنے لگا کہ میں خراسان سے اپنے سن رسیدہ والد کے ہمراہ، حج کے لیے روانہ ہوا جب ہم کوفہ پہنچے میرے والدِ امجد کی طبیعت اس قدر بگڑ گئی کہ رات کو انتقال فرما گئے۔ میں نے اُن کے چہرے کو ایک چادر سے ڈھانک دیا، از دیادِ غم میں قدرے بعد میں نے اُس کے رخسار کو کھول کر دیکھا تو اُس کی صورت ایک گدھے کی صورت میں تبدیل پائی۔ یہ دیکھ کر میں بیحد پریشان ہو گیا اور سوچنے لگا کہ میرے والد کی یہ بدلی ہوئی صورت لوگوں کو کیسے بتاؤں؟ میرے والد کی ذلت کی حد نہ رہے گی اور ساتھ ساتھ مجھے بھی ندامت کا سامنا کرنا پڑے گا یہ سوچتے سوچتے میری آنکھیں لگ گئیں۔ قدرے سونے پایا تھا کہ مجھے خواب آیا، دیکھتا ہوں کہ ایک حسین و دلکش بزرگ، چہرے پر نقاب ڈالے تشریف لائے اور اپنے چہرہ سے نقاب کو ہٹا کر کہنے لگے کہ "کس بات پر اس درجہ غمگین ہو؟" میں نے جواب دیا کہ مجھ پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہے، پھر پورا واقعہ میں نے بیان کیا۔ تو وہ خوش پوش و خوش رُو بزرگ میرے والد صاحب کے پاس تشریف لائے، چادر کے اُوپر سے منہ پر ہاتھ پھیر دیا، میں نے چادر ہٹا کر دیکھا تو اپنے والد کے چہرہ کو پہلے سے زیادہ خوبصورت اور چمکیلا پایا، میں نے دوڑ کر جا کر اُس بزرگ کے رخسار مبارک کو غور سے دیکھا تو ایسا نظر آیا کہ گویا چودھویں کا چاند ہے۔ گھبرا کر میں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ جواب دیا کہ میں محمد مصطفیٰ ﷺ ہوں۔ حالتِ بیقراری میں ان کی چادر کے دامن کو مضبوطی سے تھام کر سوال کیا کہ خدا کی قسم! آپ مہربانی فرما کر مجھے اس معاملہ سے مطلع فرمائیے۔ تو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ تیرا باپ سود خور تھا اور یہ خدائے پاک کا حکم ہے کہ جو سود کھاتا ہے، بعد مرگ اس کی صورت دنیا میں، یا آخرت میں گدھے کی صورت اختیار کرلے گی، تمہارے والد کے حق میں، یہ بات عالمِ ظاہر

میں ظہور پزیر ہوئی لیکن تمہارے والد ہر رات آرام فرمانے سے پہلے مجھ پر سو بار دُرود و صلوات بھیجنے کے عادی تھے۔ جب بعدِ مرگ اُن کو یہ حالت پیش آئی، اُمتوں کے اعمال مجھ پر پیش کرنے والے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ نے مجھے خبر دی، میں حاضر ہوا اور اللہ پاک سے سوال کیا کہ مجھ پر صلوات بھیجنے والے کو دُنیا میں اِس بُری حالت سے ذلیل نہ فرمائیں۔ خُدائے ستّار و غفار نے میری بات رکھ لی اور تم نے دیکھ لیا کہ تیرے والد کا چہرہ پہلے سے زیادہ حسین و مُنوّر ہو گیا ہے۔ لہٰذا ثابت ہوتا ہے کہ موت کے بعد ذلّتِ دُنیوی و اُخروی سے نجات کا باعث کثرتِ صَلوٰۃُ الرّسول ﷺ سے زیادہ کوئی مُفید اور افضل عملِ خیر نہیں ہے ؎

صد کتاب و صد ورق در نار کُن ∴ رُوئے دل را جانب دلدار کُن

جس کی جاں کی قسم، رب نے قُرآن میں کی
اُس نبی کی رسالت پہ، لاکھوں سلام
ٹکڑے پتھر کے، کلمہ پڑھیں ہاتھ میں
ایسی نادر شہادت پہ، لاکھوں سلام
وہ جگہ جس پہ، احمد ﷺ تولّد ہوئے
اُس مقامِ ولادت پہ، لاکھوں سلام
صاحبِ قابَ قوسَین، حدِّ حسین
محرمِ سِرِّ قدرت پہ، لاکھوں سلام
جس پہ حسنین رضؓ و حیدر رضؓ و زہرا رضؓ فدا
اُس محمد ﷺ کی تربت پہ، لاکھوں سلام

★ ـــــــ "الملاذ والاعتصام" میں حضرت حُذیفہ رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ رسولِ خُدا علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا کہ " اے میرے اُمّتیو! تم پر رُومیوں کی مخالفت کرنا بروز اتوار لازمی ہے۔ صحابیوں نے عرض کیا کہ " یارسول اللہ ﷺ! ہم کس قسم کی مخالفت کریں؟" فرمایا کہ وُہ لوگ اتوار کو گرجے میں جاکر غیرِ خُدا کی عبادت کرتے ہیں، مجھے سبّ وشتم کرتے ہیں۔ میری بدگوئیاں کرتے ہیں۔ اگر تُم لوگ اتوار کی صُبح کی نماز کے بعد بیٹھ جاؤ گے اور بعد طلوعِ آفتاب، دو رکعت " یا جتنی طاقت اللہ تم کو عطا فرمائے" نماز پڑھ کر مجھ پر ساٹھ بار درود بھیجو گے پھر اپنے لیے، اپنے والدین کے لیے اور مومنین کے لیے دُعائے مغفرت کرو گے تو ربُّ العالمین تمہاری اور تمہارے والدین کی مغفرت فرمائے گا۔ تمہاری اُس وقت کی دُعا مُستجاب ہے۔ جو بھی کارِ خیر کے لیے مانگو گے پاؤ گے۔

حضورِ مُرشد کھڑا رہوں گا، کھڑے ہی رہنے سے کام ہو گا
نگاہِ لُطف وکرم اُٹھے گی، تو جُھک کے میرا سلام ہو گا

★ ـــــــ حضرت مولانا جلالُ الدّین رُومیؒ اپنی کتاب مثنوی شریف میں ایک واقعہ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے جسدِ پاک پر مکھّی نہ بیٹھتی تھی، کیونکہ اللہ جل شانہٗ نے مکھیوں کو جسدِ اطہر پر بیٹھنا اس لیے حرام کر رکھا تھا کہ اُنھیں آمیزگی، غلاظت پسند تھی۔ مگر شہد کی مکھّی دربارِ رسُول ﷺ میں حاضر ہو کر، کبھی لباس پر، کبھی جسمِ اقدس پر تصدّق ہوتی تھی، ایک بار شہد کی مکھّی حاضرِ خدمت تھی، رسول پاک ﷺ نے پُوچھا کہ اے مکھّی یہ تو بتا کہ تو شہد کس طرح تیار کرتی ہے؟ عرض کیا کہ یا حبیب اللہ ﷺ ہم بیلا، چنبیلی، گلاب، جُوہی وغیرہ ہر پھُول کا رس چوستے ہیں اور جب اپنے چھتّے میں آکر اُگل دیتے ہیں، تو وُہ شہد بن جاتا ہے۔

اس بات پر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اِن پھولوں کا رَس تو پھیکا اور قدرے تلخ ہوتا ہے لیکن شہد میٹھا و شیریں ہوتا ہے! یہ بتا کہ اِن پھیکے رَسوں میں شیرینی کہاں سے آتی ہے؟ تو شہد کی مکھی نے جواب دیا ؎

گفت، چو خوانیم بر احمدؐ درود
می شود شیریں، و تلخی را ربود

یا حبیب اللہؐ ہمارے مُنہ اور پیٹ میں شکر نہیں ہے لیکن جب ہم پھُولوں کا رَس چوُس کر پرواز کرتے ہیں، تو آپ پر درود شریف پڑھتے ہوئے اپنے چھتوں تک پہنچتے ہیں۔ شہد کی یہ شیرینی آپؐ کی صلوات کی برکت اور آپؐ کے نام کا صدقہ ہے۔

سُبحان اللہ! جب صلواتُ الرّسولؐ کی برکت سے پھولوں کے پھیکے رَسوں میں مِٹھاس پیدا ہوتی ہے، تو ہم گنہگاروں کو بھی اس بات کا یقین واجب ہے کہ ہمارے تلخ، پھیکے اور بدمزہ اعمال دُرود شریف کی برکت سے شیریں اور قابلِ قبول حتمی طور پر بن جائیں گے۔

★ —— ایک خُدا رسیدہ بزرگ شخص فرماتے ہیں کہ میرا ایک پڑوسی تھا۔ جو اپنے نفس پر گناہوں کی کثرت سے زیادتی کرنے والا تھا۔ میں اس کو وقتاً فوقتاً پند و نصیحت کرتا تھا کہ وُہ ان بیہودگیوں سے باز آجائے۔ لیکن وہ سُنتا نہ تھا، جب اُس نے وفات پائی، خواب میں اُس کو میں نے جنّت میں چہل قدمی کرتے ہوئے دیکھا میں نے دریافت کیا کہ تُم کو یہ رفعت و منزلت کیسے ہاتھ لگی؟ تو اُس نے بتایا کہ میں ایک بار ایک مُحدّث صاحب کے درسِ حدیث میں حاضر ہُوا تھا، اُن کی زبانی میں نے سُنا کہ جو شخص صلواتُ الرّسُول کو بلند آواز میں پڑھتا ہے، اس کے حق میں جنّت واجب ہو جاتی ہے؛

یہ سُن کر میں نے اپنی آواز کو صلوات رسول ﷺ سے بلند کیا اور میرے ساتھ پوری جماعت نے ساتھ دیتے ہوئے صلوات رسول ﷺ میں آواز بلند کر دی اور ہماری پوری جماعت کی اللہ جلّ شانہٗ نے مغفرت فرمادی، جس کے ثبوت میں آپ میرے مقام کا معائنہ کر رہے ہیں۔ ؎

کوئی ملے ہمیں نہ ملے مُصطفٰے ﷺ ملے
وہ شئے ملے کہ ملنے سے جس کے خدا ملے

★ —— حضرت شیخ عبدالرحمٰن الصفوریؒ فرماتے ہیں کہ بلخ شہر میں ایک مالدار شخص تھا اور اس کے دو بیٹے تھے۔ جب رئیس والد کا انتقال ہوا دونوں بھائیوں نے باپ کے ترکہ کو دو حصّے میں تقسیم کر کے ایک ایک حصّہ پر قبضہ کر لیا، لیکن باپ کے ترکہ میں رسولِ اقدس صلّے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے تین عدد بال مُبارک بھی تھے ہر ایک بھائی نے ایک ایک بال مُبارک لے لیا۔

بڑے بھائی کہنے لگے کہ چلو تیسرے بال مُبارک کو کاٹ کر ۲ دو حصّہ کر لیں تو چھوٹے بھائی نے کہا کہ یہ نہیں ہوسکتا کیونکہ عظمتِ رسول ﷺ واجب ہے، اُن کے بال مُبارک کو کاٹنا بڑی بے اَدَبی ہے۔ بڑے بھائی نے مشورہ دیا کہ اگر تم راضی ہو تو تم تینوں بالِ مُبارک لے لو اور مال کا جو حصّہ تمہیں مِلا ہے مجھے دے دو۔ چھوٹے بھائی نے منظور کر لیا، اور حضرت سرکارِ دو عالم ﷺ کے تینوں بال مُبارک کو لیکر بڑے بھائی کو کُل مال دے دیا۔ تھوڑے عرصے میں بڑے بھائی کا تمام مال ضائع ہوگیا اور وہ مُفلس بن گیا ایک رات اُس مفلس بھائی نے رسولِ اقدس ﷺ کو خواب میں دیکھا اور اپنی غربت و ناداری کی شکایت کی حضرت مُحمّد مصطفٰے صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا اے محروم و بدقسمت! تو نے

میرے بالِ مُبارک کی توقیر نہ کی، بلکہ دُنیا کو اُن پر ترجیح دی، لیکن وہ تیرے چھوٹے بھائی نے میرے بالوں کا اِس قدر احترام کیا کہ سب اَموالِ میراث ترک کر کے میرے بالوں کو حاصل کیا۔ وُہ ان بال مُبارک کو دیکھ دیکھ کر بڑی مُحبّت و توقیر سے مجھ پر صلوات بھیجتا رہا، اللہ تبارک و تعالیٰ نے اُس کو میرے بالوں کی تعظیم اور کثرتِ صَلوات کے نتیجے میں دُنیا و آخرت کا رئیس بنا دیا ہے، اُس نے سَعادتِ دارین حاصل کر لی اور تو محرُوم رہ گیا، جاگنے کے بعد بڑے بھائی نے بہت افسوس کرتے ہوئے اپنے چھوٹے بھائی کا پتہ ڈھونڈھ نکال کر اُس کی خدمت میں پُہنچا اور اس کے خادموں میں شامل ہو کر ذلّت بھری زندگی گزاری۔

اب غور کیجئے کہ صَلوَاتُ الرسُولؐ اور توقیرِ نبوی صَلّی اللہ عُلیہ وآلہٖ وسلّم انسان کی دُنیوی واُخروی زندگی کو سَنوارتی ہے، اور جو بے اِعتنائی برتتا ہے، اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکت دین و دُنیا میں اس سے دُور بھاگ جاتی ہے۔

ریاضت نام ہے تیری گلی میں آنے جانے کا
تصوّر میں ترا رہنا عبادت اِس کو کہتے ہیں

★ ——— روایت ہے کہ ایک زاہد و پرہیز گار نماز میں اِس درجہ یکسُوئی و یکجہتی سے حمدِ الٰہی و عبادتِ باری تعالیٰ میں مشغُول ہو گئے کہ تشہُّد میں صَلوَاتِ رسُولؐ کی یاد نہ رہی اُس زاہد پاکباز نے ایک شب حضرت سرورِ کائنات صلّے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو خواب میں دیکھا آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے اُس سے سوال فرمایا کہ تُم نے تشہُّد میں مجھ پر دُرود پڑھنا کیوں بھول گئے؟ عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ ثنائے الٰہی میں اِس قدر مُنہمک ہو گیا تھا کہ دُرود کی ادائیگی باقی رہ گئی۔

حضرت محمدؐ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام فرمانے لگے "کیا تم نے میرے اِس قول کو نہیں سُنا؟" الاَعمال موقوفة والدّعوات محبوسة حتّی یُصلّی علیّ" کہ تمام اعمال موقوف ہیں اور ساری دُعائیں مُقیّد ہیں جب تک مُجھ پر صلوات نہ بھیجی جائے۔" لوجاء عبد یوم القیامة بحسنات اهل الدنیا ولم تکن فیها صلاة علی ردت ولم تقبل" اگر کوئی بھی بندہ بروزِ حشر تمام دُنیا والوں کی نیکیوں کو سمیٹ لائے لیکن مُجھ پر بھیجے ہُوئے صلوات اس کے ذخیرہ اعمال میں موجود نہ ہوں تو تمام اعمال رَد کر دیئے جائیں گے اور مقامِ قبولیّت کا رُتبہ نہ پاسکیں گے۔

وہی ربّ ہے جس نے تُجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستاں بتایا

حضرت سرورِ کائنات وفخرِ موجودات محمّد مُصطفےٰ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام سے روایت ہے کہ ایک بار چاروں مُقرّب فرشتے جبرئیلؑ، میکائیلؑ، اسرافیلؑ وعزرائیل علیہم السّلام میرے پاس تشریف لائے۔ سب سے پہلے جبرئیلؑ کہنے لگے کہ یا رسول اللہﷺ جو بھی شخص آپ پر روزانہ دس بار صلوات بھیجے گا۔ روزِ بعث ونشور میں بذاتِ خود اس کا ہاتھ پکڑ کر، کوندتی ہوئی بجلی کی مانند صراطِ یوم القیامت سے گزر جاؤنگا بعدہٗ میکائیلؑ بول پڑے کہ یا رسول اللہﷺ میں اس شخص کو آپ کے حوضِ کوثر و تسنیم سے پلا پلا کر سیراب کر دوں گا۔

پھر اسرافیلؑ پکار اُٹھے کہ یا رسول اللہﷺ ایسے شخص کی مغفرت کے واسطے میں پیشِ خدا سجدہ میں گر پڑوں گا اور جب تک اس کی مغفرت نہ ہو اپنے سر کو اُٹھانے کا نام نہ لوں گا۔

آخر میں عزرائیلؑ نے وعدہ فرمایا کہ یارسول اللہ ﷺ ایسے شخص کی رُوح کو مَیں اِس طرح قبض کروں گا جس طرح نبیوں کی رُوحوں کو قبض کرتا ہوں۔

اب اگر کوئی صراطِ قیامت کو جبرئیلؑ کا ہاتھ پکڑے کوندتی ہوئی بجلی جیسی سُرعت سے عبور کرنا چاہے، جو میکائیلؑ کے ہاتھوں کوثر سے سیَراب ہونے کی خواہش رکھے، جو اسرافیلؑ کی مغفرت طلبی کے سجدہ کی تمنّا رکھے اور جس کو عزرائیلؑ کے ہاتھوں، نبیوں جیسی جاں کنی کا ارمان دل میں ہو' وہ ہرگز ہرگز صلوات الرسول ﷺ سے بخیلی ولاپرواہی نہ برتے گا۔ بلکہ اپنی آسانی وسہل ترین جاں کنی کی خاطر وِردِ دُرود کی کثرت پر جان دیگا۔

رحمت نہ کِس طرح ہو گُنہگار کی طرف
رحمٰن خود ہے میرے طرفدار کی طرف

★ ——— حضرت شیخ علامہ خوبُوئی رحمۃ اللہ علیہ "دُرۃ النّاصحین" میں رقم طراز ہیں کہ حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ہمارے آشناؤں میں ایک شخص تھا' جو بادشاہِ وقت کا خدمت گار تھا' وہ فِسق وفجوُر میں مُبتلا رہتا تھا' اس کی وفات کے بعد ایک رات مَیں نے اُس کو خواب میں دیکھا اور وہ اس حالت میں نظر آیا کہ آقائے دوعالم ﷺ کے ہاتھ میں اُس کا ہاتھ ہے۔ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ یہ بندہ تو فاسِقین میں سے ہے، پس کس طرح اِس کا ہاتھ آپ ﷺ کے دستِ مُبارک میں دیکھ رہا ہوں؟

شفیع المذنبین مَدنی آقا علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا "مَیں نے بارگاہِ الٰہی میں اِس کی شفاعت کردی اور باری تعالیٰ نے اس کو بَری کر دیا۔" میں نے بصد حیرت آقائے دوعالم ﷺ سے درخواست کی کہ کس سبب سے اِس کو یہ مرتبہ حاصل ہُوا؟ تو صاحبِ کوثر و تسنیم ﷺ نے فرمایا کہ "صرف مجھ پر کثرتِ صلوات کے وسیلہ سے اس کو یہ

منزلت ملی۔ یہ شخص گو فجور میں مُبتلا تھا لیکن ہر رات آرام کے لیے اپنے بستر پر آتے ہی مجھ پر ایک ہزار بار صلوات بھیجتا تھا۔ میری درود گناہوں کو اس طرح تباہ کردیتی ہے جس طرح آگ لکڑی کو یا ٹھنڈا پانی آگ کو۔

حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

نماند بعصیاں کسے در گرو
چو دارد چنیں سیدِ پیش رو

یعنی بوجہ عصیاں وہ شخص، قیدِ زیاں و مرہونِ آتش سوزاں نہیں رہے گا جو ایسے نامدار آقائے دوجہاں و سیدِ مرسلاں ﷺ کی غلامی کی زنجیر بصد فخر و ناز اپنے گلے میں لٹکائے رکھتا ہے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے یہ واقعہ مروی ہے کہ حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسجد شریف میں تشریف فرما تھے کہ ایک دیہاتی شخص داخل ہوا اور آتے ہی ایک انوکھا قسم کا سلام کیا "السلام علیکم یا اھل العزّ الشامخ والکرم الباذخ" یہ سُن کر رسولِ پاکؐ نے اس دیہاتی کو اپنے اور ابوبکرؓ کے درمیان بٹھالیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ اس کو اپنے اور میرے بیچ بٹھاتے ہیں؟ حالانکہ اِس زمین پر میری نظر میں آپ سے بڑھ کر کوئی ہستی زیادہ عزّت و حُرمت والی نہیں ہے۔ آپؐ نے ان کو اپنے ساتھ لگا کر کیوں بٹھایا؟ اس میں کیا راز و حکمت ہے؟

محبوبِ خالقِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ "مجھے جبرئیل علیہ السلام نے آکر خبر دی ہے کہ یہ شخص مجھ پر ایک ایسی درود بھیجتا ہے جو آج سے قبل کسی نے نہ بھیجا

تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ بصد نیاز عرض کرنے لگے کہ اس کا دُرود کس قسم کا ہے تو محبوبِ جنت آفریں علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمانے لگے کہ اس کے دُرود کی یہ صورت ہے :

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَفِی الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ۞

مُلاحظہ فرمائیے کہ رسولِ پاک ﷺ کو دُرود بھیجنے والوں سے کس قدر پیار ہے! اور دُرود کی نُدرت، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذوقِ سماعت کو کس قدر خوشگوار اور دل پزیر احساس عطا کرتی ہے؟ کہ اس دیہاتی کو سرورِ عالم ﷺ اپنے قریب جگہ دیتے ہیں اور جس کو باعثِ کون ومکان اپنے قریب بٹھالیتے ہیں، وہ اللہ جلّ شانہٗ کی نظر میں بھی مقامِ قربت کا حقدار بن جاتا ہے کیونکہ قرآنی مُژدہ ہے "وَمَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ" جس نے دربارِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں قبولیت کا درجہ حاصل کرلیا ہے گویا کہ وہ ساتھ ساتھ خوشنودیٔ خالقِ اکبر بھی پاگیا ہے۔ ؎

وُہ جس کو ملے ایمان مِلا، ایمان تو کیا رحمٰن مِلا
قُرآن بھی جب ہی ہاتھ آیا، جب دل نے وہ نورِ ہُدیٰ پایا

جبھی تو حضرت مُلّا سعدی شیرازیؒ نت نئے رنگ میں قسم قسم کی ثنائے رسول فرما کر اس مقامِ قربت کو حاصل کرنے کا ارمان دل میں چھپائے ہوئے نظر آتے ہیں۔

زباں تا بُوَد در دہاں جائے گیر
ثنائے محمد ﷺ بُوَد دل پزیر

سعدیؒ فرماتے ہیں کہ جب تک میرے مُنہ میں یہ زبان ہلتی رہے گی تو یہ زبانِ سعدی نت نئے رنگ و رُوپ میں دِل پسند صلوٰۃِ مُحمدی گاتی رہے گی۔

؎ حبیبِ خُدا، اشرفِ انبیاء ٭ کہ عرشِ مجید ش بُود مُتکا

"وہ ذات محمدی ﷺ ربِّ اعلیٰ کا حبیب ﷺ ہے تمام نبیوں سے برتر و بُزرگ ہیں، وُہ ایسی عظیم ہستی ہیں کہ عرشِ پاک جلّ شانہ اس کا تکیہ گاہ بنا ہے۔"

؎ سوارِ جہانگیر یکراں بُراق ٭ کہ بگزشت از قصرِ نیلی رَواق

وہ نورُ احمدی جسدِ بشری کے ساتھ، برق رفتار، دُنیا کو یک لحظہ میں طے کرنے والے بُراق پر سوار ہوکر، لقاءِ محبوب کے لیے لمحہ بھر میں نیلی چھت سے گزر گئے۔

یہ مانی ہوئی بات ہے کہ آج تک کوئی ہستی درجۂ ولایت پر بجز وِردِ ثنائے محمّدی وصلوات الرسول ﷺ کے فائز نہ ہو سکی۔

؎ خُدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم ٭ خُدا چاہتا ہے رضائے محمّد ﷺ

محمّد ﷺ برائے جنابِ الٰہی ٭ جنابِ الٰہی برائے محمّد ﷺ

★ ـــــ حضرت شیخ علاّمہ عبدالرحمٰن الصفوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک خُدا رسیدہ بُزرگ نے ایک ایسے شخص کو یمن میں دیکھا جو آنکھوں سے اندھا بھی تھا، برص کا مَریض بھی تھا، گونگا اور اَپاہج بھی تھا اس کے مُتعلق اُس بزرگ نے لوگوں سے دریافت فرمایا تو لوگوں نے بتایا کہ حضرت یہ مادرزاد اندھا، گونگا اور اَپاہج نہیں ہے بلکہ وہ بڑی سُریلی اور ہوش رُبا آواز کا مالک تھا اور کلام پاک جب تلاوت کرتا تھا تو آس پاس کے لوگ جھُوم جھُوم جاتے تھے۔ ایک دن اُس نے اس آیت شریف کی تلاوت کی "اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا" تلاوت تو کرلی لیکن دُرُود شریف پڑھنے سے لاپرواہی اور غفلت برتی، اس کے بعد وُہ اِن تمام مُصیبتوں میں مبتلا ہوگیا

حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ؎

حافظا، علم و ادب ورز کہ در حضرتِ آں شاہ
ہر کہ آنیست ادب، لائقِ قربت نہ بُود

اے حافظ شیرازی! شاہِ دوعالم، فائز النور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت وحضوری میں علم اور ادب کو ہاتھ سے نہ جانے دے کیونکہ جو علم و ادب سے نابلد ہوتا ہے وہ مقامِ قربت کا مستحق نہیں ہوتا۔

حضرت سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ خلقِ خدا کو اِس طرح نصیحت و انتباہ فرماتے ہیں کہ ؎

ہر آں کہتر کہ با مہتر ستیزد
چناں اُفتد کہ ہرگز بر نہ خیزد

ہر وُہ کمتر و کمزور، جو بہت بہتر اور شہ زور سے لڑتا ہے۔ تو پھر وہ ایسا چت گرتا ہے کہ پھر اُٹھ کھڑے ہونے کا نام تک نہیں لیتا۔

★ ـــــــ حضرت شیخ علامۂ زماں، عبدالرحمٰن الصفوری رحمۃ اللہ علیہ "القول البدیع فی الصلاۃ علی الشفیع" کتاب کا حوالہ دیتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ سیّد المرسلین ﷺ کی زبانِ پاک سے سُن کر یہ حدیث شریف روایت کرتے ہیں کہ فائز النور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اسلام لانے کے بعد حج بیت اللہ کیا اور بعدِ حج غزوہ میں شرکت کی۔ اللہ جلّ شانہٗ وعمّ نوالہٗ اس کے غزوہ کا ثواب چار سَو بار حجِ خانہ کعبہ کے ثواب کے برابر عطا فرماتا ہے۔

یہ سُن کر ضعیف اور سنِ رسیدہ صحابیوں کے دلوں پر رنج والم کا پہاڑ ٹوٹ

پڑا کہ واحسرتا ! جوانی باقی نہ رہی، حج تو بجا لاسکتے ہیں، لیکن شرکت غزوہ کی تاب و طاقت نہیں، ہم لوگ تو اس عظیم کارِ ثواب سے محروم رہ گئے !

ارحم الراحمین نے عاشقوں اور جاں نثاروں کی تسکین کی خاطر حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم صادر فرمایا کہ یہ خوشخبری لیکر میرے محبوبؐ کے پاس جلد سے بیشتر پہنچو۔ جبرئیلؑ حاضرِ خدمت ہو کر کہنے لگے کہ اے رسولِ خدا! اللہ جل شانہٗ فرماتے ہیں کہ جو شخص آپ پر از روئے محبت و عظمت ایک بار درود پڑھے گا، اللہ پاک اُس ایک درود کے ثواب کو ایسے چار سو غزوے کے ثواب کے برابر کر دے گا۔ جن غزووں کا ہر غزوہ چار سو بارِ حج بیت الحرام کا ثواب رکھتا ہو گا۔

★ ـــــــ حضرت علی کرم اللہ وجہٗ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک ایسا خاص درخت اُگایا ہے جس کا پھل سیب سے بڑا ہے اور انار سے چھوٹا۔ وہ میوہ مکھن سے زیادہ نرم و نازک، شہد سے زیادہ شیریں اور مشک سے بڑھ کر خوشبودار ہو گا، اِس درخت کی ٹہنیاں تر و تازہ موتیوں کی اور اس کی پھننگیں زرِ خالص کی مانند ہوں گی۔ اس کی پتیاں زبرجدی ہوں گی، اُس درخت کا پھل، محبوبِ خدا علیہ الصلاۃ والسلام پر کثرت سے درود بھیجنے والوں کے سوا کسی دوسرے کو نصیب نہ ہو گا۔

انصاف و ترک خود پسندی کا مقام ہے، درود شریف اعمال کے درمیان، اللہ جلِ شانہٗ کا کس قدر پسندیدہ عمل ہے کہ خود خدا تعالیٰ نے اپنی پسند اور اختیار سے اپنا عمل بنا لیا ہے۔ قیاس کیجیے کہ ایک درود کی اجرت چار سو غزوے، ہر ایسا غزوہ جو چار سو حج کے ثواب کے ہم پلہ ہو۔ اکرم الاکرمین کے کرم کی حد ہو گئی ہے ایک درود پر خزانۂ رحمت خداوندی نچھاور ہو رہا ہے۔ حساب لگائیے ! ہر درود شریف

ایک لاکھ ساٹھ ہزار حج کے ثواب کا حامل ہوتا ہے جبھی تو صلوٰۃ الرسولؐ کو افضل الاعمال، افضل العبادۃ اور افضل الذکر کہا گیا ہے۔ پھر درود شریف کا ورد کرنے والوں کی خاطر، میزبانِ جنت، خالقِ رحمت، اَحسنُ الخالقین نے ایسے خاص میوے تیار رکھے ہیں جو صرف عملِ درود بجالانے والوں کو بطورِ انعام حاصل ہوں گے۔

کیا یہ خاص ثنائے محمدﷺ کی خصوصیت نہیں ہے؟ جہاں ربِّ دوجہاں نے اپنے محبوبِ جہاں افروز صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو تمام انبیاء سے زیادہ خصائص عطا فرمائے، وہاں مدّاحِ رسولؐ اور قاریٔ درودِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے بھی ایسی خاص مہمانداری کا انتظام پہلے سے فرما رکھا ہے، جسے دیکھ کر خدا کی خدائی عش عش کرنے لگے۔ بابِ مدینۂ علم حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کا ان حدیثوں کا بیان، خالقِ دوجہاں کے فضلِ بیحدی کا اعلان اور کثرتِ درود پر دل کو ابھارنے کا سامان ہے۔ ؎

عجب کیا اگر رحم فرمائے ہم پر ❖ خدائے محمدﷺ برائے محمدﷺ
دمِ نزع جاری ہو میری زباں پر ❖ محمدﷺ محمدﷺ خدائے محمدﷺ

★ ——— نزہۃ المجالس میں شیخ علامۂ زماں عبدالرحمٰن الصفوریؒ فرماتے ہیں کہ بعض مظلوم خدا رسیدہ شخص ایک ظالم بادشاہ کے ستم سے جنگل کی طرف جان کی حفاظت میں نکل گئے، چونکہ بادشاہ سخت جابر وطاقت ور تھا، درویش کو خوف ہوا کہ کہیں بادشاہ کی قوّت اور مہارتِ تجسّس یہاں تک آنہ پہنچے، درویش نے سنسان جنگل میں، از راہِ احتیاط زمین پر ایک ایسا دائرہ کھینچ دیا جو بظاہر ایک قبر کی صورت دکھائی پڑتا تھا۔ بعدہٗ اُس نے اس دائرہ کو روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دیکر کنارے بیٹھے ایک ہزار دفعہ درود شریف کا ورد کیا اور قاضی الحاجات کے دربار میں بیکسانہ ہاتھوں کو

پھیلائے بھیک مانگی کہ اے ربِّ اعلیٰ! بندہ نے اس صاحبِ قبر کو اپنا شفیع بنالیا ہے۔ مجھے اُس ظالم شاہ کے خوف سے بحرُمتِ محمدؐ قریشی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم امن اور اطمینان عطا فرما۔ جھٹ اسی وقت ایک غیبی آواز آئی کہ تم نے بہترین شفیع کا دامن تھام لیا ہے، اگرچہ وہ تجھ سے مسافت میں بعید ہیں، لیکن وہ کرامت و منزلت میں مجھ سے حد درجہ قریب ہے۔ جاؤ! ہم نے تیرے دشمن کو ہلاکت کا جام پلا دیا ہے۔ درویش خوش خوش شہر کی جانب چلے۔ شہر کے دروازہ پر پہنچے تو لوگوں کی زبانی سُنکر کہ ظالم سلطان کی وفات ہو چکی ہے شُکرِ الٰہی بجالایا۔

لہٰذا رسولِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم فرماتے ہیں کہ اے میرے اُمتیو! جب کوئی بھاری مصیبت اور مشکل، تمہارے سامنے آئے تو مجھ پر درودوں کی کثرت کردو کیونکہ میرا درود مُشکل کشا، و دافِع البلایا ہے ؎

آپؐ کے رب نے دیا، آپؐ کو فضلِ کُلّی
وہ دیا تُم کو جو، اوروں کو خدا نے نہ دیا

★ کتاب "الملاذ والاعتصام" میں مندرج ہے کہ جب موسیٰ علیہ السّلام قبطیوں کی شدت و سختی سے تنگ آکر بحکمِ خدا اپنی قوم بنی اسرائیل کو لیے رات کو مصر سے نکل پڑے۔ صبح سویرے ایک بڑے دریا کے کنارے آپہنچے۔ عبور کرنے کا کوئی ذریعہ نہ تھا، یہودی، حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے ساتھ بے ادبی سے پیش آئے اور کہنے لگے "اے موسیٰؑ! تم ہم سب کو مصر سے کیوں بھگا لائے؟ وہاں تو قبطیوں کی غلامی میں کم سے کم زندہ رہنے کی مہلت مل جاتی تھی، اب سامنے بحرِ عظیم ہے اور پیچھے سے فرعون کی فوجوں کی تلواریں آرہی ہیں۔ تم نے تو ہمیں موت سے قریب کر دیا،

اے موسیٰؑ! اپنے خدا سے کہو کہ جلد پار ہونے کا سامان پیدا کر دے ورنہ مارے جانے سے پہلے تمہاری موت ہمارے ہاتھوں سے ہو گی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دربارِ الٰہی میں ہاتھ پھیلا دیئے اور عرضگزار ہوئے کہ مولیٰ اِس مصیبت سے نجات دلا۔ فرمانِ الٰہی پہنچا کہ عصائے بسطحِ دریا پر مارو، دریا راستہ نکال دے گا۔ حضرت موسیٰ خوش ہو کر دریا میں اُترے اور زور سے عصا کو پانی کی سطح پر مارا مگر دریا پر کچھ اثر نہ ہوا۔ موسیٰ علیہ السلام پر بنی اسرائیل سخت دباؤ ڈالنے لگے، پھر موسیٰ علیہ السلام نے بصد زاری وہی پہلی درخواست پیش کی۔ جواب آیا کہ تم عصائے سے کام لو۔ حضرت موسیٰؑ نے پھر کوشش کی مگر سب بے سود۔ کنارہ بحر پر بیٹھے رونے لگے۔ بارگاہ ربّ العزت سے حضرت جبرئیل علیہ السلام آپہنچے اور پریشانی کا سبب پوچھا، موسیٰ علیہ السلام نے تمام کیفیت بیان کر دی۔ حضرت جبرئیلؑ فرمانے لگے' موسیٰ! تم نے صرف "ضربِ عصا" کے جملہ کو سنا، لیکن عصا مارنے کا طریقہ بھی تو معلوم کرنا ضروری تھا۔ ہر کام دُنیا میں وسیلہ اور سلیقہ سے بخوبی انجام پاتا ہے تم پہلے "ضربِ عصا" کا طریقہ معلوم کر لو۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے جبرئیلؑ خُدا کے واسطے بتا دیجئے نا، کہ کونسا طریقہ ہے کافی دیر ہو رہی ہے بچنے کی صورت نظر نہیں آتی۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اے موسیٰ حکمِ خدا یُوں ہے کہ رسولِ آخر الزماں ﷺ پر پہلے تین بار درود شریف پڑھو پھر ضربِ کلیمی سے فائدہ اُٹھاؤ، پھر تم ضرور کامیاب ہو گے! حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تین مرتبہ درود پڑھا اور عصائے سے پانی کی سطح پر ضرب لگائی' ضربِ کلیمی کو صلواتِ رسول مدنی ﷺ نے ایسی طاقت و کرامت بخشی کہ دریا نے درمیان سے دو ٹکڑے ہو کر وسیع راستے بنا دیئے۔ پھر قوم بنی اسرائیل نے نجات پائی۔

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا ✤ دریا بہا دیئے ہیں، دُرِ بے بہا دیئے ہیں

تو ہے رحمت، بابِ رحمت، تیرا دروازہ ہوا ✤ سایۂ فضلِ خدا، سایہ تیری دیوار کا

★ ——— حضرت جبرئیل علیہ السلام کا بیان ہے کہ یا محمد حبیب اللہ ﷺ! اللہ جل شانہٗ نے میری تخلیق کے بعد مجھے دس ہزار برس عالمِ بیخبری میں رکھا، بعدہٗ مجھے پکارا کہ "اے جبرئیل"! اُس وقت مجھے اس بات کا شعور ہوا کہ میرا نام جبرئیل ہے۔ میں نے جواب میں کہا " لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ " اے اللہ! بندہ حاضر خدمت ہے۔ اللہ جل شانہٗ نے حکم صادر فرمایا " قَدِّسْنِی " میری پاکی و بے نیازی کے ذکر میں مشغول ہو جا۔ میں خالق اکبر کی قدوسیت کا ذِکر دس ہزار برس کرتا رہا۔ پھر صدا آئی " مَجِّدْنِی " اب میری بزرگی و برتری کی صفت بیان کرتا رہ' میں دس ہزار برس عظمتِ الٰہی کا گیت گاتا رہا۔ پھر ندا آئی " اَحْمَدْنِی " میری حمد و ثنا کی تسبیح پڑھ۔ میں نے دس ہزار برس تحمیدِ الٰہی میں زندگی گزاری۔ اس کے بعد "ساقِ عرش" کے پردہ کو گرا کر مجھے اور دس ہزار برس تک تکتے جانے کا فرمان جاری فرمایا' اُس عرصۂ نظارگی میں "ساق عرش" پر ایک سطر پر مرقوم پایا۔ اللہ پاک نے مجھے فہم عطا فرمائی کہ یہ سطر "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" ہے۔ میں نے عرض کیا' یا خالق ذُوالمنن! یہ " محمد رسول اللہ " کون ہیں۔ جواب آیا کہ' اے جبرئیل! اگر میرے ارادۂ قدرت میں 'تخلیقِ محمد' نہ ہوتی تو تم کو خلقت کی خلعت نصیب نہ ہوتی۔ بلکہ اگر وہ نہ ہوتے تو نہ جنت ہوتی نہ جہنم، نہ سورج ہوتا نہ چاند' اور نہ ثواب ہوتا نہ عتاب۔ اے جبرئیل! اِس محمد ﷺ باعثِ تخلیقِ دو عالم پر صدقے جاؤ اور ہدیۂ صلوات بھیجو۔

پس مجھ جبرئیلؑ نے آپ پر یا رسول اللہ ﷺ دس ہزار برس درود بھیجا"۔ اب یہ حقیر فقیر ناظرین و قارئین سے انصاف کا طالب ہے اور یہ دریافت کرنے کی جرأت کرتا ہے، کہ اپنے محبوب ﷺ کے لیے اللہ تعالیٰ کی اس عطائے عظمت و وقار کی حد کا اندازہ کیا کوئی بشر اپنے خیال و گمان کے احاطہ میں لاسکتا ہے؟

جب جبرئیلؑ جیسے مقرب فرشتہ کو لیاقتِ خدمت و قابلیت دیدارِ رسول ﷺ کیخاطر احکم الحاکمین نے عرصہ دراز تک، عالمِ بے خودی، عملِ تقدیس، تمجید و تحمید و نظارگیٔ "ساق عرش" میں مشغول رکھنے کے بعد، دس ہزار برس تک صلوات الرسول کا وِرد کراتے ہوئے کامل مؤدب بنالیا' پھر تو اللہ جلّ شانہٗ و عمّ نوالہٗ نے اپنے فضل محض سے "رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝ ذِىْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِى الْعَرْشِ مَكِيْنٍ مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ" کی سندِ خدمتِ محبوبِ خالق کل، جبرئیلؑ کو مرحمت فرمائی۔

اگر "ساق عرش" کی نظارگی جبرئیل علیہ السلام کو میسر نہ آتی تو "سدرۃ المنتہیٰ" کو عبور نہ کرسکنے والا ناموس اکبر کو، عرشِ بریں تک پہنچکر دیدار و لقاءِ الٰہی سے مشرف ہونے والے نبیٔ اعظم و خاتم ﷺ کے چہرۂ انور کو دیکھنے سے عاجز رہ جاتا۔ جس طرح پتھر پر تجلّی الٰہی دیکھنے والے موسیٰ علیہ السلام کو نقاب چہرہ پر ڈالنے کا حکم ہوا' اسی طرح خود خدا تعالیٰ نے بذاتِ خود اپنے محبوب ﷺ کے عالم سازِ رخسارۂ منور پر مزمّل و مدثر کا نقاب چڑھا دیا تھا ؎

موسیٰ ز ہوش رفت' بیک پرتوِ صفات
تو عینِ ذات' می نگری در تبسمی

صفتِ جمال الٰہی کا عکس' دیکھ کر موسیٰ علیہ السلام کا ہوش جاتا رہا۔ تو ذاتِ محمدی ﷺ کو

دیکھو کہ وہ مُسکراتے ہوئے عین ذاتِ خُداوندی کو دیکھتے رہ گئے۔

ع بہ بیں تفاوت راہ، از کجاست تا بہ کجا

تو ہم جیسے عاصیوں کے لیے "صلواتُ الرسول" افضل الاعمال کیوں نہ بنے؟ پھر ہم بغیر "صلوَاتُ الرّسُول" کے حضرتِ حق تعالیٰ اور حضرتِ محبُوبِ مالکِ پست و بالا کے منظورِ نظر کیسے بن سکیں گے؟ ؎

برائے دیدنِ تو چشمِ دیگرم باید
کہ ایں چشمے کہ من دارم جمالت رانمی باید

تجھے دیکھنے کو مجھے ایک دوسری قسم کی آنکھ چاہیے، کیونکہ جس قسم کی آنکھ میں رکھتا ہوں، وہ تیری دیدارِ جمال باکمال کے لیے لائق و شایستہ نہیں ہے۔

اگر حُبِّ خُدا خواہی، بجاں شو پیرو احمدﷺ
صراطِ مُستقیم این ست و راہِ جملہ کاملہا

اگر خُدا کی مُحبّت کا طالب ہو، تو پہلے تابع محبوبِ خداﷺ بن جاؤ کیونکہ خدا کی قربت حاصل کرنے کا یہی ایک سیدھا اور سہل راستہ ہے اور یہی راستہ تمام ولیوں اور کاملوں کا اختیار کردہ و پسندیدہ ہے۔

حضرت شیخ عبدالحق مُحدِّث دہلویؒ اپنی تصنیف "جذبُ القلوب الیٰ دیارِ المحبُوب" میں ذکرِ رسولﷺ کی از دیادِ اشتیاق کا اظہار یُوں فرماتے ہیں کہ ؎

جاں میدہم در آرزو، اے قاصدِ آخر بازگو
در مجلسِ آں نازنیں حرفے کہ از ما می رود

اے قاصدِ مدینہ! اِتنی سی بات کی وہاں خبر کر دے کہ یہ بندہ

صرف اِس ارمان پر قُربان ہو جانا چاہتا ہے کہ سیدِ انس و جَان ، نازنینِ زمین و زماں کی مجلسِ مُقدّسہ میں تھوڑی سی ہماری بات آجائے ۔ ؎

لَوْ شَقَّ عَنْ قَلْبِیْ تَرَیٰ فِیْ وَسْطِہٖ
ذِکْرُكَ فِیْ سَطْرٍ وَّ التَّوْحِیْدُ فِیْ سَطْرٍ

اگر کوئی میرے دل کو چیر کر دیکھے، تو ضرور میرے قلب کے بیچ دو سطریں پائیگا، جہاں ایک سطر میں یادِ مُحمّد صَلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اور دُوسری سطر میں توحیدِ خالق مُحمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے اِس قدر معمُور ہو گیا ہے اور کسی شئے کی گنجائش ناممکن ہے۔

حضرت میر تقی میر کے شعروں میں ایک شعر قابلِ صد داد ہے ؎

تجھے دیکھا جس نے ہے اے پری، بخدا کسو کو نظارہ کی
نہ رہی ہوس ، نہ رہی ہوس ، نہ رہی ہوس ، نہ رہی ہوس

★ حضرت شیخ مُلّا مُصلح الدّین سعدی شیرازیؒ ایک انوکھے طرز پر سرکارِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے وصف کی بیحدی کو ظاہر فرماتے ہیں ؎

نہ حُسنش غایتے دارد، نہ سعدی را سخن پایاں
بمیرد تشنہ مُستسقی ، و دریا ہمچُناں باقی

محبوبِ خُداؐ کا حُسن بیمثال کی اِنتہا نہیں ہے، اور سعدی کے سُخن ناقص، کی ایک حد ہے، لہٰذا محدُود کا بے حدُودی تک پہُنچنا محال ہے، جس طرح دریا کے کنارے اِستسقار کا مریض پیاسا مَرجاتا ہے اور دریا اپنی پہلی حالت پر باقی رہ جاتا ہے بالکل اس ناقص مثال کے مُطابق مادِحِ رسولؐ کی پیاس وصفِ نبیؐ لاثانی سے بُجھتی نہیں، مادح پیاسا مرسکتا ہے لیکن بحرِ بیکراں، مِدحتِ نبیؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں کچھ کمی نہیں آسکتی۔

تُرا عزّ لولاک تمکیں بس است ⁂ ثنای تو طٰہٰ و یٰسین بس ست

چہ وصفت کُند سعدیٔ ناتمام ⁂ علیک الصّلوٰۃ اے نبی والسّلام

اے باعثِ موجُودات، محبُوبِ قاضیُ الحاجات، آپ کے لیے ثنائے الٰہی میں سے صرف دو الفاظ طٰہٰ اور یٰسٓ کافی ہیں' اور آپ کی عزّت افزائی میں مدحِ جنابِ باری تعالیٰ "لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکْ" کا جُملہ جامع ومانع ہے۔

حضرت شیخ مُلّا عبدُالرحمٰن جامی اصفہانیؒ کے چند عشق آمیز اور طرب انگیز اشعار رقم کرتا ہوں اور ناقص ترجمہ بھی کر دیتا ہوں۔ ؎

زجودش گر نگشتی راہ مفتوح ⁂ بجُودی کے رَسیدی کشتیٔ نوح؟

اگر فخرِ موجودات علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے سمندرِ جُودو کرم کی طغیانی نہ ہوتی' تو حضرت نوحؑ علیہ السلام کی کشتی جُودی پہاڑ کا دامن نہ پاتی۔

جُودِ مُصطفوی سے کشتیٔ نوحؑ نے "جُودی" میں پناہ پائی !!!

تو ابرِ رحمتی آں بہ کہ گاہے ⁂ کُنی بر حالِ لبِ خشکاں نگاہے

اے زبدۂ اربابِ کرم، محمّد اکرم علیہ الصّلاۃُ والسّلام آپ سرتا پا رحمت ہی رحمت ہیں۔ بہتر ہوگا اگر کبھی کبھار ہم خُشک لبوں کی طرف بھی نظر فرمائیں۔

چشمِ فیّاض سے گر کچھ بھی اِشارا ہو جائے
نام ہو آپ کا، اور کام ہمارا ہو جائے

بگرد روضہ اَت گشتیم گُستاخ
دِلم چوں پنجرۂ سُوراخ سُوراخ

اے قُدوۂ اہلِ وفا، جب آپ کی زیارت سے بندہ مُشرّف ہوا۔ گُستاخانہ

آپ کے روضۂ پاک کے گرد طواف کرتا گیا۔ کیونکہ میرا دل درود کی فرقت میں پنجرہ جیسا سوراخ سوراخ بن گیا ہے۔ ؎

اکنوں گر تن نہ خاکِ آں حریم است
بحمد اللہ کہ جاں آنجا مقیم است

گرچہ میرا جسم و تن اس وقت حرمِ مدینہ میں حاضر نہیں ہے، مگر اللہ پاک کا بیحد شکر ہے کہ میری روح و جاں وہاں اقامت پزیر ہے۔ ؎

اگر نبود چو لطفت دستِ یارے ∴ ز دستِ ما نیاید ہیچ کارے

آپ کے لطف و کرم اگر ہمارے حامی و مددگار نہ ہوں، تو ہمارے ہاتھوں سے کوئی کام انجام پانا محال ہے۔ ؎

قضا می افگند از راہ مارا ✻ خدارا از خدا درخواہ مارا

قضائے الٰہی نے (تفکراتِ جہاں، عیب جوئی دشمناں، نفرتِ امیراں اور لشکرِ خبیثاں کو) مجھے نرغے میں لینے کیلئے چھوڑ کر، مجھے راہِ خدا سے گرانے کی آزمایش میں مبتلا کر رکھا ہے۔

درود برائے خدا، پیشِ خدا میری سفارش کر کے ان حملوں سے بچا لیجئے گا۔

★ —— حضرت انس رضی اللہ عنہ، سرکار دو عالم ﷺ سے یہ حدیث روایت فرماتے ہیں کہ آپ کا ارشاد ہے کہ تم اپنے بچوں کو، رونے پر، ایک سال تک مت مارا کرو کیونکہ یہ نوزائیدہ بچہ یا بچی کا رونا، چار ماہ تک ذکرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ ہوتا ہے اور اس کے بعد چار ماہ تک صلوٰاتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہوتا ہے اور آخر کے چار ماہ کا رونا اپنے والدین کے لیے دعاؤں کی درخواست ہوتی ہے۔

محبوب واجب الوجود و صاحبِ مقامِ محمودؐ علیہ الصلاۃ والسلام کی دعا۔
"اَللّٰھُمَّ اَرِنِیْ حَقَائِقَ الْاَشْیَاءِ کَمَا ھِیَ" کا اثر و قبولیت، مدینۃُ العلم کی
دانش کا عُلو اور ان کی نظر کا عمق اِس حدیث پاک سے عیاں و بیاں ہے۔

خدا نے کیا تجھکو آگاہ سب سے ✤ دو عالم میں جو کچھ خفی و جلی ہے

درود و سلام کیلئے افضل اوقات

★ —— سیدالمرسلین و خاتم النبیین علیہ الصلاۃ والسلام فرماتے ہیں کہ جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو کیونکہ دوسرے دنوں میں تمہارے درودوں کو ملائکہ مجھ تک پہنچاتے ہیں مگر جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن کے درودوں کو میں بذاتِ خود اپنے کانوں سے سنتا ہوں۔

اس حدیث شریف کو حضرت شیخ فقیہ ابی اللیث سمرقندیؒ نے اپنی تصنیف "تنبیہُ الغافلین" میں ذکر فرمایا ہے۔ اور یہ بھی ارشادِ رسول علیہ الصلاۃ والسلام ہے کہ جو شخص اپنی حیات میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجتا ہے خالق کائنات جلّ شانہٗ اس شخص کی موت پر تمام مخلوقات کو اس کے لیے مغفرت طلبی کا حکم صادر فرماتا ہے۔

نکیرین کرتے ہیں تعظیم میری ✤ فدا ہو کے تجھ پر یہ عزت ملی ہے
نہ کیوں کر کہوں یا حبیبی اَغِثنی! ✤ اسی نام سے ہر مصیبت ٹلی ہے
تیرے در کا درباں ہے جبریلِ اعظمؑ ✤ ترا مدح خواں ہر نبیؑ ہر ولیؒ ہے

بچوں کی بے زبانی رونے کی صورت میں درود ہونا، شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ کی درودوں کو بذاتِ خود رسول اللہ ﷺ کا اپنے کانِ مبارک سے سننا، اور کثرتِ درود کے

عادی کی موت پر خالق اکبر، تمام مخلوقات کو مغفرت طلبی کا حکم صادر فرمانا، ایک عجیب و غریب محبّتِ الٰہی کا نقشہ و رضائے محمدی ﷺ کا خاکہ ہمارے سامنے کھینچ دیتا ہے! پھر بھی اگر ہم درود خوانی و مدحتِ نبی ﷺ سے غفلت برتیں، تو یہ ہماری بدقسمتی و محرومی کے سوا اور کیا ہے!!!

ع علمے کہ رہِ بحق نہ نماید جہالت است

ترجمہ: وہ علم جو حق کا راستہ نہ دِکھا سکے، سراسر جہالت ہے۔

ابرِ رحمت کے سلامی رہنا ؛ پھلتے ہیں پودے لچکنے والے

★ —— ایک رات مسجدِ نبوی ﷺ میں، رسولِ پاک ﷺ صلوٰۃِ تہجّد ادا کر رہے تھے۔ حضرت اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے حجرہ میں سلطان کونین ﷺ کا پھٹا ہوا کرتہ سی رہی تھیں، رات اندھیری تھی، چراغ کی روشنی میں سلائی ہو رہی تھی کہ اچانک ہوا کا جھونکا آیا اور چراغ بُجھ گیا، ساتھ ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ سے سوئی زمین پر گر پڑی۔ بہت ڈھونڈی، بہت ٹٹولی مگر سوئی ہاتھ نہ آئی، اِتنے میں افضل العِباد و سیّد الزّہّاد علیہ الصلاۃ والسلام تہجّد سے فارغ ہو کر حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا کے کواڑ کو کھولا۔ دروازہ کھلتے ہی عکسِ چہرۂ انور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا اِس درجہ منوّر ہو گیا کہ اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا نے سوئی زمین پر دیکھ کر اُٹھالی، اور حیرت و خوشی سے عرض کیا "مرحبا صد مرحبا" کیا منوّر چہرہ آپ ﷺ نے پایا ہے جس کی روشنی نے اندھیرے کمرے میں گری ہوئی سوئی بتا دی! یہ سُن کر سیّد السادات، شافعِ مخلوقات علیہ الصلوٰۃ والسّلام آبدیدہ ہو کر فرمانے لگے کہ "اے عائشہ! بڑی حسرت و افسوس و شومئ تقدیر کی بات ہے جو اس چہرۂ منوّر کو بروزِ محشر نہ دیکھ پائے گا"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا کہ "یارسول اللہ ﷺ وہاں آپ کو کون نہ دیکھ پائیگا"
ارشاد ہوا کہ "جو بخیل ہوگا" اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا نے پھر دوبارہ سوال کیا کہ "بخیل کون ہے؟
فرمایا کہ "بخیل وہ ہے جو میرا نام سُن کر مجھ پر درُود نہیں بھیجتا ہے"

اگر خیریت دُنیا و عُقبیٰ آرزو داری
بدرگاہش بیا و ہرچہ می خواہی تمنّا کن

میرے کریم سے گر، قطرہ کسی نے مانگا ❊ دریا بہا دیئے ہیں، دُرِ بے بہا دیئے ہیں

★ ——— حضرت اُبیّ بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی عادتِ مبارکہ تھی کہ جب چوتھائی رات گزر جاتی آپ اُٹھ جاتے اور صدا دیتے "یٰاَیھا الناس اُذکروا اللّٰہَ جَاءتِ الراجفۃ تتبعھا الرادفۃ جاء الموت بما فیہِ" اے لوگو! اُٹھو ذکرِ الٰہی کرو کہ زمین کانپنے اور زلزلہ شروع ہونے کا وقت قریب ہے۔ موت اپنے سروسامان کے ساتھ آرہی ہے۔ یعنی قربِ قیامت ہے۔ صُورِ اسرافیل کی صدا نزدیک ہے۔

حضرت اُبیّ بن کعب رضی اللہ عنہ خدمتِ رسول ﷺ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ اے رسول اللہ ﷺ فرائض و واجبات کی ادائیگی کے بعد بندہ آپ پر درُود کی کثرت کرتا ہے۔ لِللہ بتا دیجئے کہ وقت کا کس قدر حصّہ آپ کی صلوٰۃ میں صَرف کروں؟ سرورِ انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا کہ "جتنا تم چاہتے ہو! اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے درخواست کی کہ "بندہ تمام وقت کا چوتھائی حصّہ آپ کے درُود میں صرف کرنا چاہتا ہے۔" آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا "تمہاری خوشی، جو تیرے جی میں آئے۔ مگر وقت کو اور بڑھا دینے سے تم زیادہ فائدہ میں رہوگے۔

اُبَیّ بن کعبؓ نے عرض کیا " پھر تو میں نصف حصہ وقت کا درود میں مشغول رکھونگا" آنحضرت نے ارشاد فرمایا " تمہاری مرضی! اگر زیادہ کروگے تو اور فائدے میں رہوگے" اُبی بن کعبؓ نے کہا " تین حصہ کا دو حصہ کرلوں گا" رسُول کریم علیہ الصّلاۃُ والسّلام نے فرمایا " تمہاری خوشی! اگر وقت کو اور بڑھاؤ گے تو تمہارے لیے زیادہ اچھا ہوگا" ابن کعبؓ نے عرض کیا " یارسول اللہ ﷺ اب سے لیکر بندہ جمیع اوقات کو آپ کے درود میں صرف کردے گا" اِس جواب پر سیّد الموجُودات علیہ الصّلاۃ والسّلام نے فرمایا " تب تو تمہاری دُنیا و آخرت کی تمام بگڑیاں بن جائیں گی"۔

✪ امام عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف " طبقات الکبریٰ " میں حضرت ابی المواہب الشاذلی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ شیخ شاذلی نے سیّد المرسلین ﷺ کو خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ یارسول اللہ ﷺ اُبی بن کعبؓ کے اس قول کا معنیٰ کیا ہے " فکم اجعل لك من صلاتی ؟ " میں کتنا حصّہ وقت، آپ کے دُرودوں کے لیے رکھ لوں ؟ حضرت مُحمّد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے جواباً ارشاد فرمایا کہ اس کا معنیٰ یہ ہے کہ " وہ اپنے نامۂ اعمال کے کتنے ثوابوں کو میرے لیے وقف کرتے رہیں "۔

تو جب اُبی بن کعبؓ نے اپنے کُل ذخیرہ اعمال کے ثوابوں کو محمّد تہامی علیہ الصلوۃ والسّلام پر نچھاور کردیا تو ان کی دنیا و آخرت کی تمام بگڑیاں بن گئیں۔

خُدا کی رضا، چاہتے ہیں دو عالم ❖ خُدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ
عجب کیا اگر، رحم فرمائے ہم پر ❖ خدائے محمّد ﷺ، برائے محمد
محمد ﷺ برائے، جنابِ الٰہی ❖ جنابِ الٰہی، برائے محمد ﷺ

دمِ نزع جاری ہو میری زباں پر ∴ محمدﷺ محمد، خدائے محمدﷺ

خدا ان کو کس پیار سے دیکھتا ہے ∴ جو آنکھیں ہیں محوِ لقائے محمدﷺ

صلوٰۃ وسلام اور احادیثِ صحیحہ و روایاتِ حسنہ

★ ـــــ جنابِ سیّدِ ابرار و رسولِ مختار علیہ افضل الصّلوات و اکمل التسلیمات کی کچھ احادیثِ صحیحہ اور روایاتِ حسنہ برائے ترغیبِ عاشقانِ مدینہ بر صلوات صاحبِ مفاتیح الجنۃ جمع کر کے مختصر انداز میں پیش کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ واللّٰہ الموفق والمعین۔

(۱) مجھ پر کثرت سے درود بھیجو کیونکہ سب سے پہلے قبر میں میری بابت پوچھ گچھ ہوگی۔

(۲) مجھ پر کثرتِ درود کی عادت کر لو جو بروزِ قیامت پُل صراط کے اندھیرے میں روشنی کا کام دیگی۔

(۳) جس کو یہ بات پسند ہو کہ آخرت میں اللہ جلّ شانہٗ سے بر ضا و رغبت ملاقات کرے تو وہ کثرت سے مجھ پر درود بھیجے۔

(۴) جو شخص پریشانی، رنج اور مرض میں مبتلا ہو وہ مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجے کیونکہ کثرتِ درود پریشانیوں، کلفتوں اور مصیبتوں کو دُور کر دیتی ہے۔

(۵) درود کی کثرت حاجتیں بر لانے اور رزق کی فراوانی کا ذریعہ ہے۔

ع ذکر الحبیب للمریض طبیب

(۶) کثرتِ درود روزِ قیامت کی ہولناکیوں سے نجات دلانے والی ہے۔

(۷) بوجہ کثرتِ درود حوضِ کوثر پر مجھے تمہاری شناخت ہوگی۔

(۸) جس قدر تمہارے درودوں کی کثرت ہوگی اس قدر حورانِ جنت تمہارے قبضے میں آئیں گی۔

(٩) بروزِ محشر مجھ سے ہر قسم کی قربت کا سبب کثرتِ درود ہوگا۔

(١٠) تین قسم کے لوگ بروزِ حساب وکتاب عرشِ الٰہی کے سایہ تلے ہوں گے۔ جس دن سوائے سایۂ عرش کے اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔

پوچھا گیا کہ، یارسول اللہ ﷺ وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا ١۔ جو میری اُمت کے کسی غمگین شخص کا غم دُور کرے ٢۔ جو میری سُنّت وطریقہ کو رواج دے اور ٣۔ جو مجھ پر کثرت سے دُرود بھیجنے کو عزیز رکھے۔

(١١) تشنگی یومِ قیامت سے وُہ شخص محفوظ وسالم رہے گا جو کثرتِ درود کا عادی ہوگا۔

(١٢) طاعُون کی مُدافعت کثرتِ درود سے ہوتی ہے۔

(١٣) اللہ جلّ شانہٗ نے جبلِ قاف کے باہر ایک مخلوق پیدا کر رکھی ہے جس کی تعداد و شُمار قادرِ مطلق کے سِوا کوئی نہیں جانتا، اُن کو صرف صلوٰۃ الرسُول ﷺ کی عبادت میں مصروف رکھا گیا ہے۔

(١٤) مجھ پر دُرود بھیجو کیونکہ اِس میں تمہاری طہارت وپاکیزگی کا وسیلہ مضمر ہے۔

(١٥) جبرئیل علیہ السّلام نے مجھے خبر دی کہ دُرود بھیجنے والے پر ستّر ہزار فرشتے طلب مغفرت کرتے ہیں اور جس کے لیے ملائکہ طالبِ مغفرت ہوتے ہیں اس کا مقام وٹھکانہ جنّت ہی ہوتا ہے۔

(١٦) تمہاری بھیجی ہوئی صلوات، تمہاری خطاؤں کا کفّارہ بنیں گی۔

(١٧) مجھ پر روزانہ ہزار بار دُرود بھیجنے والوں کے کندھے، جنّت کے دروازے پر میرے کندھے سے لگے ہوئے رہیں گے۔

(١٨) جو مجھ پر روزانہ ہزار بار دُرود بھیجے گا اُسے موت اس وقت تک نہیں آئے گی

جب تک وُہ جنّت کی اپنی جائے رہائش نہ دیکھ لے۔

(۱۹) حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہٗ فرماتے ہیں کہ اگر ذکرِ الٰہی کی لگن اور خیال میرے دل سے جاتا رہتا تو مَیں صرف صلوٰۃ الرسول ﷺ ہی کو قربتِ الٰہی کا ذریعہ بناتا کیونکہ فرمانِ الٰہی کے مُطابق دُرودِ رسول ﷺ غضبِ الٰہی سے امن دلانے والا ہے۔

(۲۰) جس نے مجھ پر ایک بار دُرود بھیجا' اللہ تعالیٰ اُس کے نامۂ اعمال میں ایک قیراط ثواب لکھ دیتا ہے اور ایک قیراط اُحد پہاڑ جیسا عظیم وزنی ہوتا ہے۔

(۲۱) مجھ پر دُرود بھیجنے والے کی شفاعت کرنا مجھ پر لازمی ہے۔

(۲۲) جو کوئی بات کرنا چاہے اور بات بھول جائے تو مجھ پر دُرود پڑھے۔ تاکہ اسکی بھُولی ہوئی بات یاد آجائے۔

(۲۳) جس نے اپنی تحریر میں میرے نام کے بعد دُرود لکھا، جب تک اس کاغذ و کتاب پر میرا دُرود ثابت رہے گا، ملائکہ اُس کی مغفرت کرتے رہیں گے۔

(۲۴) جبرئیل علیہ السلام نے آکر مجھے خبر دی ہے کہ جس کے سامنے میرا نام آیا اور اس نے بغیر کسی عُذر و مجبوری کے مجھ پر درود نہیں پڑھا' بس سمجھ لو وُہ جہنّم میں داخل ہو چکا۔

(۲۵) جس کے سامنے میرا نام آیا اور دُرود پڑھنا بھول گیا' وُہ روزِ قیامت جنّت کا راستہ بھُول جائے گا۔

(۲۶) یہ مجھ پر سراسر ظُلم و جفا ہے کہ میرا نام کسی کے کان میں آئے اور دُرود نہ پڑھا جائے۔

(۲۷) میرا نام سُن کر جس نے دُرود نہیں بھیجا' نہ وُہ مجھ سے ہے' نہ میں اس سے ہُوں یعنی میرے اور اس کے مابین کوئی تعلق نہیں ہے۔ نہ میں اس کا رسُول ہوں نہ وہ میری اُمّت میں داخل ہے۔

بہرِ سلام مکُن رنجہ در جوابِ آں لب
کہ صد سلامِ مرا بس یکے جواب زِ تو

میرے ہر سلام کے جواب میں اپنے مبارک ہونٹ کو تکلیف نہ دیجئے کیونکہ میرے سَو سلاموں کے لیے آپ کا ایک ہی جواب میرے حق میں کافی ہے۔

نوٹ : حصُولِ ذکرِ الٰہی، صلوۃ رسول ﷺ کے ضمن میں ظاہر ہے کیونکہ درُود کے جُملے میں اکثر خطاب "اَللّٰھُمَّ" کے ساتھ اللہ جلّ شانہٗ سے ہے۔ لفظ "اللہ" اسمِ ذاتِ الٰہی ہے اور تمام اَسمائے حسنیٰ کے ملاحظہ کا آئینہ اور ذِکر کا اِلٰہ ہے۔ لہٰذا حضرت حسَن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس نے خالق اکبر کو "اَللّٰھُمَّ" سے یاد کیا گویا اُس نے جمیع اسمار الحسنیٰ سے یاد کیا ہے۔

زِلافِ حمد و نعت اَولیٰ است بر خاکِ اَدب خُفتن
سجُودے مِی تواں کردن، درُودے مِی تواں گفتن

خُدا کی حمد اور رسول ﷺ کی نعت بجالانے کی ڈینگیں مارنے سے بہتر یہ ہے کہ ادب کی زمین پر خاموشی سے سو جائے۔ کیونکہ انسان خُدائے بزرگ کے لیے ایک سجدہ ہی تو کر سکتا ہے اور محبوبِ خدا ﷺ کے لیے ایک درود ہی تو زبان سے ادا کر سکتا ہے۔ اس سے زیادہ اور کیا کر سکتا ہے؟



درود وسلام
کی
نعمتیں

حضرت سیدی العارف باللہ الشیخ عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف "لواقح الانوار" میں تشویق عاشقانِ نبی علیہ الصلاۃ والسلام کی خاطر کچھ صلاۃ وسلام، افضل ذخائرالاعمال کے فوائد ومنافع بیان کئے ہیں جن کو مختصر اور مجمل طور پر ذیل میں درج کرتا ہوں۔

① جو شخص کثرتِ درُود کی عادت رکھتا ہے گویا وہ اپنے نامۂ اعمال کے ثوابوں کو، رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحیفہ کے حوالہ کر دیتا ہے جس طرح حضرت اُبیؔ بن کعب رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔ وُہ دُنیا و آخرت کے مقاصد حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

② رسولؐ پر درُود رحمتِ الٰہی کے نزول اور مغفرت طلبیٔ ملائکہ کا سبب ہے۔

③ گناہوں اور خطاؤں کا کفارہ، اعمال کی طہارت و پاکیزگی اور رَفعِ درجات کا ذریعہ ہے؛

④ درُود خواں کے لیے درُود، بروزِ حشر مددگار ہوگا۔

قدسی: ع ہوگا درُود خواں کا رہبر درُود

⑤ قیراط یعنی جبلِ اُحد کے برابر عمل نامہ میں ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔

⑥ عصیاں مٹ جاتے ہیں، غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔

⑦ قیامت کی ہولناکیوں سے نجات اور رسُول اللہ علیہ الصلاۃ والسّلام کی شہادت وشفاعت سے سرفراز ہوتا ہے۔

⑧ رضائے خُدا کا سبب، عذاب سے اَمن اور عَرش کے سایہ تلے جگہ ملنے کا وسیلہ ہے؛

⑨ میزان کا وزن، دُرودِ حوضِ کوثر اور پیاسِ عرصۂ محشر سے امن کا واحد ذریعہ ہے۔

⑩ جہنّم سے آزادی، کوندتی ہوئی بجلی کی مانندِ صراطِ قیامت کا عبُور، موت سے قبل منزلِ جنت کے دیدار کا سبب ہے۔

⑪ جنّت میں ازواج کی کثرت نصیب ہوتی ہے۔

⑫ بیشمار غزووں اور حج بیتُ الحرام کا ثواب گھر بیٹھے ملتا ہے۔

⑬ مال کی زکوٰۃ کی ادائیگی اور دَولت میں زیادتی ہوتی ہے۔

۱۴ ہر دُرود پر ستّو یا سو سے زیادہ حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔

۱۵ درود خواں ہونا اہلِ سُنّت ہونے کی دلیل ہے۔

۱۶ ملائکہ کی مغفرت طلبی، دُرود خوانی پر موقوف ہے۔

۱۷ مجلس کی زینت، فرارِ فقر و تنگیٔ زندگی کی فارغ البالی دُرود کی مرہونِ منت ہے۔

۱۸ موضعِ خیر و نیکی کے اِلتماس کا آلہ ہے۔

۱۹ دُرود خواں، روزِ محشر، آقائے مَدَنی حضرت مُحمد مصطفیٰ ﷺ سے زیادہ قریب ہوگا۔

۲۰ دُرود سے اپنے کو اور اپنی اَولاد تک کو فائدہ پہنچتا ہے۔

۲۱ قبر میں، حشر میں اور صراط قیامت میں روشنی اور نورِ ثابت ہوگا۔

۲۲ دُشمن پر غلبہ اور نِفاق سے قلب کی تطہیر کا باعث ہے۔

۲۳ مؤمنین کی محبّت کا موجب ہے، مُنافق کی نفرت کا مقام ہے۔

۲۴ خواب میں رسولِ پاک صلے اللہ علیہ وسلّم کے دیدار کا طریقہ ہے، اگر کثرتِ دُرود کی حد ہوگئی تو دیدار، بیداری میں بھی ہو سکتا ہے۔

۲۵ دُرود کی کثرت کرنے والا غیروں کی غیبت کرنے سے باز رہتا ہے۔

۲۶ قُربتِ الٰہی و اَقربیّت رَسُول عربی حضرت مُحمد مصطفیٰ ﷺ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا منبع ہے۔

۲۷ توسّل الی اللہ بجبیبِ اللہ کا یہی سہل راستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قول پاک ہے۔ "وَابتَغُوا اِلَیہِ الوَسِیلَۃَ" حبیبُ اللہ ﷺ سے بڑھ کر اللہ پاک کے نزدیک اَقرَب و عظیم وسیلہ وُجود میں نہیں آیا ہے۔

۲۸ صلاۃ الرّسُول ﷺ درحقیقت حُکمِ خُدا بجالانا اور عملِ الٰہی میں شریک ہونا ہے۔

۲۹ نعمتہائے الٰہی کا شُکر بجالانے کا واحد طریقہ ہے۔ کیونکہ نعمتہائے خُداوندی کا

سبب "نعمتِ وجودِ محمدیؐ" ہے۔ جن نعمتوں کی شمار ممکن نہیں۔ قولِ باری تعالیٰ ہے "وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا" اگر تم اللہ کی نعمتوں کو احاطۂ بیان میں لانا چاہوگے تو نہ لاسکوگے کیونکہ "نعمۃ اللہ" رسول اللہ علیہ الصّلوٰۃ والسلام کی ذاتِ پاک اور نامِ مبارک ہے۔ جس طرح "نور اللہ" اور "ذکر اللہ" ذاتِ پاک محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ شریف ہے، اسی طرح "نعمۃ اللہ" بھی اسمِ پاکِ محمدِ عربی علیہ الصلاۃ والسلام ہے۔

حضرت ابن عباسؓ آیت کریمہ ذیل کی تفسیر میں فرماتے ہیں قولہ تعالیٰ "اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا" کیا تم نے ان کی حالتوں پر غور نہیں کیا جو "نعمت اللہ" کے عوض میں نافرمانیاں اختیار کیں؟ کفر کا مرتکب خصوصاً ابوجہل اور عموماً کفار قریش ہیں اور "نعمت اللہ" محبوب خدائے عزوجل ہے

حضرت سہلؒ فرماتے ہیں کہ قولہ تعالیٰ "وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا" میں "نعمتِ الٰہی" محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔

۳۰ صلاۃ الرسول کی کثرت بذاتِ خود پیرِ دستگیر و شیخِ طریق بن جاتی ہے۔

۳۱ دُرود ایک ایسی عبادت ہے جو اللہ کے نزدیک "احب الاعمال" ہے۔



صلوٰۃ علی الرسول کی کرامات

کتاب "ابن فرحون القرطبی" رحمۃ اللہ علیہ میں مرقوم ہے کہ صلوٰۃ علی الرسول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں دس بزرگیاں اور کرامتیں ہیں۔ جو ذیل میں درج ہیں:

(۱) خالق و مالک وجبار کی صلاۃ ہے۔
(۲) شفاعت نبی ﷺ مختار ہے۔
(۳) اقتدائے ملائکہ ابرار ہے۔
(۴) مخالفت منافقین و کفار ہے۔
(۵) محوِ خطایا و اوزار ہے۔
(۶) قضاء حوائج کا مددگار ہے۔
(۷) کاشفِ انوارِ اسرار ہے۔
(۸) نجاتِ دار البوار ہے۔
(۹) دخول دار القرار ہے
(۱۰) سلامِ رحیم و غفار ہے۔

تِلکَ عشَرَۃٌ کامِلَۃٌ



صلوٰۃ وسلام کی ظاہری و باطنی عطائیں

★ —— صاحبِ کتاب "حدائق الانوار" حدیقۃ الخامسۃ میں ثمرات و نتائجِ صلواتُ الرسول کو جس طرح زیرِ قلم لائے ہیں۔ اس کا خُلاصہ لکھ دیتا ہوں:۔

(۱) دُرود شریف پڑھنا، حکمِ خدا بجالانا ہے۔ (۲) اللہ تعالیٰ کی صَلوٰۃِ محمدیؐ کے ساتھ موافقت کرنا ہے۔ (۳) فرشتوں کی دُرود رسانی میں شرکت کرنا ہے۔ (۴) ایک بار دُرود پر اللہ کی دس رحمتیں حاصل کرنا ہے۔ (۵) دس درجات کی ترقی پانا ہے۔ (۶) دس گناہوں کو مٹانا ہے۔ (۷) دس نیکیوں کو اپنے صحیفہ میں درج کرانا ہے۔ (۸) اِجابتِ دُعا کی اُمید سے فائز ہونا ہے۔ (۹) شفاعتِ شفیعُ المذنبینؐ کا موجب ہے۔ (۱۰) گناہوں کی مغفرت اور عیبوں کو پوشیدہ رکھنے کا طریقہ ہے۔ (۱۱) بندے کے اہم کاموں کی کفایت کا ضابطہ ہے۔ (۱۲) حضرت خاتم النبیینؐ کی قربت کا ذریعہ ہے۔ (۱۳) دُرود سے صدقات و خیرآت کی خالی جگہ کو پُر کرانا ہے۔ (۱۴) قضاءِ حوائج کا بہترین وسیلہ ہے۔ (۱۵) رحمتِ الٰہی اور ملائکہ کی مغفرت طلبی کی علت ہے۔ (۱۶) دُرود حصولِ طہارت و پاکیزگی کا سرچشمہ ہے۔ (۱۷) موت سے قبل جنّت کی بشارت کا سبب ہے۔ (۱۸) قیامت کی ہولناکیوں سے نجات پانے کا سہارا ہے۔ (۱۹) رحمۃُ اللعالمین کی زبانِ مُعطّر سے سَلام کے جواب پانے کا خوشتر ضابطہ ہے۔ (۲۰) بھُولی ہُوئی باتوں کو یاد دِلانے والا ہے۔ (۲۱) مجلس کی زینت ہے، روزِ قیامت اہلِ مجلس کی حسرت کا دافع ہے۔ (۲۲) غربت و ناداری سے نجات بخشنے والا ہے۔ (۲۳) صفتِ بخیلی کو دُور کرنے والا ہے۔ (۲۴) رسول

علیہ الصّلاۃ والسلام کی " ترکِ صلاۃ " پر ناخوشگوار دعا سے رہائی عطا کرنے والا ہے۔
(۲۵) جنّت کے راستہ کا رہبر ہے ع ہو گا رہبر دُرود خواں کا دُرود (قدسیؔ)
(۲۶) مجلس کی بدبو کو مُشک و عنبر کی خوشبو میں تبدیلی بخشنے والا ہے۔ کیونکہ رسولِ اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان پاک ہے کہ جس مجلس میں رسول پر درود نہ ہوں اس مجلس سے ناخوشگوار بُو نکلتی ہے۔ (۲۷) تحمید و صلاۃ کی ابتداء سے کلام میں خوبی و دلکشی پیدا ہوتی ہے۔ (۲۸) صراطِ قیامت عبور کرنے میں ایک مضبوط و طاقت ور سہارا ہے۔ (۲۹) بندے کو "جفا بر محمدؐ" سے یعنی دُرود سے بے نیاز بن کر جو ظلم و ستم ذاتِ محمدیؐ پر ہوتا ہے درود اُس سے بچا لیتا ہے۔ (۳۰) آسمان و زمین کے درمیان بحکمِ الٰہی، دُرود خواں کی مدح سرائی ہوتی ہے۔ (۳۱) رحمتِ الٰہی کا بہانہ ہے۔ (۳۲) نزولِ برکتِ الٰہی کا حسین موسم ہے۔ (۳۳) رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے زیادتی اُلفت و محبّت دائمی کا سبب ہے۔ (۳۴) دُرود خواں پر، رسول کا دل آجانیکا بہترین موقع ہے (۳۵) بندے کی ہدایت اور قلب کی حیات و زندگی کا مدار ہے۔ (۳۶) صدائے درود، سماعتِ رسولؐ میں، قبولیّت و خوشنودگی کا تمغہ حاصل کر لیتی ہے۔
(۳۷) صراطِ قیامت پر قدم کو لڑکھڑانے سے بچا لیتا ہے۔ (۳۸) قدرِ قلیل دُرود بھی شکرِ نعمتِ الٰہی کے لیے کافی ہے۔ (۳۹) دُرود بذاتِ خود ذکر و شکرِ الٰہی اور اس کے احسان کی معرفت کی دلیل ہے۔ (۴۰) درودِ مُصطفٰےؐ، نزدِ خدا۔ بندہ کا سوال و دعا بن کر پہنچتا ہے۔ (۴۱) ثمرۂ عظیم یہ ہے کہ درود سے صورتِ رسولِ پاکؐ، بندہ کے نفس میں مُنقّش ہو جاتی ہے۔ (۴۲) کثرتِ دُرود، شیخ مربّی و پیرِ دستگیر کی جگہ لے لیتی ہے۔ (۴۳) شرفِ اکبر ہے کہ دُرود خواں کی سکراتِ موت کے وقت

حضرت علیہ الصلوۃ والسلام تشریف فرما ہوتے ہیں۔ اللہ جل شانہ کا سلام سُنا کر اور جنت کی نعمتیں بتا بتا کر مرنے والے کا دل خوش کرتے ہیں۔ کلام رب العالمین ہے "اَلَّذِیْنَ تَتَوَفّٰھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ طَیِّبِیْنَ یَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَیْکُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّۃَ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ"

جو لوگ پاکیزہ حالت میں ہوتے ہیں۔ اُن سے قبضِ رُوح کے وقت فرشتے کہتے جاتے ہیں کہ تمہارے اوپر سلامتی ہے، جنّت میں داخل ہو جاؤ اس عملِ خیر (و رحمتِ خدا) سے جو تم کرتے تھے۔

★ —— حضرت حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے شیخ المشائخ حسَن بصریؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر درخواست کی کہ "یا شیخ میری ایک بیٹی گزر چکی ہے اس کو خواب میں دیکھنا چاہتی ہوں"۔ حسَن بصریؒ نے فرمایا کہ "بعد نماز عشاء چار رکعت نماز ادا کرو ہر رکعت میں فاتحہ شریف کے بعد سورۃ "اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ" ایک ایک بار پڑھو، پھر دایاں کروٹ لیٹ کر نیند آنے تک سیّدُ السّادات، صاحبِ مُعجزات علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دُرود شریف بھیجتی جاؤ"

عورتؒ حکم بجا لائی اور خواب میں بیٹی کو دیکھ لیا مگر اُس کو عذاب میں مُبتلا پایا۔ گندھک کے لباس میں ملبوس، دونوں ہاتھ جکڑے ہوئے، اور دونوں پاؤں میں زنجیریں پڑی ہوئی دیکھیں۔ خواب سے بیدار ہو کر، حضرت حسَن بصریؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام حالتیں بیان کیں۔ حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ "راہِ خُدا میں حسبِ طاقت صَدقات وخیرات کرو۔ بہت مُمکن ہے کہ اَرحمُ الرّاحمین اُسے چُھٹکارا عطا کر دے۔"

خواجہ حسن بصریؒ نے رات کو جب آرام فرمایا تو خواب میں دیکھا کہ گویا وہ باغِ جنّت میں ہیں۔ وہاں ایک حسین وجمیل دوشیزہ پر نظر پڑی، جو کرسی پر بیٹھی ہوئی ہے اور اس کے سر پر نُور کا تاج ہے۔ اُس دوشیزہ نے درخواست کی کہ "اے شیخ بصریؒ! کیا آپ نے مجھے پہچانا؟" جواب دیا کہ "نہیں"! تو لڑکی نے کہا "میں اُس عورت کی بیٹی ہوں جس کو آپ نے رسُول اللہ علیہ الصّلاۃ والسّلام پر دُرود بھیجتے ہوئے سونے کا حُکم فرمایا تھا۔" حسن بصریؒ کہنے لگے "تمہاری ماں نے تو کچھ اور قسم کی حالتوں کا اظہار کیا تھا!" لڑکی بولی کہ "میری والدہ نے حالت صحیح بتائی تھی" خواجہ حسن بصریؒ نے پُوچھا کہ "یہ درجہ اب تم کو کیسے نصیب ہُوا؟ لڑکی نے جواب دیا کہ "میری والدہ کے قول کے مطابق ہم ستر ہزار افراد عقوبتِ الٰہی میں مُبتلا تھے کہ اچانک ایک خُدا رسیدہ بزرگ ہمارے مقابر کے مُقابل سے گزرا اور دُرود شریف پڑھ کر ہمارے لیے ایصال ثواب فرمایا۔ اللہ جلّ شانہٗ نے قبول فرما کر ہم سب کو اُس مردِ صالح کے دُرود کے طفیل بخش دیا ہے، مجھے اِتنا حِصّہ نصیب ہُوا ہے جس کا آپ مشاہدہ کر رہے ہیں۔ اِس واقعہ کو امام قرطبی نے بھی اپنی کتاب "التذکرۃ" میں بیان فرمایا ہے۔

مالکِ کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں اُن کے خالی ہاتھ میں

آنکھ محوِ جلوۂ دیدار، دل پر جوشِ وجد
لب پہ شُکرِ بخششِ ساقی، پیالی ہاتھ میں

ہے اُنہیں کے دَم قدم سے باغِ عالم کی بہار
وُہ نہ تھے، عالم نہ تھا، گر وُہ نہ ہوں، عالم نہیں

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ، فرش پہ طرفہ دُھوم دھام
کان جدھر لگایئے، تیری ہی داستان ہے
وُہ جو نہ تھے، تو کچھ نہ تھا، وُہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہے، وُہ جہان کی، جان ہے تُو جہان ہے

★ ——— حضرت امام محمدّ بن سلیمان جزدلیؒ فرماتے ہیں کہ اثنائے سفر میں جب نماز کا وقت آیا تو وُضو کے لیے ایک کنویں کے پاس گیا، مگر پانی نکالنے کا سامان میسّر نہ آیا حالتِ حیرت میں اِدھر اُدھر تک رہا تھا کہ ایک بلند جگہ پر سے ایک چھوٹی عُمر کی لڑکی کی نظر مجھ پر پڑی۔ کہنے لگی کہ "آپ کون ہیں؟" جب میں نے اس کو اپنا نام و پتہ بتا دیا تو وہ بول پڑی کہ "آپ وہ شخص ہیں جن کی تعریف بچّہ بچّہ کی زبان پر ہے اور کنویں سے بغیر ڈول اور رسّی کے پانی نکالنے سے عاجز و متحیّر ہیں؟" یہ کہکر اُس نے کنویں میں تھوک دیا۔ کنویں کا پانی اُبھرتے ہُوئے زمین پر بہنے لگا امام محمّدؒ وضو سے فارغ ہو کر لڑکی سے مخاطب ہوئے کہ" اے لڑکی! تجھے خُدا کی قسم! کچھ تو بتا دے کہ یہ رفعت و منزلت کی حصُول کی کیا عِلّت ہے؟" لڑکی نے جواب دیا کہ "اُس رسُولِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلّم پر درود کی کثرت سے، جو ریگ زار صحرا میں چلتے وقت، جنگل و بیاباں کے جانور، اُس کے دامنِ عاطفت سے لپٹ لپٹ کر، "یارسُول اللہ ﷺ" کی صدائیں بلند کرتے ہُوئے فیوُضات بے نہایت حاصل کرتے ہیں

حضرت امام محمّد بن سُلیمان الجزولیؒ نے یہ سُن کر قسم کھالی کہ حضرت رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دُرود شریف میں ایک کتاب لکھ کر دم لوں گا۔

اِس کتاب کا نام عالمِ اسلام میں" دلائل الخیرات" سے مشہور و معروف ہے۔

درود و سلام کا عمل

اور

انعام و اکرام کی بارشیں

★ ——— "جذب القلوب" میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن سعد بن مطرف کو سونے سے پہلے ہر رات ایک معین عدد درود شریف پڑھنے کی عادت تھی۔ انہوں نے ایک رات سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ اس کے گھر کے اندر تشریف لائے ہیں اور اپنے نورِ جمال سے گھر کو اجالا فرما دیا ہے۔ بعدہٗ رسولِ خدا فرمانے لگے کہ تمہارے منہ کو جو درودوں کی کثرت کرتا ہے میرے سامنے لاؤ تاکہ میں بوسہ دوں۔ محمد بن سعدؒ کہتے ہیں کہ مجھے اپنا منہ پیش کرنے میں شرم محسوس ہوئی میں نے اپنے رخسار کو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سامنے پیش کر دیا۔ انہوں نے میرے رخسار کا بوسہ لیا۔ جب میں بیدار ہوا پورے گھر کو مشک کی خوشبو سے معطر پایا اور آٹھ دن تک خوشبو میرے رخسار سے آتی رہی۔

انسان اگر انصاف و فراست سے کام لے تو اندازہ لگا سکتا ہے کہ درود اور درود خواں سے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کس درجہ محبت و الفت ہے۔

شافعِ روزِ جزا تم پہ کروڑوں درود
تاج و فخرِ انبیا تم پہ کروڑوں درود

★ ——— شیخ احمد بن ابی بکرؒ اپنی کتاب میں شیخ مجد الدین فیروز آبادی سے

نقل فرماتے ہیں کہ حضرت اقلنسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک دن شبلیؒ ابوبکر مجاہدؒ کے پاس پہنچے ابوبکر مجاہدؒ از روئے اکرام شبلیؒ کھڑے ہو گئے اور معانقہ فرمایا اور شبلیؒ کی دونوں آنکھوں کے بیچ بوسہ دیا۔ اقلنسیؒ نے کہا "یا سیدی آپ یہ حرکت شبلیؒ کے ساتھ کرتے ہیں؟ حالانکہ آپ اور تمام بغداد کے لوگ اس کو" دیوانہ کہتے ہیں! حضرت ابوبکر مجاہد نے فرمایا کہ یہ میں نہیں کر رہا ہوں بلکہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات میرے خواب میں تشریف لائے اتنے میں شبلی آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو گئے شبلیؒ کے آتے ہی رسول اللہ ﷺ بذاتِ خود کھڑے ہو گئے اور اس کو سینہ سے لگا لیا' پھر ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ عطا فرمایا۔ میں نے عرض کیا کہ "یارسول اللہ آپ شبلیؒ کو بوسہ دیتے ہیں؟ حضرت سرکارِ دوعالم علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا" ہاں! وہ ہمیشہ بعد اس آیتِ کریمہ کی تلاوت کرتا ہے" لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ" اس کے بعد مجھ پر درود بھیجتا ہے۔

تم ہو جوّاد و کریم، تم ہو رؤف رحیم
بھیک ہو داتا عطا، تم پہ کروڑوں درود

★ ـــــ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ایک شخص نے میرے ہمسایوں میں سے انتقال فرمایا میں نے اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ "اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیسا برتاؤ کیا ہے؟" کہنے لگے کہ" اے شبلیؒ کچھ نہ پوچھو کہ عظیم ہولناکیوں سے گزرا ہوں۔ منکر نکیر کے سوال کے وقت میرا پسینہ چھوٹ گیا۔ زبان بند ہو گئی۔ دل ہی دل میں کہا شاید میری موت دینِ اسلام پر نہیں ہوئی ہو گی ورنہ یہ

حال کیوں ہے !" آواز آئی کہ یہ عذاب دُنیا میں اپنی زبان کو بے کار رکھنے کی وجہ سے ہے۔ پھر جب عذاب کے فرشتے مجھ پر حملہ آور ہوئے تو ایک حسین وجمیل عطر میں بسا ہُوا شخص میرے اور فرشتوں کے درمیان حائل ہوگیا' اور ایمان کے کلمے اور دلائل مجھے یاد دلائے۔ میں نے کہا "اے دوست! اللہ تجھ پر رحمت برسائے' براہِ کرم بتا دیجئے کہ آپ کون ہیں؟ کہنے لگے میں ایک فرشتہ ہُوں جس کو تمہاری کثرت دُرود سے پیدا کیا گیا ہے اور اللہ جلّ شانہٗ نے حکم دے رکھا ہے کہ ہر شِدّت و مُصیبت میں تمہاری مدد کروں۔ اس حکایت کو کتاب "مِصباح الظلام" میں بر سبیل اجمال بیان کیا ہے۔

آس ہے کوئی نہ پاس، ایک تمہاری ہی آس
بس ہے یہی آسرا، تم پہ کروڑوں دُرود

★ ——— شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کتاب "جمعُ الجوامع" کے دیباچہ میں رقم کرتے ہیں کہ ابن عساکر اپنی تاریخ میں حضرت حفص بن عبداللہؒ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوزرعہؒ کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا کہ پہلے آسمان پر فرشتوں کے ساتھ نماز کی امامت کر رہے ہیں۔ میں نے پُوچھا کہ "تم کو یہ مرتبہ کیسے ہاتھ آیا؟" کہنے لگے کہ میں نے اپنے ہاتھ سے ہزارہا حدیثِ نبوی صلّے اللہ علیہ وسلّم لکھی ہیں۔ اور ہر حدیث رقم کرتے وقت "قال رسُول اللہ" کے بعد صلی اللہ علیہ وسلم تحریر کیا ہے۔ اسی سبب سے اللہ جلّ شانہٗ راضی اور مُحمّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے خُوش ہو کر مجھے یہ درجہ وفضیلت عطا کیا ہے۔

تم سے جہاں کا نظام، تم پہ کروڑوں سلام
تم پہ کروڑوں ثنا، تم پہ کروڑوں دُرود

ذات ہوئی انتخاب، وصف ہوئے لاجواب
نام ہوا مصطفیٰ ﷺ تم پہ کروڑوں درود

★ —— حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بھی منقول ہے کہ

ایک خدا رسیدہ بزرگ تین ہزار دینار کا مقروض ہو گیا ہے قرضدار نے مطالبہ کی صورت میں قاضی شہر کے پاس مقدمہ دائر کر دیا مرد صالح نے اقرار کیا اور عجز و ناداری کا اظہار کیا" قاضی صاحب نے اس کو ایک ماہ کے اندر قرض کی ادائیگی کا حکم صادر فرمایا۔ وہ بزرگ قاضی کے کمرے سے نکل کر سیدھا محراب مسجد میں آ بیٹھا۔ اور بصد عاجزی و انکساری زار زار روتے ہوئے پیش پروردگارِ عالم سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجنا شروع کر دیا ستائیسویں رات خواب آیا کہ کوئی بولنے والا بولتا ہے کہ فکر مت کر تمہارا قرض اللہ جل شانہٗ ادا فرمادے گا تم وزیر علی بن عیسیٰ کے پاس پہنچو اور اس سے کہدو کہ رسول اعظم محمد رسول اللہ فرماتے ہیں کہ آپ میرا قرض تین ہزار دینار ادا کریں۔" وہ زاہد پاکباز فرماتے ہیں جب میں خواب سے بیدار ہوا خوش حالی کا اثر اپنے اندر پایا۔ اپنے دل میں کہا کہ اگر وزیر پوچھے کہ تمہارے خواب کی سچائی کا کیا ثبوت ہے ؟ تو میں کیا جواب دوں گا! وہ دن اس فکر میں گزر گیا پھر دوسری رات رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دیدار نصیب ہوا۔ ہو بہو پہلی رات کے مانند حکم فرمایا۔ میں خوشی خوشی بیدار ہوا تو، لیکن طبعِ بشریت کی بنا پر آج بھی نہ گیا۔ تیسری رات پھر رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت ہوئی۔ فرمانے لگے کہ " تمہارے نہ جانے کی وجہ کیا ہے؟" میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر وزیر میرے خواب کی دلیل چاہے تو میں کیا جواب دوں گا۔ حضرت محمد

علیہ الصلاۃ والسلام نے اِس بات پر میری تعریف کی اور فرمایا کہ اگر وُہ علامت یا ثبوت دریافت کرے تو بغیر کسی خوف و خطر کہدینا کہ آپ وزیر صاحب ہر روز بعد نماز فجر طلوع آفتاب تک، کسی سے بات کرنے سے پہلے، درود کا تحفہ پانچہزار بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھیجتے ہیں۔ اِس راز کو سوائے اللہ تعالیٰ اور کراماً کاتبین کے کوئی نہیں جانتا۔ بیداری کے بعد بڑی ہمت سے وزیر کے سامنے حاضر ہو کر خواب بیان کیا۔ اور خواب کی سچائی کا ثبوت اور علامت کو بھی ظاہر کر دیا۔ وزیر خوش ہو گئے اور مجھے مرحبا کہا اس کے بعد تین ہزار دینار لاکر مجھے قرض ادا کرنے کے لیے دیا۔ پھر تین ہزار لاکر کہنے لگا کہ اِس کو اپنے اہل وعیال کے نفقہ کے لیے رکھ لو، پھر تین ہزار دینار زائد لاکر مجھے دیے اور کہا کہ اس سرمایہ سے تجارت کرو۔ اور مجھ سے قسم لے لی کہ ان سے رابطہ محبت قطع نہ کروں اور کوئی بھی ضرورت پیش آئے تو ان کو اطلاع کیے بغیر نہ رہوں۔ پس میں نے تین ہزار دینار اُٹھا کر قاضی کے سامنے رکھدیئے۔ قرض پانے والے نے یہ تماشا دیکھ کر، کہ مجھ جیسے نادار نے اتنا بڑا سرمایہ کہاں سے اُڑا لیا۔ متحیر و مبہوت ہو گیا۔ میں نے دیناروں کی گنتی کر کے قاضی صاحب کے حوالہ کیے اور سارا قصہ سُنا دیا۔ قاضی کہنے لگا کہ یہ شرف و کرامت وزیر کے حصہ میں کیوں آئے؟ میں عدالت کا سرپرست ہوں، اِس قرض کو میں ادا کروں گا۔ اُس وقت قرض پانے والا جھک کر کہنے لگا کہ "اس شرف و کرامت کا سب سے زیادہ حقدار میں ہی ہوں۔ کیونکہ قرض میں نے دیا ہے۔ وزیر و قاضی نے نہیں دیا۔ میں نے اِس قرض کو اللہ اور اللہ کے رسولؐ کی خاطر معاف کر دیا ہے اور یہ شخص میرے قرض سے بری ہے"۔ قاضی کہنے لگا کہ "جو تم میں نے اللہ

اور اس کے رسول ﷺ کے لیے نکالی، واپس نہیں لوں گا، مَیں قاضی کے تین ہزار دینار اور وزیر کے نو ہزار دینار لیکر باہر آیا، پھر حق تعالیٰ کا حسبِ استطاعت شُکر ادا کیا، اور راہِ خدا میں بھی صدقہ کیا۔

دل کرو ٹھنڈا میرا، وہ کفِ پا چاند سا
سینہ پہ رکھ دو ذرا، تم پہ کروڑوں دُرود

اور کوئی غیب کیا، تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خُدا ہی چُھپا، تم پہ کروڑوں دُرود

★ ——— حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسالت مآب علیہ الصّلاۃ والسّلام نے فرمایا کہ سنیچر کے دِن مجھ پر دُرودوں کی کثرت کئے جاؤ کیوں کہ یہوؔد اُس دن میری بدگوئیاں زیادہ کرتے ہیں۔ جس نے سنیچر کو مُجھ پر سَو دُرود بھیجے، اُس نے اپنے نفس کو جہنّم سے چھُڑا لیا اور میری شفاعت بروزِ قیامت اس کے لیے مجھ پر لازم ہو گئی۔

✪ ——— حضرتِ علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ جس نے بروزِ جُمعہ مُجھ پر ایک بار دُرود بھیجا، وُہ قیامت کے دِن ایک ایسے نور کی مَعیّت میں اُٹھے گا کہ اگر یہ نور ساری مخلوق میں بانٹ دیا جائے تو سب کو حصّہ ملنے کی گنجائش ہو گی۔

خُدا جدھر ہے، اُدھر نبی ہے ۔ جدھر نبیؐ ہے، اُدھر خُدا ہے
کرم خُدا کا اُدھر ہی ہو گا ۔ جدھر وُہ عالی مَقام ہو گا
اِسی تمنّا میں حرم پڑا ہے ۔ یہی سہارا ہے زندگی کا
بُلا لو مجھ کو مدینے مولیٰ ۔ نہیں تو جینا حرام ہو گا

★ ــــــ "جذب القلوب الی دیار المحبوب" میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ حضرت کعبؓ نے فرمایا کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ایسے وقت میں حاضر ہوا جب کہ ذکرِ رسولﷺ کی مجلس قائم تھی، حضرت عائشہؓ فرما رہی تھیں "کہ ہر روز طلوعِ آفتاب ہوتے ہی ستر ہزار فرشتے نازل ہو کر سرکار دو عالم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی قبر شریف کے چاروں طرف دائرہ بنا لیتے ہیں اور رسولِ اطہر علیہ الصّلاۃ والسّلام کے روضہ شریف کے آس پاس پَرافشانی کرتے جاتے ہیں۔ اور دُرود شریف پڑھتے جاتے ہیں یہ حالت شام تک رہتی ہے۔ اُس وقت دوسری جماعت ہفتاد ہزار فرشتوں کی پہنچ جاتی ہے اور پہلی جماعت کی واپسی ہوتی ہے۔ یہ شام کو اُترے ہوئے فرشتے بھی وہی کرتے ہیں، جو پہلی جماعت کرتی تھی۔ پھر طلوعِ آفتاب کے وقت دوسری جماعت، اتنی ہی تعداد کی، آجاتی ہے۔ اِسی طرح روضہ رسول علیہ الصلاۃ والسّلام کے گِرداگرد ہمیشہ ستّر ہزار فرشتے پَرافشانی کرتے اور دُرود شریف پڑھتے ہوئے حاضرِ خدمت رہتے ہیں۔

سنگِ درِ حضورﷺ سے، ہم کو خُدا نہ صبر دے
جانا ہے سر کو جا چکے، دِل کو قرار آئے کیوں



نعمتہائے ربانی کی گُل ریزیاں

★ ——— حضرتِ عین النعیم محمد کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی ولادت سے قبل آسمان اپنی بلندی و سرفرازی کے باعث زمین کی پستی پر فخر کرتا تھا اور کہتا تھا کہ "اے پستی میں اوندھی پڑی ہوئی زمین! ذرا دیکھ! عرشِ الٰہی، ملائکہ، سُورج، چاند اور ستاروں سے میرا خانہ آباد ہے! تجھ میں کچھ بھی نہیں! خانہ خراب! تو نعمتہائے ربانی سے خالی پڑی ہوئی ہے! آسمان کا یہ فخر و ناز عرصۂ دراز تک جاری رہا۔

جب اصلِ کائنات و فخرِ موجودات محمد علیہ الصلوات والتسلیمات کی آمدِ سعید دُنیا میں ہوئی تو زمین نے اپنے دِل کی بھڑاس نکالنے کیلئے، مدّتوں کے بعد سر اُٹھا کر آسمان کو للکارا کہ "اے بلندی و رفعت پر اترانے والے، اپنی چمک دمک پر ناز کرنیوالے، ذرا آنکھ اُٹھا کر دیکھ! آج میری پیٹھ پر وُہ نبیٔ آخر الزمان، سیّدِ کون و مکاں ہیں جس کی ضیاء سے تمہاری مفاخروں نے ضوء پائی ہے اور جس کے وُجود سے خُدا کی خُدائی میں رونق آئی ہے۔ اِس ہستیٔ رفع پستی کی بعثت اور دعوتِ بشریعت میری پیٹھ پر ہے۔ لو! اگر جرأت ہو تو کچھ فرماؤ؟"

حیا و ندامت سے آسمان کی زبان گُنگ ہوگئی اور اُس عطائے بے بہا سے محرُومیت پر زار زار حسرت کے آنسو بہانے لگا۔

اللہ جل شانہ و عزّ اسمہٗ کو، ناموسِ محمدی پر زمین کا ناز۔ اتنا بھایا کہ جذبۂ محبّت و رحمت جوش زن ہوا فرمانے لگے کہ "اے زمین! جب تم کو میرے محبوب ﷺ کے

وجودِ بحرِ جُود پر اتنا ناز و فخر ہے، تو میں نے بھی تیری مٹّی کو شرق سے غرب تک میرے طاہر و مُطہّر محبوبِ خوشتر کے صدقے میں اُس کے اور اُس کی اُمّت کے لیے آج سے لیکر پاک ہونے کی عزّت کا تمغہ بخش دیا ہے۔

تمہاری ساری سطح کو قابلِ سجدہ بنا دیا گیا۔ لہٰذا حضرت عزّ العرب و محبوبِ کاشِفُ الکربِ علیہ الصلاۃ والسّلام فرماتے ہیں کہ "جُعِلَتْ لِی الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا" میرے مالک نے میرے لیے تمام رُوئے زمین کو پاک اور سجدہ گاہ بنا دیا ہے، حالانکہ کسی نبی کی اُمّت کے لیے کُل زمین سجدہ گاہ نہ بن سکی۔

اِس کے بعد ربّ الارباب نے آسمان کی حسرت وزاری پر رحم کھاتے ہوئے فرمایا کہ "اے فلکِ بلند! میں جس کو بلندی عطا کرتا ہوں اُس کو بغیر جُرم و خطا کے پستی نہیں دِکھاتا۔ رونا بند کر! میرے محبوب ﷺ "مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی" کی قدمبوسی تمہیں شبِ معراج نصیب ہوگی۔ جب میرا پیارا سج دھج کر، بن ٹھن کر میرے پاس آئے گا تو مُسکراتے ہوئے لجا لجا کر اُن کی بہار دیکھ لینا۔

اگر اس کالی زمین کو محبوب صاحبِ الفرج و دافع الحرج علیہ الصّلوات والتسلیمات مالیس لہا نہایت الدرج پر ناز کرنے کی وجہ سے اللہ جلّ جلالہ نے محض فضل و کرم سے پاک و طاہر بنا دیا، تو اُمّتانِ محمدیؐ و جاں نثارانِ احمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اگر صلوٰاتُ الرسولؐ کے تازہ بتازہ، رنگ برنگ کے پھول نچھاور کرنے کو خوشنودیِ الٰہی یقین کرے تو اُن کے نامۂ اعمال کیوں پاک و طاہر اور باہر و زاہر نہ بن جائیں۔



عنایاتِ قدّوسی کی چند جھلکیاں

★ —— حضرت رسُول خوشتر، برتر از ماہ و اختر علیہ الصّلوٰۃ والسّلام فرماتے ہیں کہ مَیں حبیبُ اللہ ہوں، نعمتِ اللہ و ذکر اللہ ہوں، نوُرُ اللہ و حقّ اللہ ہوں، رحمت اللہ و ہدیۃُ اللہ ہوں، سیفُ اللہ، شرفُ اللہ اور نصیحُ اللہ ہوں۔ روزِ محشر میرے ہاتھ "لوا الحمد" ہوگا جس کے سایہ تلے آدمؑ سے لیکر عیسیٰ علیہم السّلام تک جملہ انبیاء ہونگے۔ میں سیّدُ الشافعین ہوں۔ سب سے پہلے بروزِ بعث و نشور قبر سے مَیں سر اُٹھاؤنگا۔ میں حاشر سے مُلقب ہوں۔ میرے بعد بندگانِ خُدا کا حشر ہوگا۔ میں تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں۔ مجھے جوامع الکلم کے ساتھ بھیجا گیا ہے، رُعب کے ساتھ مدد کی گئی ہے۔ زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے ہاتھ رکھ دی گئی ہیں۔ میرا لقب "ماحی" ہے۔ اللہ کے نام کو بلند کرنے والا اور سطحِ زمین سے کفر و ضلالت کا خاتمہ کرنے والا، میری ذات کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے منتخب فرمایا ہے۔ میں بلقبِ "عاقب" مُلقب ہوں جس کے بعد کوئی اور نبی و رسُول بن کر نہیں آئے گا۔

ان عنایتہائے قدوسی سے زیادہ فخر کی بات دنیا و آخرت میں اور کیا ہوسکتی ہے!

★ —— اسرع الحاسبین، اکرمُ الاکرمین جَلِّ شانہٗ نے کلامِ حکیم میں فرمایا ہے: "وَرَفَعنَا لَكَ ذِكرَكَ" پھر اس کلامِ ربّانی کی تائید میں جبریلؑ کے ذریعہ مجھے یہ خبر دی گئی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے "اِذَا ذُكِرتُ ذُكِرتَ مَعِي" یعنی ایمان کی کمالیّت تیرے ذِکر پر منحصر ہے جس نے تجھے یاد کیا اُس نے مجھے یاد کیا۔ لہٰذا صرف "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ" کے اقرار سے مومن نہیں بن سکتا جبتک "محمّد

رسُولُ اللہ" کا اِیقان واِقرار ہو۔ اذان میں، اقامت میں، خطبہ میں نماز میں، تشہّد میں، کلمۂ طیّبہ و شہادت میں، میرے ذکر کو ذِکرِ الٰہی کے ساتھ شریک فرمایا۔ پھر خود باری تعالیٰ نے مُجھ کو ذکرِ صلاۃ کے ساتھ قرآن حکیم میں یاد فرمایا ہے۔" اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ" بعدہٗ مجھے حکم فرماتا ہے "وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ" کہ نعمتہائے بیشمار و بے نظیر کا شُکر تحدیث نعمت اور تبیان رحمت کے ساتھ اے میرے محبوب بشیر و بے نظیر زندگی بھر اعلان کرتا جا۔

عزّ العرب وفخر العجم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ" اَلتَّحَدُّثُ بِنِعْمَۃِ اللّٰہِ شُکْرٌ وَّتَرْکُہٗ کُفْرٌ" اللہ سُبحانہ وتعالیٰ کی نعمتوں کا بیان کرنا شُکر ہے اور ایسا نہ کرنا ناشکری اور کفرانِ نعمت ہے۔

تو جب عِن النعیم، نعمۃ اللہ کی آمدِ مبارک پر ناز کرنے کی بدولت، پستی میں پڑی ہوئی مٹّی کو اَشرفُ المخلوقاتِ نسل ابُوالبشر کے سجدہ گاہ بننے کا شرف حاصل ہوا۔ تو ہم اُمّتانِ خیرُالبشر، نصیح اللہ و نعمۃ اللہ کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے، اگر صلواتُ الرّسُول میں فرصت کے اوقات کو صَرف کریں، تو ضرور مُطیعِ رحمٰن اور مادحِ رحیم و رؤف کی فہرست میں جگہ پانے کا یقین مثل عین الیقین ہو جائے گا۔




هو الکریم
آن ختم رسل امیر ایوان وجود
دارای سریر حسن و سلطان وجود
از باب کتاب آفرینش یعنی
آن نامه محمد است عنوان وجود
نصیر الدین نصیر
بخط یوسف السدیدی ۱۴۰۲ھ

إن الله وملائكته يصلون على النبي يا أيها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما

الله خير الحافظين

محمد رسول اللہ والذین معہ
اشداء علی الکفار رحماء بینہم

مسلماں آں فقیرِ کج کلاہے
رمید از سینۂ او سوزِ آہے
دلش نالد چرا نالد نداند
نگاہے یا رسول اللہ نگاہے
اقبال

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسیں وہی طٰہٰ

عصیاں سے کبھی ہم نے کنارا نہ کیا
پر تو نے دل آزردہ ہمارا نہ کیا
ہم نے تو جہنم کی بہت کی تدبیر
لیکن تیری رحمت نے گوارا نہ کیا

(عبدالمجید پرویں رقم)

ملنے کا پتہ: نگارستان ایجنسی لاہور

کثرتِ درود و سلام پر عقبیٰ کی خوش خبریاں

★ —— امام نسائیؒ عثمان بن حنیفؓ سے روایت فرماتے ہیں کہ خدمتِ رسولِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں ایک نابینا نے حاضر ہو کر درخواست کی کہ "یا رسول اللہ! میری بینائی چلی گئی ہے۔ بصارت کے لیے اللہ پاک سے دعا کیجئے" محبوب کاشف الکرب، عز العرب علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ "جاؤ، وضو کرلو اور دو رکعت نماز ادا کرو، اس کے بعد کہو "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِالنَّبِیِّ مُحَمَّدٌ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰی رَبِّكَ اَنْ یَّكْشِفَ عَنْ بَصَرِیْ اَللّٰھُمَّ شَفِّعْهُ فِیَّ"

وہ نابینا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمان کے مطابق عمل کر کے واپس اس حالت میں لوٹ آیا کہ وہ نعمتِ بصارت سے فائز ہو چکا تھا۔

قول رسولِ پاکؐ کا ترجمہ :۔ اے اللہ تیری رحمت والے نبی محمد قرشیؐ کی طرف متوجہ ہو کر تجھ سے سوال کرتا ہوں، یا محمدؐ میں آپ کا وسیلہ پکڑتے ہوئے آپ کے رب سے درخواست کرتا ہوں کہ میری آنکھوں کو روشنی مل جائے۔ اے اللہ! اپنے محبوب کی سفارش میرے حق میں قبول فرما۔

نبیؐ کی طرف متوجہ ہو کر جب خدا سے مانگا جاتا ہے اور نبیؐ کی سفارش کا واسطہ پیشِ خدا پیش کیا جاتا ہے تو نابینا کو ظاہری نظر کی بصارت مِل جاتی ہے تو پھر نبیؐ کے حضور حاضر ہو کر، اگر وردِ درود کیا جائے تو کیوں دولتِ بصیرت و خدابینی عطا نہ ہو؟

★ —— حضرت ثوبانؓ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آزاد کردہ غلام، کو

حضرت فخرِ موجودات سید السادات علیہ الصلوات والتسلیمات سے شدید محبت تھی رسول کو دیکھے بغیر انہیں چین نہ آتا تھا۔ ایک دن حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ خدمتِ رسول علیہ الصلاۃ والسلام میں اس حالت میں نمودار ہوئے کہ اُن کا رنگ وروپ بگڑا ہوا تھا۔ اور پریشانی کی علامتیں اُن کے چہرے پر نمایاں تھیں۔ رسولِ امین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں دیکھ کر فرمایا کہ" اے ثوبان! تمہارا رنگ کیوں اُڑا اُڑا سا ہے؟ کیا شکایت ہے؟" تو حضرت ثوبانؓ نے عرض کیا کہ" یارسول اللہ! مجھے نہ کوئی مرض ہے نہ تکلیف، سوائے اس کے جب میں آپ کو نہیں دیکھ پاتا تو مجھ پر ایک شدید وحشت طاری ہو جاتی ہے اور دیکھے بغیر تسکین نہیں ہوتی۔ پھر میں نے غور کیا کہ اگر دنیا میں میری یہ حالت ہے تو عقبیٰ میں جب آپ کا مقام تمام نبیوں سے بالا و اعلیٰ ہوگا اور مجھے اگر جنت نصیب بھی ہو تو آپ ﷺ سے بہت نیچے کے درجہ میں میرا ٹھکانہ ہوگا اور اگر جنت میں میرا داخلہ نہ ہو پایا تو آپ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نہ دیکھ پاؤں گا اس وقت میرا کیا حال ہوگا؟ یہ سوچ سوچ کر میرا جسم گھلتا جارہا ہے۔ چہرہ کا رنگ پیلا پڑتا جارہا ہے"۔

اسی وقت عاشقِ رسول کی تسکینِ خاطر کے لیے جبرئیلؑ کے ذریعہ اکرمُ الاکرمین نے یہ آیتِ کریمہ نازل فرمائی" وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا"

یعنی جس نے اللہ اور اللہ کے رسول کی اطاعت کی وہ شخص اللہ تعالیٰ کے انعامات سے مستفیض ہونے والے نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور نیک کاروں کے ساتھ ہوگا

اور یہ برگزیدہ ہستیاں بہترین رفیق ہیں۔

اگر عاشقِ رسول ﷺ کی تسکینِ خاطر کے لیے، ربِّ ذوالجلال اپنے کلامِ حکیم میں ایسی رحمت و نعمت بھری آیتِ شریفہ کا نزول فرماتا ہے تو ہر عاقل اندازہ کر سکتا ہے کہ عشقِ رسول ﷺ سے معمور صلوٰۃُ الرّسول ﷺ کی قدر و منزلت بارگاہِ ایزدی میں کس حد تک ہے۔

جب رسولِ اعظم علیہ الصلاۃ والسلام کی اطاعت کو بعینہٖ خدائے جلّ شانہٗ و عمّ نوالہٗ کی اطاعت ہونے کا اعلان خود باری تعالیٰ نے کلامِ قدیم میں فرما دیا ہے ایک اور جگہ فرمایا آپ (مسلمانوں سے) کہہ دیجئے "اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو میرا اتّباع کرو اللّٰہ تم سے محبت فرمانے لگیں گے اور تمہارے گناہ بخش دیں گے۔" تو پھر محبتِ رسول ﷺ دل میں پیدا کر کے، صلواتُ الرسول ﷺ کی شہادت ہاتھ میں لیے، بروزِ محشر عرشِ الٰہی کے روبرو حاضر ہونے کی توفیق اگر خدا بخش دے تو 'وعدۂ الٰہی' کے مطابق 'مقاماتِ انبیاء، شہداء، اور صلحاء' اُس کا بسیرا ہونے کی خوشخبری کلامِ ربُّ العالمین سُناتا ہے۔

بے تو اے آرامِ جانم زندگانی مشکل است
بے تماشائے جمالت کامرانی مشکل است

ترے معجزے کو گزر گئیں نہ جانے کتنی صدیاں ﷺ — ابھی چاند کی جبیں پر وہی واقعہ جواں ہے!
انھیں وادیوں سے ہو کر کوئی رہنما گیا تھا — اِسے کہکشاں نہ کہیئے، یہ غبارِ کارواں ہے!
اِسی واسطے زیادہ مجھے غم نہیں ہے ہمدم! — میں اُسی کا اُمتی ہوں، جو شفیعِ عاصیاں ہے!

حبیبُ البشر خیری

۲۹ر اکتوبر ۱۹۹۳ء مطابق ۱۳ر جمادی الاولیٰ ۱۴۱۴ھ بعد جمعہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی شَانِ حَبِیْبِہٖ ﷺ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ

اَللّٰھُمَّ

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی

اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

صلوٰۃ وسلام کے مسنون ومقبول نمونے معہ ترجمہ فضائل

الصّلاۃ الاولٰی الابراھیمیّۃ

۱ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ؕ

صلاۃ نمبر ۱

ترجمہ: — اے اللہ پاک رحمت نازل فرما، محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر، اور اُن کی آل واولاد پر، جس طرح آپ نے ابراہیمؑ اور آلِ ابراہیم علیہ السلام پر بھیجی ہیں اور برکتیں نازل فرما محمدؐ اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جس طرح آپ نے ابراہیمؑ اور آلِ ابراہیمؑ پر برکتیں نازل فرمائی ہیں۔ دونوں عالم میں۔ بے شک تُو ہر قسم کی تعریف کا مستحق اور بزرگ وبالاتر ہے۔

فضائل

یہ صلاۃ ابراہیمی ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں رقم فرمایا ہے کہ رسول اللہ علیہ الصّلاۃ والسّلام کا ارشاد پاک ہے کہ جس نے اِس درود کا وِرد کیا بروزِ قیامت میں اُس کے ایمان کی گواہی دُوں گا اور اُس کی سفارش کروں گا۔ بعض

بزرگوں نے کہا ہے کہ اس کا وِرد رُؤیت نبی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا باعث ہے۔

حدیث شریف میں یہ دُرود بدُون لفظ "سیادت" کے آیا ہے۔ یعنی لفظ "سیدنا" موجُود نہیں ہے لیکن امام شمس الدّین رملیؒ اور امام احمد بن حجرؒ فرماتے ہیں اس درود میں لفظ "سیدنا" بڑھا کر ادا کرنا زیادہ افضل ہے کیونکہ اس سے ادب کی زیادتی ظاہر ہوتی ہے۔ علامہ قسطلانیؒ نے "مواہب لدنیہ" میں تحریر فرمایا ہے کہ کیفیات صلاۃ میں یہ صلاۃ سب سے زیادہ افضل واشرف ہے کیونکہ رسُول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے اپنے صحابیوں کو اسی صلاۃ کی تعلیم فرمائی ہے۔ مزید فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر افضل صلاۃ بھیجے گا، تو اس صلوٰۃ کو ادا کرنے سے وہ قسم سے بری ہو جائے گا۔

الصَّلاۃُ الثَّانِیَۃ

(۲) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (القول البدیع صفحہ ۴۳)

صلاۃ نمبر ۲

ترجمہ:۔۔۔ اے پروردگار رحمت نازل فرما، محمدؐ پر جو تیرے عبد و رسول ہیں اور نبی اُمّی ہیں۔ اور اُن کی آل پر، ازواج پر، اُن کی ذرّیت پر جس طرح آپ نے ابراہیمؑ و آلِ ابراہیمؑ پر رحمت نازل فرمائی ہے۔ اور برکت نازل فرما نبیِ اُمّی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اُن کی آل و ازواج، اور اُن کی ذرّیت پر جس طرح آپ نے ابراہیمؑ و آل ابراہیمؑ پر دونوں جہانوں میں برکتیں بھیجی ہیں بیشک تو تعریفوں کا مالک اور زبردست بزرگ و بالا ہے۔

فضائل

امام محی الدین النووی رحمۃ اللہ علیہ نے "کتاب الاذکار" میں بیان فرمایا ہے کہ یہ درود تمام درودوں سے افضل ہے، کیونکہ اِس صلاۃ کا ثبوت صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں موجود ہے۔

الصَّلاۃُ الثَّالِثۃ

۳ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمُنْزَلَ الْمُقَرَّبَ مِنْكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ۔۔۔ (الشفاء صفحہ ۵)

صلاۃ نمبر ۳

ترجمہ:۔۔۔ اے اللہ پاک اپنی رحمتِ کاملہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرما۔

اور اُن کو ایسی منزل میں اُتار جو منزل وٹھکانہ روزِ قیامت تجھ سے حد درجہ قریب ہو۔

فضائل

امام طبرانیؒ، امام احمدؒ اور امام البزاز رحمہم اللہ نے اِس درود شریف کو رویفع بن ثابت الانصاریؓ سے روایت کیا ہے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے شفاعت کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔

الصّلاۃُ الرّابعہ

(۴) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ

(القول البدیع صفہ ۳۲)

صلاۃ نمبر ۴

ترجمہ: — اے مالکِ رحمت، تمام رُوحوں میں رُوحِ محمّد صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے بڑھ کر رحمتِ کاملہ بھیج، اور تمام جسموں میں سب سے زیادہ جسمِ محمّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اور تمام قبروں میں سب سے اعلیٰ ترین صلاۃ قبرِ محمّد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیج۔

فضائل

امام الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فرمانِ رسُول عالی مقام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہے کہ اِس درود سے میری رُویت نصیب ہوگی۔ یہ درود میری

شفاعت کا باعث، حوض سے سیرابی کی وجہ ہے اور پڑھنے والے کے جسم کو دوزخ پر حرام کرنے والا ہے۔

الصلاۃ الخامسہ

⑤ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَفِی الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ

(الحزب الاعظم صفحہ ۳۰۳)

صلاۃ نمبر ۵

ترجمہ:— اے پروردگار! محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر زمانۂ اول و آخر اور عالم ملکوت میں، روزِ محشر تک رحمت نازل فرما۔

فضائل

امام شیخ عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اس طرح سلام کیا "السلام علیکم یا اھل العزّ الشامخ والکرم الباذخ" سرکار دو عالم نے اس کو اپنے اور ابوبکرؓ کے بیچ بٹھالیا۔ حاضرانِ مجلس اس حصولِ قربت پر متعجب ہوئے۔ سیدِ موجودات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیلؑ نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ ایک ایسا درود پڑھتا ہے جو آج سے قبل کسی نے نہیں پڑھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ "یا رسول اللہ! اس درود کی کیا کیفیت ہے؟" تو حضرت شاہ کونین صلی اللہ علیہ

وآلہٖ وسلّم نے مندرجہ بالا درود شریف بیان فرمایا۔ مکمل واقعہ گزشتہ کسی صفحہ پر ذکر ہو چکا ہے۔

الصلاۃ السادسۃ

(۶) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضًا وَلِحَقِّہٖ اَدَاءً وَّاَعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْمَقَامَ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ ۔ (الحزب الاعظم صفحہ ۳۰۴)

صلاۃ نمبر ۶

ترجمہ:۔ اے باری تعالیٰ! محمدﷺ اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایسی خاص صلاۃ بھیجئے جو آپ کی خوشنودی و رضامندی کے مطابق ہو اور ان کے حق کو پورا پورا ادا کرنے والا ہو، اور اُن کو مقام وسیلہ اور وہ مقامِ محمود عطا ہو جن کا وعدہ آپ اُن سے کر چکے ہیں۔

فضائل

امام عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی ہے کہ جس نے اس درود کی کثرت کی اس کی شفاعت کرنا مجھ پر لازم ہو گیا۔

الصلاۃ السابعہ

۷ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

(القول البدیع صفہ ۹۵)

صلاۃ نمبر ۷

ترجمہ:— اے ربّ العالمین! اپنے عبد و رسول محمّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجیے اور تمام مومنین و مومنات مُسلمین و مسلمات پر بھی درود و رحمت نازل فرما۔

فضائل

امام عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسُول اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم فرماتے تھے کہ جس مُسلمان کے پاس صدقہ و خیرات کے لیے کچھ نہ ہو تو وہ اپنی دُعاؤں میں اس دُرود کو پڑھے۔ یہ اس کے لیے بیشمار ثواب کا، اور پاکیزگیٔ اعمال کا سببُ بنے گا۔ اور اس کا آخری ٹھکانہ بہشتِ بریں ہوگا۔

الصلاۃ الثامنہ

۸ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ

صلاۃ نمبر ۸

ترجمہ:— محمّد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم پر

اے اللہ اپنی خاص رحمت کا نزول فرما۔

فضائل

امام عبدالوہاب الشعرانیؒ فرماتے ہیں کہ جو اس درود شریف کا ورد کرتا ہے گویا وہ اپنے نفس پر ستر ہزار رحمت الٰہی کے دروازے کھلوالیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُسے لوگوں کی محبّت کا مرکز اور منظورِ نظر بزرگان بنا دیتا ہے اس درود خواں کے ساتھ وہ بُغض رکھے گا جس کے قلب میں منافقت پوشیدہ ہو۔

حافظ سخاویؒ حضرت فقیہہ ابی اللیث سمرقندیؒ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت خضر و الیاس علیہما السلام کی ملاقات سے مُشرّف ہوئے۔ ان دونوں نبیوں نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں ایک نبی تھا جس کا نام "اسمویل" تھا۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہمیشہ کافروں پر غالب رکھتا تھا۔ ایک دن وہ کافروں کی تلاش میں نکلا۔ دشمن اُسے آتے دیکھ کر کہنے لگے کہ "وہ ساحر ہماری فوجوں کو اپنی جادوگری سے تباہ کرنے نکل پڑا ہے۔ چلو ہم سب ساحلِ سمندر میں گھاٹ بنا کر اس کی تاک میں لگے رہیں۔ جب وہ ہمیں ڈھونڈتے ہوئے وہاں پہنچے گا تو ہم سب مل کر یکایک اس پر حملہ کر کے موت کے گھاٹ اُتار دیں گے" اس منصوبہ کے ماتحت تمام کافر ساحلِ سمندر میں چھپے رہے جب اسمویلؑ اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں پہنچے یک بیک بے خبری میں کافروں نے حملہ کر دیا اسمویلؑ کے ساتھیوں نے کہا کہ اب ہم کیا کریں؟ ہم تو نرغے میں آگئے ہیں! اسمویلؑ نے حکم دیا کہ حملہ کرو اور نعرہ "صلی اللہ علی محمد" لگاتے جاؤ۔ پس صلاۃ رسولﷺ پڑھتے ہوئے کافروں پر ٹوٹ پڑے اور سب دشمنانِ خدا سمندر میں غرق ہو گئے۔

مزید فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ملکِ شام سے ایک شخص نے خدمت رسول ﷺ میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ "یارسول اللہ ﷺ میرا والد ماجد پیر فرتوت ہے، چلنے پھرنے سے عاجز ہے لیکن وہ آپ کے دیدار کا مشتاق ہے" سرورِ کونین علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ "ان کو میرے پاس لے آؤ" شامی نے کہا "وہ نابینا ہے کچھ دیکھ نہیں پاتا" سید السادات، صاحبِ معجزات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے والد سے کہدو کہ متواتر سات رات یہی مذکورۂ بالا درود شریف کی کثرت کرے"۔ جب اُس پیرِ نابینا نے حکمِ رسول بجالایا بقدرتِ الٰہی وبمعجزۂ نبوی حضرت سرکار دو عالم ﷺ کو خواب میں دیکھ لیا۔

الصَّلاةُ التَّاسِعَة

(۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ِالَّذِىْ مَلَأْتَ قَلْبَهٗ مِنْ جَلَالِكَ وَعَيْنَهٗ مِنْ جَمَالِكَ وَأُذُنَهٗ مِنْ لَذِيْذِ خِطَابِكَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

صلاۃ نمبر ۹

ترجمہ: اے اللہ پاک! رحمتِ کاملہ بھیج، ہمارے سرور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کے قلب کو آپ نے اپنے جلال سے بھر دیا ہے، جن کی آنکھوں کو آپ نے جمال سے پُر کر دیا ہے اور جن کے کانوں کو اپنے مزے دار،

دِل پر زیرِ خطاب اور کلام سے معمور فرمایا ہے۔ اور ان کے آل و اصحاب پر رحمت و سلامتی مرحمت فرما۔

فضائل

علامہ دمیریؒ کی تصنیف "شرح المنہاج" میں ہے کہ شیخ ابی عبداللہ بن نعمانؒ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ایک مرتبہ خواب میں دیکھا۔ تو شیخ مذکور نے آخری دفعہ کی زیارت میں حضرتِ حبیب و حاشر محمدؐ علیہ الصلاۃ والسلام سے دریافت کیا کہ "یا رسول اللہ! افضل دُرود کونسا ہے" حضرت سرکار دو عالمؐ نے فرمایا کہ بولو "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ مَلَأْتَ قَلْبَہٗ مِنْ جَلَالِکَ الخ"

علاوہ ازیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ سے اپنے لیے ایک خاص درود شریف کی تعلیم کی درخواست کی تو یہ درود صدیق اکبرؓ کو عطا کیا گیا۔ لہٰذا اس کو "صلاۃ صدیق" بھی کہا جاتا ہے۔

اَلصَّلَاۃُ الْعَاشِرَۃ

(الصَّلاۃ المنجیّۃ)

(۱۰) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ

وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِى الْحَيَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

صلاۃ نمبر ۱۰

ترجمہ: — اے اللہ پاک! ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسی خاص صلاۃ بھیجئے جس صلاۃ کی بدولت ہمیں تمام خطرات اور آفات سے بالکلیہ نجات ملے، جس صلاۃ کی بدولت ہماری تمام حاجتیں پوری ہوجائیں، اور جس کے سبب ہماری تمام خطائیں درگزر ہوکر ہم پاک وطاہر بن جائیں، اور اس صلاۃ کے ذریعہ آپ کے نزدیک اعلیٰ درجے نصیب ہوں اور اس صلاۃ کی بدولت ہماری زندگی اور موت کے بعد تمام نیکیوں کی انتہائی منزلوں تک ہمیں پہنچادیں اے ارحم الراحمین جس رحمت کا کنارہ نہیں۔

فضائل

شیخ حسن بن علی الاسوانی رحمۃ اللہ علیہ نے "شرح الدلائل" سے نقل فرمایا ہے کہ جو شخص اس درود مبارک کو کسی مشکل و مصیبت میں ایک ہزار بار پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کی مشکل اور مصیبت کو دفع و رفع کردے گا اور حصول مقاصد میں کامیابی ہوگی۔

حضرت شیخ صالح موسیٰ ضریر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں جہاز پر بحرِ بکیراں کا

مسافر تھا کہ اچانک ہم کو طوفانی ہوانے گھیر لیا اور ڈوبنے سے نجات کی اُمید بہت کم تھی۔ جہاز کے لوگ سب کے سب رونے اور چلّانے لگے۔ میری آنکھ لگ گئی اور مَیں سو گیا نیند میں رسول دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا۔ مجھ سے فرمانے لگے کہ سب سواروں سے بول دے کہ مجھ پر یہ درود شریف "صلاۃ منجیۃ" ایک ہزار دفعہ پڑھے۔ میں جاگ پڑا اور اہل سفینہ کو اس بات کی خبر کر دی پس ہم سبھوں نے اس درود منجیہ کو پڑھنا شروع کر دیا ابھی تین سو بار بھی پورا ہونے نہ پایا کہ ہَوا بند ہوگئی اور آسمان کھُل گیا۔

حضرت شیخ اکبرؒ فرماتے ہیں کہ یہ درود عرش الٰہی کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے جو اس کو ہزار بار پڑھ کر، رات کے درمیانی حصّہ میں، جو بھی حاجت۔ چاہے دُنیوی ہو یا اُخروی، اللہ پاک سے مانگے اللہ پورا فرماتے ہیں۔ یہ درود کوندتی ہوئی بجلی سے زیادہ اجابت وقبولیت میں تیز رفتار ہے۔ یہ درود اکسیرِ اعظم وتریاق مجرّب ہے۔ لہٰذا اس درود کو نا سمجھداروں سے مخفی رکھنا ضروری ہے۔

اَلصَّلاۃُ الحَادِیْ العَشْرَۃ

(صلاۃ نور القیامۃ)

(۱۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِكَ وَمَعْدَنِ اَسْرَارِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَعُرُوْسِ مَمْلَكَتِكَ وَاِمَامِ حَضْرَتِكَ وَطِرَازِ مُلْكِكَ وَخَزَائِنِ رَحْمَتِكَ

وَطَرِيْقِ شَرِيْعَتِكَ الْمُتَلَذِّذِ بِتَوْحِيْدِكَ اِنْسَانِ فَخْرِ الْوُجُوْدِ وَالسَّبَبِ لِكُلِّ مَوْجُوْدٍ صَلَاةً تَدُوْمُ بِدَوَامِكَ وَتَبْقٰى بِبَقَائِكَ لَا مُنْتَهٰى لَهَا دُوْنَ عِلْمِكَ صَلَاةً تُرْضِيْكَ وَتُرْضِيْهِ وَتَرْضٰى بِهَا عَنَّا يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ

صلاۃ نمبر ۱۱

ترجمہ:— اے اللہ پاک! اپنی رحمتِ کاملہ ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر برسا جو تیرے انوار کا سمندر ہیں اور تیرے بھیدوں کا خزینہ ہیں اور تیرے وجود کی دلیل کی زبان ہیں اور تیری خدائی کا دولہا ہیں، اور تیرے روبرو ہر وقت حاضر رہنے والے ہیں اور تیری بادشاہی کی زینت ہے اور تیری رحمتوں کے خزینے ہیں اور تیری شریعت کا راستہ ہیں جو تیری وحدانیت کی لذت سب سے زیادہ پائے ہوئے ہیں۔ اور جو آپ کی خدائی میں قابلِ فخر ہیں۔ اور تمام موجودات کا باعث ہیں، ان پر رحمتِ کاملہ برسا جو تیرے دوام و بے انتہائی کے ساتھ جاری رہے۔ اور ہماری بقا کے ساتھ باقی رہے جس کی انتہا کو تیرے علم کے سوا کوئی نہ جانے ایسی صلاۃ بھیج جس سے تو راضی رہے، وہ خوش ہوں اور ہمارے بھی کام بن جائیں۔

فضائل

حضرت شیخ احمد الصاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس درود شریف کو

قدرتی خط کے ساتھ میں نے ایک پتھر پر لکھا ہوا پایا ہے۔ یہ صلاۃ نور القیامت ہے کیونکہ اس درود کے ورد سے روزِ محشر ایک عظیم نور حاصل ہوگا اور بعض اکابر اولیاء کا قول ہے کہ یہ درود شریف چودہ ۱۴ ہزار درودوں کا ثواب رکھتا ہے۔

الصلاۃ الثانیۃ عشرۃ

(۱۲) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ

(القول البدیع صفحہ ۱۲۹)

صلاۃ نمبر ۱۲

ترجمہ:۔ اے اللہ جلّ شانہ! ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتِ کاملہ نازل فرمائیے جب تک ان کو یاد کرنے والے یاد کرتے رہیں اور جب تک ان کی یاد سے غفلت برتنے والے غفلت برتتے جائیں۔

فضائل

یہ حضرت سیدنا امام شافعی رضی اللہ عنہ کا خاص درود ہے۔

حضرت عبداللہ بن الحکم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام شافعیؓ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ "اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیسا سلوک فرمایا ہے؟" تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ "مجھ پر بہت رحم فرمایا اور مجھے معاف کر دیا دولہا کے لیے جس طرح کا کمرہ سجایا جاتا ہے میرے لیے جنت میں سجایا گیا

ہے اور مجھ پر قسم قسم کے پھولوں کو نچھاور کیا گیا ہے جس طرح دولہا و دلہن پر نثار کیا جاتا ہے"۔ میں نے پھر پوچھا کہ "اس عالی مرتبت پر آپ کیسے پہنچے؟" تو ایک غیبی آواز نے جواب دیا کہ "اس کی 'کتاب الرسالۃ' میں درود مذکور رقم کرنے کی وجہ سے ہے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "احیاء علوم الدین" میں مسطور ہے کہ ابی الحسن الشافعیؒ نے حضرت امام سیدنا ادریس الشافعیؒ کو دیکھا۔ ان کے مقام عالی کو دیکھ کر خوش ہوا۔ کچھ عرصہ کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا تو بولنے لگے کہ یا رسول اللہ! امام شافعیؒ نے آپ پر یہ درود پڑھ کر کیا انعام حاصل کیا ہے؟ تو حضرت سید السادات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "مجھ سے وہ یہ انعام پایا ہے کہ حساب وکتاب کے لیے ٹھہرنے سے بچ گیا"۔

الصلاۃ الثالثہ عشرہ

(۱۳) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ِالسَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُہٗ وَالرَّحْمَۃِ لِلْعَالَمِیْنَ ظُھُوْرُہٗ عَدَدَ مَنْ مَضٰی مِنْ خَلْقِكَ وَمَنْ بَقِیَ وَمَنْ سَعِدَ مِنْھُمْ وَمَنْ شَقِیَ صَلَاۃً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَّ وَتُحِیْطُ بِالْحَدِّ صَلَاۃً لَّا غَایَۃَ لَھَا وَلَآ اِنْتِھَاءَ وَلَا انْقِضَاءَ صَلَاۃً دَائِمَۃً

بِدَوَامِكَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا

(القول البدیع ص ۳۸)

صلاۃ نمبر ۱۳

ترجمہ:۔ اے اللہ! صلاۃ بھیجئے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تیری مخلوق کے لیے نورِ سابق ہیں۔ یعنی پہلا نور ہیں، اور جن کا ظہور دونوں جہاں کے لیے رحمت ہی رحمت ہے آپ کی طرف سے اتنی تعداد میں صلاۃ ہو جتنی آپ کی مخلوق دنیا سے گزر چکی ہے اور جتنے باحیات اور حیات میں آنے کے لیے باقی ہے اتنی تعداد کی درود ہوں جتنی مخلوق آپ کی نیک ہیں اور جتنی بد ہیں اتنی صلاۃ ان پر ہو۔ جو شمار کو غائب کردے اور جو حد کو گھیر لے ایسی صلاۃ جس کی انتہا و غایت نہ ہو بلکہ صلاۃ دائمہ ہوں تیری دوامیت کی اسی طرح ان کے آل و اصحاب پر ہو۔ خوب سلامتی کے ساتھ۔

فضائل

"شرح الدلائل" میں ذکر کیا ہے کہ یہ وہ درود شریف ہے جس کے ساتھ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز اپنے اوراد اور حزب کو ختم کرتے تھے۔ یہ درود شریف ثواب میں دس ہزار درودوں کے برابر ہے۔

حضرت امام محی الدینؒ جو جنید الیمن سے معروف ہیں فرماتے ہیں کہ جو اس درود شریف کو صبح و شام دس۱۰ دس۱۰ بار پڑھے۔ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا حقدار ہوگا۔ اور اس پر رحمتِ الٰہی کی بارش ہوگی اور حفظِ الٰہی کے سایہ تلے رہے گا۔

الصلاۃ الرابعۃ عشرۃ

(۱۴) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَسِرِّ الْاَسْرَارِ وَتِرْیَاقِ الْاَغْیَارِ وَمِفْتَاحِ بَابِ الْیَسَارِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الْمُخْتَارِ وَاٰلِہِ الْاَطْھَارِ وَاَصْحَابِہِ الْاَخْیَارِ عَدَدَ نِعَمِ اللّٰہِ وَاِفْضَالِہٖ

صلاۃ نمبر ۱۴

ترجمہ:— اے اللہ درود بھیج نوروں کے نور پر، بھیدوں کے بھید پر، غیروں کے پہچاننے کے تریاق پر، آسانی اور جنت کے دروازے کی کنجی پر، جو کہ ہمارے آقا محمد ہیں جو آپ کے پسندیدہ ہیں اور ان کی پاک اولاد پر، اور برگزیدہ صحابیوں پر، اتنی تعداد میں جو آپ کی نعمتوں اور بخششوں کی ہیں۔

فضائل

یہ درود شریف حضرت قطب الاقطاب سیدی احمد البدوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے. وہ اس درود شریف کا اکثار فرماتے تھے۔ حضرت شیخ احمد دحلان فرماتے ہیں کہ عارفین کی ایک جماعت نے اس درود شریف کو قضائے حاجات، کشف کرامات، دفع معضلات اور حصولِ انوار و اسرار میں مجرّب پایا ہے۔ بلکہ ہر جائز مقصد کے لیے تریاق اکبر ہے اس کے ورد کی عدد ہر روز ایک سو دفعہ ہے

الصلاة الخامسة عشرة

۱۵ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ مَا عَلِمْتَ وَزِنَةَ مَا عَلِمْتَ وَمِلْءَ مَا عَلِمْتَ۔

صلاۃ نمبر ۱۵

ترجمہ:— اے مولائے کل! دُرُود بھیجئے محمّد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو نبی اصل موجودات ہیں اور ان کے آل واصحاب پر صلاۃ کے علاوہ سلامتی بھی عطا کیجئے اتنی صلاۃ جتنی عدد آپ کے علم میں ہے اور اِس قدر وزنی و بھاری صلاۃ جو آپ کے عِلم میں ہے اور اس قدر زیادتی کے ساتھ ہو جیسا کہ آپ کا عِلم بیکراں ہے۔

فضائل

یہ صلاۃ سیّدی شمسُ الدّین مُحمّد الحنفی رضی اللہ عنہ کے اوراد میں سے ہے جو اسرار وعجائب سے اِس قدر معمور ہے کہ حدِ شمار سے باہر ہے۔ اِمام عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اِس دُرود کی تعریف میں بات کو طول دینا ہمیں پسند نہیں لہٰذا عقلمند کے لیے اشارہ کافی ہے۔

حضرت سید شریف نعمانی رضی اللہ عنہ نے رسُول اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کو ایک بڑے خیمہ کے اندر اولیاء کے جمگھٹ میں خلقِ کثیر کے ساتھ خواب میں دیکھا

اچانک آواز آئی کہ یہاں محمد حنفی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلا کر پاس بٹھایا پھر ابو بکرؓ اور عمر رضی اللہ عنہم کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ یہ شخص میرا پیارا ہے مگر اس کی سخت اور بے تکی پگڑی پسند نہیں۔ حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اجازت حاصل کر لی کہ اس کو عمامہ لپیٹ دے۔ ابو بکر صدیقؓ نے اپنی پگڑی اتار کر سید محمد حنفی کے سر پر لپیٹ دی۔ اور بایاں طرف شملہ چھوڑ دیا۔ حضرت سرور دو عالمؐ نے فرمایا کہ اس مرتبت کی نشانی وہ درود ہے جو وہ مجھ پر بھیجا کرتا ہے۔ وہ درود مندرجہ بالا درود شریف ہے۔

الصَّلٰوۃُ السَّادِسَۃ عشرۃ

(صلاۃ مصباح الظلام)

(۱۶) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ِالَّذِیْ ھُوَ اَبْھٰی مِنَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ حَسَنَاتِ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ نَبَاتِ الْاَرْضِ وَاَوْرَاقِ الشَّجَرِ ؕ

صلاۃ نمبر ۱۶

ترجمہ: — اے اللہ صلاۃ و سلام بھیجیے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر

جو سُورج اور چاند سے زیادہ روشن ہیں۔ اور صلاۃ وسلام بھیجئے ہمارے آقائے کونین پر ابو بکرؓ اور عمرؓ کی نیکیوں کی تعداد میں۔ اور صلاۃ وسلام بھیجئے ہمارے آقائے نبیِ مکرمؐ پر، زمین کی نباتات اور درختوں کے پتّوں کی تعداد میں۔

فضائل

حضرت شیخ علی نورُالدین الشونی رحمۃ اللہ علیہ کا مُرتّب کردہ درُود شریف ہے جس کو اَسّی برس تک جامع ازہر میں رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے دُرودوں کی مجلسوں میں پڑھتے رہے۔ اُن کی حیات میں اور اُن کی وفات کے بعد اطراف مصر، یمن، بیت المقدس، شام، مکۃ المکرمۃ اور مدینۃ المنورہ میں اس دُرود شریف کی شہرت پھیل گئی، اور صلاۃ "مِصبَاح الظلام" کے نام سے مشہور ومعرُوف ہوگیا۔

حضرت شیخ امام عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مصر کے ایک شارع عام پر کسی کو صدا دیتے ہوئے میں نے سُنا جبکہ میں سو رہا تھا کہ محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام شیخ نورالدین شونیؒ کے پاس تشریف فرما ہیں جو رسُولؐ کو دیکھنا چاہے وہ شیخ نورُالدین شونیؒ کے مدرسہ سیوفیہ میں جائے میں خواب میں دوڑتے ہوئے مدرسہ پہنچا۔ دروازے پر حضرت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہٗ کو پایا۔ میں نے اُن کو سلام کیا اور اندر چلا گیا دُوسرے دروازہ پر حضرت مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ نظر آئے۔ ان کو بھی سلام کرتے ہوئے اندر کی طرف میں بڑھ گیا پھر تیسرے دروازے پر ایک شخص کو دیکھا جس کو میں پہچان نہ سکا۔ جب حضرت شیخ نورُالدین الشونیؒ کے حجرہ شریف کے دروازہ پر پہنچا تو میں نے شیخ شونیؒ کو تشریف فرما دیکھا۔ لیکن رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں دیکھا تو بندہ شیخ شونی ؒ کے سامنے مبہوت کھڑا رہ گیا اور اُن کے چہرہ کو غور سے دیکھتا رہا اتنے میں حضرت سرکار دو عالم علیہ الصلاۃ والسلام کے رُخسارِ مُبارک اور پورے جسمِ اقدس کو، صاف وشفّاف پانی کی سطح میں جس طرح صورت چمکتی ہے، مَیں نے دیکھ لیا۔ میں نے رسُول اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کو سَلام کیا۔ رسول پاک ﷺ نے مجھے مرحبا فرمایا اور اپنے طریقے کی کچھ باتیں بطور وصیّت ونصیحت مجھ سے کیں۔ اِتنے میں میری آنکھ کھُل گئی۔ جھٹ حاضر ہو کر حضرت شیخ نور الدّین شونی کی خدمت میں یہ واقعہ جو مجھ پر گزرا شروع سے لیکر آخر تک مَیں نے سُنا دیا پس حضرت شیخ شونی ؒ نے فرمایا "قسم خُدا کی آج جیسی خوشی ومسرّت مجھے زندگی بھر نصیب نہیں ہوئی بعدہٗ زار زار رونے لگے اور اس قدر آنسو بہائے کہ اُن کی داڑھی مُبارک سے قطرہ قطرہ ٹپکنے لگا۔

مزید فرماتے ہیں کہ مَیں نے حضرت شونی ؒ کو بعدِ وفات خواب میں دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ "حضرت آپ کا کیا حال ہے؟" فرمانے لگے کہ "میرے پیارے! مجھے اللہ جلّ شانہٗ نے عالمِ برزخ کا دربان بنا رکھا ہے۔ اِس عالمِ برزخ میں کوئی عمل "یعنی ثواب وثمرۂ عمل" داخل نہیں ہوتا مگر سب سے پہلے میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

علامہ شیخ عبد المعطی السملاوی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ سردارِ کائنات محمّد علیہ الصلاۃ والسّلام نے جبرئیل علیہ السّلام سے پوچھا کہ "اے جبرئیل! عمر رضی اللہ عنہ کی نیکیوں کے بارے میں کچھ مجھے خبر دو۔ حضرت جبرئیل علیہ السّلام نے فرمایا کہ اگر تمام سمندر روشنائی بن جائیں اور تمام درخت قلم کی صورت حاصل کرلیں اور ان تمام قلموں اور روشنائیوں سے عمر رضی اللہ عنہ کی نیکیوں کو رقم کیا جائے پھر بھی فرشتے

وصفِ عمر رضی اللہ عنہ کے بیان و تحریر سے عاجز رہیں گے۔ پھر حضرتِ باعثِ موجودات سیّد السّادات علیہ الصلوات والتسلیمات نے فرمایا کہ اے جبرئیل! ابوبکرؓ کے حسنات کی کچھ تعریف کرو۔ جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ایک نیکی عمرؓ کے کُل حسنات کا مجموعہ ہے۔

امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسُولِ اقدس صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ مجھے حمزہ رضی اللہ عنہ اور جعفر رضی اللہ عنہٗ کو اللہ تعالیٰ نے آج رات اس حالت میں دکھایا ہے کہ اُن کے سامنے خرمے کا طبق، جوہروں کے مانند چمکدار، حاضر ہیں اور دونوں مزے سے کھا رہے ہیں۔ میں نے اِن دونوں سے پُوچھا کہ تم نے افضلُ الاعمال واقوال کونسی شئے کو پایا؟ تو دونوں نے جواب دیا کہ "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کو افضل پایا۔ آنحضرت علیہ الصّلاۃ والسّلام نے پھر دریافت فرمایا کہ اس کے بعد کونسی چیز کو افضل پایا؟ تو جواب دیا کہ "آپ پر صلاۃ کو یارسول اللہ" حضرت خاتم النبوّت نے پھر پُوچھا کہ "اس کے بعد کونسی چیز کا درجہ ہے؟" تو دونوں نے جواب دیا کہ "ابُوبکر اور عُمر رضی اللہ عنہم کی مُحبّت ہے یارسول اللہ ﷺ"۔

چونکہ رسُولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے زبانِ وحی سے فرمایا ہے کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ دُنیا میں میرے وزیر ہیں، اور روزِ قیامت میرے دائیں ابُوبکرؓ اور بائیں عُمر رضی اللہ عنہ ساتھ ساتھ چلیں گے۔ تو جس طرح اللہ پاک کے دربار کا وسیلہ اور واسطہ ہمارے لیے محمد مصطفٰے علیہ الصلوات والتسلیمات ہیں اسی طرح بارگاہِ نبوی صلّی اللہ علیہ وسلّم کا وسیلہ اور واسطہ ہمارے لیے ابُوبکر اور عُمر رضی اللہ عنہم کی ذات ہیں۔ چونکہ اس دُرود شریف میں مدحِ نبی ﷺ کے ہمراہ ذکرِ وزیرانِ فخرُ المرسلین ﷺ بھی ہے لہٰذا یہ دُرود شریف مقامِ حدِّ ادب

نا حاصل کرکے۔ در قبولیت تک پہنچنے کا زیادہ حقدار کہا گیا ہے۔

الصلاۃ السابعۃ عشرۃ

صلاۃ النور الذاتی

(۱۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النُّوْرِ الذَّاتِيِّ وَالسَّارِيْ فِيْ سَائِرِ الْاَسْمَآءِ وَالصِّفَاتِ

صلاۃ نمبر ۱۷

ترجمہ:۔۔۔ اے باری تعالیٰ صلاۃ وسلام اور برکتیں بھیجئے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو ذاتی نور ہیں اور تمام ناموں اور صفتوں میں سرایت کرنے والا بھید ہیں۔

فضائل

حضرت احمد الصاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ درود "نورِ ذاتی" حضرت ابی الحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کا ترتیب دادہ ہے اور ایک لاکھ درودوں کا ہم پلہ ہے۔ یہ درود شریف مشکل کشائی میں مجرب ہے۔ دافع رنج وبلا ہے سامان

تسکینِ قلب و غذائے رُوحانی ہے

الصَّلاۃُ الثَّامِنَۃَ عَشَرَۃ

صلاۃ الفاتح

(۱۸) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ

الْفَاتِحِ لِمَا اُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ وَالنَّاصِرِ الْحَقِّ

بِالْحَقِّ وَالْهَادِیْ اِلٰی صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِیْمِ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ حَقَّ قَدْرِہٖ وَ

مِقْدَارِہِ الْعَظِیْمِ

صلاۃ نمبر ۱۸

ترجمہ: — یاالٰہی صلاۃ وسلام اور برکتیں بھیجئے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ پر آپ ہی ہر مشکل کو حل کرنے والے ہیں اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جو گزرے ہُوئے تمام انبیاء کے آخر میں آنے والے ہیں یعنی خاتم النبیین ہیں اور جو حق کی حق کے ساتھ مدد فرمانے والے ہیں اور جو تمہارے سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرنے والے ہیں۔ درود نازل ہو اُن پر اور اُن کے آل واصحاب پر اُس کی قدر و منزلت کے مطابق اور اُن کی بزرگی و قدر تو بہت ہی عظیم ہے۔

فضائل

یہ صلاۃ فاتح، شیخ محمد شمس الدین ابن ابی الحسن البکری رضی اللہ عنہ کا ہے جو مصر کے ولی کبیر اور عالم شہیر تھے۔ جو حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نسلِ پاک سے میراثِ مقامِ صدیقیت پر فائز المرام تھے۔ اس درود کا نام "صلاۃِ فاتح" ہے۔

اس صلاۃ کی مداومت کرنے والا، مہالک دُنیا و اَہوال روزِ حشر سے امن میں رہے گا۔ یہ درود شریف کُل گناہوں کا کفارہ اور تمام آفات و بلیّات کا محفوظ قلعہ ہے۔ اور یہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان پاک سے املا فرمایا ہوا درود ہے۔

جو شخص جمعرات یا جمعہ یا پیر کی رات، چار رکعات نفل نماز، پہلی رکعت میں سورۂ قدر، دوسری میں سورۂ زلزال، تیسری میں سورۂ کافروں اور چوتھی رکعت میں معوذتین یعنی سورۂ فلق و سورۂ ناس پڑھ کر فارغ ہونے کے بعد درود فاتح کا ہزار بار ورد کرے گا۔ وہ نبی رحمتِ لقب، تسکینِ جان و قلب علیہ الصلوات والتسلیمات کا دیدار پائے گا۔ وِرد کے وقت چاہو تو خوشبو دار عُود سے کمرہ کو معطّر کر لو' اور تجربہ کر کے آزما لو۔

"کوکب الدرّی" میں صاحبِ "عمدۃ التحقیق" نے رقم فرمایا ہے کہ حضرت شمس الدین محمد البکری رحمۃ اللہ علیہ ایک سال حج کو تشریف لے گئے۔ روضۂ پاک کی زیارت کے بعد جب قبر شریف اور منبر مُقدّس کے درمیان بیٹھے تو حضرت جناب مصطفیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے اُن کے ہونٹوں کی طرف اِشارہ کر کے خطاب فرمایا کہ

"تمہارے اور تمہاری اولاد میں اللہ پاک برکت عطا فرمائے"۔

الصَّلاۃُ التَّاسِعۃ عشرۃ

صلاۃ اُولی العزم

(۱۹) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰدَمَ وَنُوْحٍ وَّاِبْرَاھِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰی وَمَا بَیْنَھُمْ مِّنَ النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ صَلَوٰتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ

صلاۃ نمبر ۱۹

ترجمہ:— اے اللہ! صلاۃ وسلام وبرکتیں نازل کیجئے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور حضرت آدمؑ ونوحؑ وابراہیمؑ وموسیٰؑ وعیسیٰ علیہم السلام اور اُنکے درمیان جتنے انبیاء ومرسلین گزرے ہیں اُن سب پر صلاۃ ہو اور سلامتی جاری رہے سب کے سب پر۔

فضائل

اس صلاۃ کی تعریف مالا یطیق ہے۔ اس کا نام "صلاۃ اُولی العزم" ہے حضرت ابی عبداللہ محمد بن سلیمان الجزولی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو اس کا وِرد صرف تین بار کرتا ہے وہ "دلائل الخیرات" اوّل سے آخر تک پڑھنے کا ثواب حاصل کر لیتا ہے ٥

ھزار بار بشویم دہن زمشک گلاب
ہنوز نامِ تو گفتن کمالِ بے ادبی است

اے مہربانِ انس وجاں، اے محبوبِ ربّ دوجہاں! اگر میں اس غلاظت آمیز مُنھ کو ہزار بار مشک اور گلاب سے دھو بھی ڈالوں پھر بھی آپ کا نام لینا حد درجہ بے ادبی کی بات ہوگی۔

الصلاۃ العشرون

(صلاۃ السعادۃ)

(۲۰) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

صلاۃ نمبر ۲۰

ترجمہ: — اے خالقِ دوجہاں! صلاۃ بھیجیے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتنی تعداد میں جو آپ کے پاک علم میں ہے ہمیشہ ایسی درود جو آپ کی حکومتِ دائمی کے ساتھ ہمیشہ جاری وقائم رہے۔

فضائل

سیّدی احمد الصّاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ھیں کہ یہ درود پاک چھ لاکھ درودوں کا ہم پلّہ ہے چونکہ یہ صلاۃ دین و دنیا کی سعادتوں کی کنجی ہے اس لیے "صلاۃ السعادۃ" نام رکھدیا گیا ہے۔

جو اس صلاۃ مبارکہ کو ہر جمعہ کو ہزار بار پڑھے گا۔ دنیا کے خوش قسمتوں میں سے ہوگا اور آخرت میں اس کا نام سعیدوں اور برگزیدہ ہستیوں کی فہرست میں مرقوم ہوگا۔

الصّلاۃ الحادیۃ والعشرون

(صلاۃ الرّؤف الرّحیم)

(۲۱) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الرَّؤُفِ الرَّحِيْمِ ذِى الْخُلُقِ الْعَظِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ فِىْ كُلِّ لَحْظَةٍ عَدَدَ كُلِّ حَادِثٍ وَّقَدِيْمٍ

صلاۃ نمبر ۲۱

ترجمہ:۔۔۔ اے اللہ صلاۃ وسلام اور برکتیں آپ کی طرف سے جاری رہیں ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کو آپ نے رؤف و رحیم اور عظیم اخلاق کے خوش لقبوں کے ساتھ نوازا ہے۔ ان کی وساطت سے آپ کی صلاۃ ان کے آل و اصحاب اور ازواج پر ہر ہر لمحہ نازل ہوں، تمام حادث و قدیم مخلوق کی تعداد کے برابر۔

فضائل

اس صلاۃ شریفہ کا نام "صلاۃ الرؤف الرحیم" ہے۔ سید شیخ احمد الصاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی فضیلتوں کا شمار وانحصار طاقت بشری سے باہر

ہے۔ افضل و اشرف ہی کہہ دینے پر اکتفا کرتے ہیں اور کثرتِ ورد کی رغبت دلاتے ہیں۔

الصلاۃ الثانیۃ والعشرون

(صلاۃ الکمالیۃ)

(۲۲) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِہٖ مِثْلَ کَمَالِ اللّٰہِ وَکَمَا یَلِیْقُ بِکَمَالِہٖ

صلاۃ نمبر

ترجمہ:— اے اللہ صلاۃ وسلام اور برکتیں نازل ہوں ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اُن کی آل پر اس قدر جس قدر جیسا کہ آپ کا کمال ہے اور اس قدر جس قدر کہ آپ کے بے پناہ کمال کے لائق ہو۔

فضائل

اس درود شریف کو ''صلاۃ کمالیہ'' کہا جاتا ہے۔

حضرت شیخ احمد الصاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ صلاۃ طریقت والوں کے مشہور درودوں میں سے ہے اور جس کو ہر نماز کے بعد دس دفعہ پڑھا جاتا ہے اور جس کا ثواب بے نہایت ہے۔

شیخ محمد ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ اپنے شیخ ابوالمواہب ابن الشیخ عبدالباقی حنبلی بن علامہ احمد المقری مالکی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل فرماتے ہیں کہ یہ صلاۃ کمالیہ چودہ[۱۴] ہزار

درودوں کے ثواب کا ہم وزن و ہم پلّہ ہے۔

الصلاۃ الثالثۃ والعشرون

(صلاۃ عالی القدر)

(۲۳) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَلِیِّ الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

صلاۃ نمبر ۲۳

اے اللہ! صلاۃ وسلام وبرکتیں نازل فرما ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو نبی اُمی ہیں۔ جن پر کل کائنات کا مدار ہے اور بلند مرتبت والے تیرے محبوب ہیں اور جن کی برگزیدگی عظیم و بیمثال ہے اور اُن کے آل و اصحاب پر صلاۃ وسلامتی مرحمت فرما۔

فضائل

شیخ صاوی رحمۃ اللہ علیہ نے "صلوات الدردیر" کی شرح میں، اور علامہ محمد الامیر التصغیر رحمۃ اللہ علیہ امام سیوطیؒ سے نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص ہر جمعہ کی رات "صلاۃ عالی القدر" کی مداومت کرے گا خواہ ایک بار ہی کیوں نہ ہو۔ اس کو قبر میں رکھتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بذاتِ خود شرکت فرمائیں گے اور بوقتِ وفات اس کی رُوح پر رُوحِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ فگن ہوگی۔ اور یہ

دعا و استغفار کے لیے جامع و مانع صلاۃ ہے۔

روایت ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ بذاتِ خود اس درود شریف کا ورد کیا کرتے تھے۔ سیّد احمد دحلان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یوں تو ہر صلاۃ مومنین کے لیے نفع بخش ہے اور صلوات الرسول تنویر قلوب کے لیے زیادہ موثر عمل ہے مگر خصوصًا آخری زمانہ کے لوگوں کے لیے جب کہ مرشدینِ کاملین کی قلّت ہو جائے گی اور لوگوں کے دلوں پر شکوک و شبہات اور وسوسے کے حملے ہوں گے۔ اس وقت صلاۃ الرّسول مرشدِ کامل کا کام دے گا۔

الصّلاۃُ الرّابعۃ والعشرون

(صلاۃ مقبول الرّسول)

(۲۴) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ صَلَاۃً اَنْتَ لَھَا اَھْلٌ وَّھُوَ لَھَا اَھْلٌ ؕ

صلاۃ نمبر ۲۴

ترجمہ: — اے اللہ! ہمارے آقا محمدّ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر صلاۃ بھیجیے ایسی بے نظیر صلاۃ جو آپ کے شایانِ شان ہو اور ایسے بے نظیر درود کے لائق ان ہی کی ذات ہے۔

فضائل

حضرت حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "القول البدیع" میں

لکھا ہے کہ ان کے شیخ حضرت ابی الطاہر احمد خجندی رحمۃ اللہ علیہ نے اس درود کی کثرت کرنے کی بدولت بارگاہِ نبوت ﷺ سے "مقبول الرسول" کا خطاب پایا ہے۔

حضرت حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس درود کی کثرت نے وہ فائدۂ عظیم بخشا ہے جس کے بیان سے میری زبان گنگ ہے اور وہ دعا کرتے ہیں کہ ہم کو اور سب کو اس درود شریف کی کثرت کرنے کی اللہ تبارک و تعالیٰ توفیق عنایت فرمائے۔

الصَّلاةُ الخَامِسَةُ والعِشرُون

(۲۵) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ یَا اللّٰہُ بِحَقِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ ؀

صلاۃ نمبر ۲۵

ترجمہ:۔ اے اللہ پاک! صلاۃ وسلام بھیجئے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر میرے تمام حیلے اور کوششیں تنگ آچکی ہیں میں مایوس ہو رہا ہوں اے اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں میری مدد فرمائیے۔ مجھے سہارا دیجئے۔

فضائل

شیخ ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ، اپنے شیخ سید محمد شاکر العقاد دمشقی رحمۃ اللہ علیہ

سے نقل فرماتے ہیں کہ ایک مشہور خدا ترس، مفتی دمشق شیخ علامہ حامد آفندی العمادیؒ کو شاہِ وقت کے بعض وزیروں نے سختی کرنے کا اور قید میں رکھنے کا ارادہ کیا۔ بیچارے مفتی صاحب اس خطرناک خبر سے مطلع ہو کر، رات پریشانی میں گزار رہے تھے کہ آنکھ لگ گئی اور زیارتِ رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مشرف ہوئے۔ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو تسلی دی اور یہ درود شریف تلقین فرمایا۔ مزید ارشاد ہوا کہ جب اس درود کا تو ورد کرے گا اللہ عزّ اسمہٗ تمہارے کرب وغم کو دُور فرما دے گا۔ مفتیٔ مذکور بیدار ہو کر اس درود کا ورد کرنے لگے اللہ تعالیٰ نے وزیروں کے خیالات کو بدل ڈالا۔ مقلّبُ القلوب نے وزیروں کی بیدردی کو ہمدردی میں تبدیل فرما دیا اور مفتی صاحب نے سکون کا سانس لیا۔

شیخ مذکور نے مزید فرمایا کہ ان کو ایک بڑی مصیبت پیش آئی تو انہوں نے چلتے چلتے اس درود کا ورد شروع کر دیا، ابھی ۱۰۰ سو قدم سے زیادہ نہ طے کرنے پائے تھے کہ مسبّب الاسباب نے ان کی مصیبت کو رفع دفع فرما دیا۔

شیخ ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب دمشق میں ایک بار زبردست فتنہ وبلوہ ہونے لگا میں نے اس صلاۃ مبارکہ کا ورد شروع کر دیا، ابھی ۲۰۰ دو سو بار ختم کرنے نہ پایا تھا کہ ایک آدمی نے آکر مجھے خبر کر دی کہ فتنہ وفساد نے دم توڑ دیا ہے۔ میرے اس بیان کا اللہ گواہ ہے۔"



الصَّلَاةُ السَّادِسَةُ وَالعِشرُون

(صلاة تفريجية، صلاة نارية وصلاة قرطبية)

(۲۶) اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلَاةً كَامِلَةً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا
عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ تُنْحَلُّ بِهَا الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهَا الْكُرَبُ
وَتُقْضٰى بِهَا الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ بِهَا الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِمِ
وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ
فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ ۞

صلاۃ نمبر ۲۶

ترجمہ:— اے اللہ پاک! صلاۃِ کاملہ اور سلام تمام بھیجیے ہمارے آقا محمّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جس صلاۃ کی بدولت مشکلات حل ہو جائیں، مصیبتیں ختم اور گھٹن دفع ہو جائے، حاجات پوری ہوں، جائز مقاصد کا حصول ہو، ہر کام کا انجام من پسند طریقہ پر ہو۔ اور رحمت کا بادل " ان کے نورانی چہرے کے صدقے میں" ہم پر برس برس کر ہمیں آسودگی و سیرابی بخشے اور صلاۃ نازل ہو آپ ﷺ ان کے آل واصحاب پر ہر لمحہ ہر سانس میں اتنی تعداد میں جو آپ کے علم میں ہو۔

فضائل

شیخ عارف محمد حقّی آفندی نازلی رحمۃ اللہ علیہ اس صلاۃ تفریجیہ کو امام قرطبیؒ سے "خزینۃ الاسرار" میں نقل کرتے ہوئے ترغیبی طور پر فرماتے ہیں کہ جو شخص روزانہ اکتالیس بار، یا سو بار، یا اس سے زیادہ اس صلاۃ کی مداومت کرے گا اللہ جل شانہٗ وعمّ نوالہ اس کی مشکلوں کا حل فرما دے گا۔ تکلیفیں اور نقصانات دفع ہو جائیں گے۔ حصول مقاصد میں سہولت ہوگی۔ قدر و منزلت بڑھے گی۔ رزق میں وسعت ہوگی۔ حالتیں دن بدن اچھی ہوتی جائیں گی۔ خیرات و حسنات کے دروازے کھل جائیں گے۔ خلق خدا کے دلوں میں اس کی محبت جائے گیر ہوگی اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے جو کچھ درخواست کریں گے عطا کیا جائے گا۔ مگر شرط یہ ہے کہ مداومت کریں۔

یہ درود شریف اللہ پاک کے خزانوں میں سے ایک عظیم خزانہ ہے۔ بلکہ خزائن الٰہی کی کنجی ہے۔ اس درود شریف کا نام "صلاۃ تفریجیۃ" "صلاۃ قرطبیہ" ہے۔ اہل مغرب اس کو "صلاۃ ناریہ" کے نام سے پکارتے ہیں۔

چونکہ اہل مغرب کی عادت ہے کہ جب وہ لوگ کسی مقصد کے حصول، یا کسی خوف و خطر کے دفع کا ارادہ کرتے ہیں تو بہت سارے لوگ جمع ہو کر، ایک ہی مجلس میں اس "صلاۃ ناریہ" کو چار ہزار چار سو چوالیس بار پڑھتے ہیں اور ہمیشہ یہ نتیجہ نکلا کہ سرعت سے مطلوب کی حصولی ہوتی ہے۔

شیخ امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ مجھے اس "صلاۃ ناریہ۔ تفریجیہ" کی اجازت میرے شیخ کامل حضرت محمد سنوسی رحمۃ اللہ علیہ نے جبل ابو قبیس پر عطا فرمائی ہے۔

مزید فرماتے ہیں اگر اس کو کم سے کم روزانہ گیارہ[11] بار پڑھنے کی عادت و مداومت کرے گا تو وعدۂ الٰہی کے مطابق "وَیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبْ" غیب سے رزق کا بندوبست ہوگا۔

اگر اصحابِ بدر کی تعداد کے برابر تین سو تیرہ[313] بار کی مداومت کرے گا تو اس پر اسرارِ الٰہی کے انکشاف کا آغاز ہوگا۔ اور جس شئے کو ملاحظہ کرنا چاہے دیکھ پائے گا۔

حضرت ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے چار ہزار چار سو چوالیس کے عدد کو سببِ تاثیر میں اکسیر قرار دیا ہے۔

امام دینوری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ جس شخص کو روزانہ ہزار بار "صلاۃ تفریجیہ" کے ورد کی مداومت کی توفیق ہوگی وہ ضرور اس حدیثِ رسول پاک کا مصداق بنے گا۔ "ما لا یصفه الواصفون مما لا عین رأت ، ولا اذن سمعت ، ولا خطر علی قلب بشر" یعنی وہ کچھ عطا و عنایت ہوگی جس کی صفت بیان کرنے سے لوگ قاصر ہوں گے اور وہ عطاوبخشش ایسی ہوگی جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ، نہ کسی کان نے سُنا اور نہ کسی بشر کا دل تصور کر سکا۔

الصَّلَاةُ السَّابِعَةُ وَالْعِشْرُوْن

(صلاۃ الکبریٰ لسیّدنا عبد القادر جیلانی)

(۲۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَكَرِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَتَرْجُمَانِ لِسَانِ

الْقِدَمِ وَمَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِكَمِ صَاحِبِ الْهِمَمِ السَّمَاوِيَّةِ وَالْعُلُومِ اللَّدُنِّيَّةِ ۞

صلاۃ نمبر ۲۷

ترجمہ:— اے ذات باری تعالیٰ! صلاۃ وسلام اور برکتیں ورحمتیں نازل فرما ہمارے آقا سرتاج دوعالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جس کی ہستی جودوکرم کا معدن ہے اور تیری ذات قدیم کی زبان کا ترجمان ہے، علم وحلم وحکمت کا منبع ہے تو ہی آسمانی رفتار و واقعات کا جاننے والا ہے اور آپ ﷺ کو علومِ لدنّیہ کا بخشنے والا ہے۔ اور علومِ دنیا کا مالک ہے۔

الصَّلَاةُ الثَّامِنَةُ وَالْعِشْرُوْنَ

(۲۸) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ أَنْوَارِكَ وَمَعْدَنِ أَسْرَارِكَ وَرُوْحِ أَرْوَاحِ عِبَادِكَ الدُّرَّةِ الْفَاخِرَةِ وَالْعَبِقَةِ النَّافِحَةِ لُؤْلُؤِ الْمَوْجُوْدَاتِ وَحَاءِ الرَّحَمَاتِ وَجِيْمِ الدَّرَجَاتِ وَسِيْنِ السَّعَادَاتِ وَنُوْنِ الْعِنَايَاتِ وَكَافِ الْكَمَالَاتِ وَمَنْشَاءِ الْأَزَلِيَّاتِ وَخَتْمِ الْأَبَدِيَّاتِ الْمَشْغُوْلِ بِكَ

عَنِ الْأَشْيَاءِ الدُّنْيَوِيَّاتِ الطَّاعِمِ مِنْ ثَمَرَاتِ الْمُشَاهَدَاتِ
الْمُسْقِيِّ مِنْ أَسْرَارِ الْقُدُسِيَّاتِ الْعَالِمِ بِالْمَاضِي وَالْمُسْتَقْبَلَاتِ
سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَىٰ آلِهِ الْأَخْيَارِ وَأَصْحَابِهِ الْأَبْرَارِ ۞

صلاۃ نمبر ۲۸

ترجمہ :- اے اللہ پاک ! صلاۃ وسلام بھیجئے ہمارے آقا اور ہمارے نبی محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تیرے انوار کا سمندر ہیں۔ اور تیرے بھیدوں کا گھر ہیں جو تیرے نیک بندوں کی روحوں کی خوشبو ہیں ، انمول موتی ہیں ، سراپا نافہ مشک سے بڑھ کر معطّر ہیں۔ موجودات کا ہیرا ہیں ، رحمتوں کا حا ہیں ، درجات کی جیم ہیں ، سعادت و نیک بختیوں کا سین ہیں۔ عنایتوں کا عین ہیں ، کمالات کا کاف ہیں ، دنیا و مافیہا کو چھوڑ کر جو تیرے ذکر میں مشغول ہیں ، مشاہدات کے ثمرات سے آسودہ ہونے والے اور قُدسی بھیدوں سے سیراب کیے جانے والے ہیں ، ہمارے سردار ، ہمارے والی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود ہو ، اور ان کے برگزیدہ آل پر اور پرہیزگار اصحاب پر صلاۃ وسلام جاری رہے۔

الصَّلَاةُ التَّاسِعَةُ وَالْعِشْرُوْن

(۲۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ

وَرَسُوْلِكَ صَلَاۃً مُّبَارَکَۃً طَیِّبَۃً کَمَا اَمَرْتَ اَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا ؁

صلاۃ نمبر ۲۹

ترجمہ:۔۔۔ اے اللہ پاک! صلاۃ بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تیرے خاص بندے، خاص نبی اور خاص رسول ہیں۔ ایسی صلاۃ جو برکت اور پاکیزگی میں سب سے بڑھ کر ہو۔ جس طرح آپ نے ہمیں ان پر صلاۃ وسلام کا حکم فرمایا ہے۔

فضائل

حضرت محبوب سبحانی، غوث صمدانی، قطب ربانی شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز کی "صلاۃ کبریٰ" میں سے یہ تین صلوات منتخب کرکے، جو پڑھنے میں مختصر اور سہل ہو، عاشقانِ سرور کائنات اور فریفتگانِ صلوات سیّد السادات کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ چونکہ ان کے مناقب اشتہار سے بے نیاز ہیں۔ لہٰذا ان درودوں کے فضائل بیان کرنے سے بندہ اپنے آپ کو معذور ومجبور یقین کرتا ہے۔

الصلاۃ الثلاثون

(۳۰) اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا اَنْتَ اَھْلُہٗ وَصَلِّ وَسَلِّمْ

عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ فَاِنَّكَ اَهْلُ التَّقْوٰی وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ؁

صلاۃ نمبر ۳۰

ترجمہ:— اے اللہ تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں جیسے تو اس کا حق دار ہے اور صلاۃ بے غایت وسلام بے نہایت ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہو اس حیثیت کی صلاۃ جس کی فرستادگی کا اہل صرف تو ہی ہے، اور ہمارے ساتھ وہ برتاؤ کر جو تیری شایانِ شان ہو کیونکہ بے شک تو ہی تقویٰ اور مغفرت کا مالک ہے

اَلصَّلَاةُ الْحَادِیَةُ وَالثَّلَاثُوْنَ

(۳۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ وَعَدَدَ مَعْلُوْمَاتِكَ وَمِلْءَ اَرْضِكَ وَسَمَاوَاتِكَ ؁

صلاۃ نمبر ۳۱

ترجمہ:— اے خالقِ کائنات! حضرت محمد محبوبِ کُل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلاۃ بھیجئے ایسی صلاۃ جو افضل ترین ہو تمہارے علم کی مانند بے حد وحساب ہو بلکہ طبقاتِ زمین اور طبقاتِ آسمان معمور ہو جانے تک ان پر درود وصلاۃ مرحمت

فرمائی جائے۔

فضائل

حضرت ابی عبداللہ الموصلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس کا دل چاہے کہ اللہ جل شانہ کی حمد اس افضل طریقہ سے کرے کہ اولین و آخرین اور ملائکہ مقربین میں سے کسی نے ادا نہ کی ہو اور رسولِ اقدس پر ایسا افضل درود بھیجے جو کسی مخلوق نے نہ بھیجا ہو تو مندرجہ بالا صلوات کا ورد فرمائیں۔

الصلاة الثانية والثلاثون

(۳۲) جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ ؕ

صلاۃ نمبر ۳۲

ترجمہ:— رحمتوں کے تودے (ڈھیر، انبار) ہماری طرف سے ہمارے آقا کو اللہ پاک اس قدر عطا فرمائے جس قدر کے وہ مستحق اور اہل ہیں۔

فضائل

حضرت حافظ ابن الصلاح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

حضرت اشرف الموجودات سیّد السادات علیہ الصلوات والتسلیمات فرماتے ہیں کہ جو مندرجہ بالا درود شریف کا ایک بار ورد کرتا ہے۔ ثواب لکھنے والے ستر فرشتے ۷۰ سو ۱۰۰ دن تک اس درود کے ثواب لکھنے میں مشغول رہتے ہیں اور لکھتے لکھتے تھک جاتے ہیں۔

اس صلاۃ مبارکہ کو حضرت شیخ عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "عہود کبریٰ" میں رقم کیا ہے۔ پھر مزید فرمایا ہے کہ یہ درود شریف میرے اوراد میں سے ہے اور میں صبح و شام روزانہ ہزار ہزار بار پڑھتا ہوں۔

الصَّلَاةُ الثَّالِثَةُ وَالثَّلَاثُوْنَ

صلاۃ الاکبریہ

(۳۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَتَقَبَّلُ بِهَا دُعَائِیْ وَتُحَقِّقُ بِهَا رَجَائِیْ وَعَلٰى اٰلِهٖ اٰلِ الشُّهُوْدِ وَالْعِرْفَانِ، وَاَصْحَابِهٖ اَصْحَابِ الذَّوْقِ وَالْوِجْدَانِ. مَا انْتَشَرَتْ طُرَّةُ الْاَذْهَانِ وَاَسْفَرَتْ غُرَّةُ جَبِيْنِ الْعِيَانِ اٰمِيْن ۳ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؕ

صلاۃ نمبر ۳۳

ترجمہ: — اے منعمِ حقیقی! صلاۃ و سلام بھیجئے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسی صلاۃ جن کی بدولت ہماری نالائق دعائیں قبولیت کا درجہ پا سکیں، ہماری

تمنائیں پوری ہوں اور درود ہو اُن کی آل پر جو صاحبِ مشاہدہ و عرفان ہیں، اور درود ہو اُن کے اصحابِ کرام پر جو صاحبِ ذوق و وجدان ہیں اور جن سے دانشمندی میں رونق آگئی ہے، اور عقلمندوں کی پیشانی چمکی ہے۔ اے اللہ قبول فرما، اے اللہ قبول فرما، اے اللہ قبول فرما۔ اور تمام رسولوں پر سلام ہو اور تمام تعریفوں کا مستحق پروردگارِ عالم اللہ جل شانہ و عم نوالہ ہی ہے۔

الصَّلَاةُ الرَّابِعَةُ وَالثَّلَاثُوْن

(۳۴) اَللّٰهُمَّ يَا جَامِعَ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ اجْمَعْنِىْ بِهٖ وَعَلَيْهِ وَفِيْهِ

صلاۃ نمبر ۳۴

ترجمہ:— اے اللہ! اے تمام لوگوں کو اکٹھا کرنے والے اس دن میں جس دن میں کوئی شک کی گنجائش نہیں ہے یعنی "قیامت کا دن" مجھے ملاقات نصیب فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کے قدم پر اور ان کے دل میں۔

الصَّلَاةُ الْخَامِسَةُ وَالثَّلَاثُوْن

(۳۵) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النُّوْرِ مِنَ الْاَعْظَمِ

صَاحِبِ الْکَنْزِ الْمُطَلْسَمِ وَالْغَیْثِ الْمُطَمْطَمِ وَالْکَمَالِ
الْمُکَتَّمِ لِهَیْئَةِ الْجَمَالِ وَنَاسُوْتِ الْوِصَالِ وَطَلْعَةِ
الْحَقِّ هُوِیَّةِ اِنْسَانٍ فِیْ صِفَاتِ بَشَرٍ مَنْ لَّمْ یَزَلْ مَنْ
اَخْضَعَتْ نَوَاصِیَتَ الْفِرَقِ اِلٰی طَرِیْقِ الْحَقِّ فَصَلِّ
اَللّٰهُمَّ بِهٖ مِنْهُ فِیْهِ عَلَیْهِ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا ؕ

صلاۃ نمبر ۳۵

ترجمہ:— اے اللہ! صلاۃ بھیج ہمارے آقا و مولیٰ محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو ہدایت کے نورِ اعظم ہیں، خزینۂ اسرارِ اطاعت ہیں، باعثِ بارانِ رحمت و برکت ہیں اور کئی کمالِ مخفی کے مالک ہیں۔ جمالِ لاہوتی کے مظہر اور وصالِ ناسوتی کے درجے پر فائز ہیں۔ انسانی شکل میں حقانیت کے مظہر ہیں، ازل سے خدائے لم یزل کی صدائے حق پھیلانے والے ہیں، جنہوں نے لوگوں کی پیشانیوں کو حق کی سمت جھکا دیا۔ پس صلاۃ بھیجیے اے میرے اللہ پاک، اس کی طرف، ان پر اور ان میں اور سلامتی پر سلامتی ان پر ہو۔

فضائل

یہ تینوں صلوات امام العارفین، خاتمۃ اولیاء المحققین شیخ اکبر حضرت محی الدین رحمۃ اللہ علیہ صاحب "الفتوحات المکیۃ" کے ہیں۔ اور ان درودوں کا

نام" صلاۃ الاکبریۃ" ہے۔

حضرت شیخ عبدالغنی النابلسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ اکبرؒ کے الفاظ اس درود شریف میں "نورالاعظم وکنز مطلسم" سے مراد وہ حدیثِ قدسی ہے۔ جو بغیر واسطۂ جبرئیل علیہ السّلام خود باری تعالیٰ نے بذاتِ خود اپنے محبوب آقائے ہر دوسرا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سرگوشی میں فرمایا ہے کہ "کُنْتُ کَنْزًا مَّخْفِیًّا لَّمْ اُعْرَفْ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ خَلْقًا وَتَعَرَّفْتُ اِلَیْھِمْ فَبِیْ عَرَفُوْنِیْ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ " میری ذات ایک کنز مخفی تھی جسے کسی نے نہ پہچانا، پس مجھے اپنا ظہور پسند آیا تو میں نے ایک خاص مخلوق "ذاتِ محمدیؐ" کو پیدا کیا۔ اور اس کی بدولت اپنی پہچان اور شناخت کا نشان بتایا۔ "فَبِیْ" کے اندر ایک راز پوشیدہ ہے۔ عربی حروف کے عدد جمل یعنی ابجد کے حساب سے "مُحَمَّدٌ" کے عدد ۹۲ ہے اور فَبِیْ کا عدد جمل بھی ۹۲ ہے تو قول الٰہی "فبی عرفونی" کا یہ مطلب ہوا کہ "فَبِمُحَمَّدٍ عَرَفُوْنِیْ" یعنی واسطۂ محمدؐ وسیلۂ احمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بدولت لوگوں نے میری شناخت اور نشان پایا۔ اگر محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ظہور نہ ہوتا تو میری ذاتِ لاشریک کا علم انسانوں کو نہ ہوتا، تو نتیجہ یہ نکلا کہ میں نے اپنے ظہور کے لیے نورانی آئینۂ محمدیؐ کو بنایا تاکہ میری قدرت کا عکس آئینۂ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں میرے بندے دیکھ لیں لہٰذا اللہ جلّ شانہٗ فرماتے ہیں" وَمَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ" جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی۔ حضرت سرورِ موجودات کا فرمان ہے "مَن

رأنی فقد رأی الحق" جس نے مجھے دیکھا اس نے خالق کا پتہ پایا۔ جس نے میری مانی اُس نے رب کی مان لی۔ اب عدد جمل پر غور کیجئے:۔

۸۰	=	ف		۴۰	=	م	
۲	=	ب	نبی	۸	=	ح	محمدؐ
۱۰	=	ی		۴۰	=	م	
				۴	=	د	
۹۲				۹۲			

اَبجَدْ ھَوَّزْ حُطِّیْ کَلِمَنْ سَعْفَصْ قَرَشَتْ

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۲۰ ۳۰ ۴۰ ۵۰ ۶۰ ۷۰ ۸۰ ۹۰ ۱۰۰ ۲۰۰ ۳۰۰ ۴۰۰

ثَخَذْ ضَظَّغْ

۵۰۰ ۶۰۰ ۷۰۰ ۸۰۰ ۹۰۰ ۱۰۰۰

لیکن حقیقت محمدیؐ سے کما حقہ آشنا ہونا ناممکن ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو چاند جیسا دیکھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے سورج کے مانند پایا اور علی کرم اللہ وجہہ نے شیر جیسا دیکھا اپنی اپنی طرز و حیثیت اور اپنے اپنے ظرف کے مطابق پایا۔

پھر ازلی حرمان نصیبی سے ابوجہل، ابولہب وغیرہ نے دیکھا ہی نہیں۔ اسے کس طرح دیکھ پائے جس پر قادر مطلق نے مُزمّل اور مُدثّر کی چادروں سے لپیٹ رکھا ہے

؎ برائے دیدنِ تو چشمِ دیگرم باید
کہ ایں چشمے کہ من دارم جمالت رانمی یابد

؎ عاشق حسنِ خود است آں بےنظیر ٭ حسن خود را خود تماشا می کند

؎ حسن ہے میرے سامنے، حسن کے ماسوا نہیں
عشق میں مبتلا ہوں میں، کفر میں مبتلا نہیں

حضرت غوث جیلانی رحمۃ اللہ علیہ مرض موت میں فرماتے تھے کہ " اَنَا مِنْ وَرَآءِ عُقُوْلِکُمْ فَلَا تَقِیْسُوْنِیْ عَلٰی اَحَدٍ وَّلَا تَقِیْسُوْا اَحَدًا عَلَیَّ" میں تم لوگوں کی عقل و فہم سے بعید ہوں، مجھے کسی دوسرے پر قیاس نہ کرو اور کسی دوسرے کو مجھ پر قیاس نہ کرو۔ اگر یہ حال حضرت غوث الاعظم جیلانی رح کا ہے تو سرور کائنات، سید السادات کا بیان کوئی کرے بھی تو کیسے کرے۔

محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تطہیر سے قبل کعبہ تو بُت خانہ تھا۔ کعبہ کو قبلۂ دنیا اور بیت اللہ کا لقب ملا تو محمد علیہ الصلاۃ والسلام کے طفیل سے، آسمان ملا، زمین ملی، سورج، چاند اور ستارے ملے تو محمد ﷺ کی وجود سے پانی ملا، ہوا اور آگ ملی تو محمد ﷺ کی برکت سے، یثرب کو مدینۃ النبی، طابہ اور طیبہ کا لقب ملا تو حضور ﷺ کے صدقے ہیں، بیت المقدس مقدس بنا تو رسول اللہ ﷺ کے دم قدم سے۔ حج، طواف، عمرہ، منیٰ، مزدلفہ اور عرفات ملے تو رسولِ ﷺ خدا کی رحمت سے، مسجد، مینار، محراب اور منبر نصیب ہوا تو فیضِ محبوبِ الٰہی ﷺ سے، اذان، تکبیر، نماز، رکوع، سجدے اور قعدے ملے تو آمنہ کے لال ﷺ کے وجود باجود سے، جنت، دوزخ، صراط، حوض اور میزان کی خبر ملی تو سرورِ ﷺ عالم کی زبان سے۔ جمعہ، عیدین، خطبے، برأت اور قدر کی راتیں تسبیح و احرام ملا تو فخرِ موجودات ﷺ کی وجہ سے۔ سدرہ، عرش، کرسی، لوح و قلم اور ملائکہ کی داستانیں سُنیں تو فخر کائنات ﷺ کے فہم مبارک سے۔ تمہارے باپ آدم علیہ السلام کو روح ملی تو محمد عربی ﷺ کی خاطر۔ غرض تم کو مولائے کل و ربِ دو جہاں کا نشان بتایا تو یتیم ابی طالب نے اور بالآخر تم کو خدا ملا تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رحمت و برکت سے تو جس پر خدا تعالیٰ نے اپنی خدائی کو نثار کر دیا اور " لولاک " کا لقب عطا کیا۔ اس کو بقدر حیثیت و قابلیت

تھوڑی سی شناختگی کے لیے صلوات بھیجنے سے دریغ کرو گے تو دنیا و آخرت میں ناکام رہو گے۔ کیونکہ اللہ جلّ شانہ کا فرمان قدیم ہے کہ جو میرے محبوبؐ کے جمال وجلال کو اس دنیا میں تھوڑا بھی نہ دیکھ پایا تو وہ آخرت میں بھی اندھا رہ جائے گا۔

"مَنْ کَانَ فِیْ ھٰذِہٖ اَعْمٰی فَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی"

جو حق کی شناخت سے یہاں بیگانہ رہے گا وہ کل کی ابدی زندگی میں بھی نابینا کے مانند بھٹکتا پھرے گا۔

ان کے ہر ہر حکم پر مٹ جایئے ❖ ناتوانو! کچھ تو ہمت کیجیے
جس کا حسن اللہ کو بھی بھا گیا ❖ ایسے پیارے سے محبت کیجیے
من رآنی فقد رأ الحق جو کہے ❖ کیا بیاں اس کی حقیقت کیجیے
آپ سلطانِ جہاں، ہم بے نوا ❖ یاد ہم کو وقتِ نعمت کیجیے

درودِ ثانی "اَللّٰھُمَّ یَا جَامِعَ النَّاس الخ" حضرت خضر علیہ السّلام نے شیخ عبدالعزیز الدباغ رحمۃ اللہ علیہ کو ورد کرنے کے لیے عطا کیا تھا جس کی بدولت دولتِ دیدار سیّد کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نصیب ہوا۔ حضرت شیخ محی الدین ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اس درود کی تلقین فرمائی اس صلاۃ کے ورد سے اُن کی تمنائیں پوری ہوئیں۔ اور ذاتِ محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی دولت خواب میں ملی۔

اَلصَّلَاۃُ السَّادِسَۃُ وَالثَّلَاثُوْن

(۳۶) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی اِطَاعَتِھَا

طِبُّ الْقُلُوْبِ وَدَوَآئُهَا وَعَافِيَةُ الْاَبْدَانِ وَشِفَائُهَا وَنُوْرُ الْاَبْصَارِ وَضِيَائُهَا وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ ؕ

صلاة نمبر ۳۶

ترجمہ:— اے اللہ پاک! درود بھیج ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کی اطاعت دلوں کے لیے سکون و علاج ہے اور جسموں کے لیے عافیت و شفا ہے اور آنکھوں کے لیے نور اور روشنی ہے۔ اور ان کے آل و اصحاب پر سلام ہو۔

فضائل

اگر اس درود شریف کی مداومت کرے تو قلب و جگر شبہات، متردّدات اور شیطانی وسوسے اور بُرے خیالات سے دُور اور امن میں رہے گا۔ انسانی اجساد آلودگی، جرم و خطا سے محفوظ رہیں گے اور رفتہ رفتہ ایسی طاقت بصیرت پیدا ہوگی کہ اسرار قدرت الٰہی و جلوۂ رفعتِ محمدیؐ دیکھنے اور تحمّل کر سکنے کی نوبت آئیگی۔ تنگ نظری مفقود ہو جاتی ہے۔

یہ صلاۃ "طب نبویؐ" ہے اس کے ورد سے دلوں کی بیماریاں آرام کی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ جسموں سے آفات و بلیّات کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ تندرستی و تنومندی آجاتی ہے۔ آنکھوں کی جلن و سوزش کو فنا کر کے ٹھنڈک پیدا ہو جاتی ہے۔

الصّلاۃ السّابعۃ والثّلاثون

(۳۷) اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَمِ وَرَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الشَّھْرِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الْبَیْتِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ اَبْلِغْ لِسَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مِّنَّا السَّلَامَ۔

صلاۃ نمبر ۳۷

ترجمہ:— اے خالقِ دوجہاں! اے مالک حل وحرام۔ اے مالک مشعر حرام، اے مالک شہر حرام، اے رکن و مقامِ ابراہیم کے مالک۔ اے بیت الحرام کے مالک، براہِ کرم ہماری طرف سے ہمارے آقا و والی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ہمارا اسلام پہنچا دیجئے۔

فضائل

زیارتِ خانہ کعبہ سے مشرف ہونے کے لئے یہ صلاۃ کی کثرت اکثر ممد و معاون ثابت ہوتی ہے۔ سفر بیت اللہ کا دل میں ذوق وشوق پیدا ہوتا ہے۔ بالآخر مسبب الاسباب کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا کر دیتا ہے کہ سفرِ حج وزیارتِ رسول ﷺ کی یافتگی سہل ہو جاتی ہے۔ کم از کم دیدار کعبۃ اللہ اور نظارہ روضۂ نبوی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواب میں ہو ہی جاتا ہے۔

اَلصَّلَاۃُ الثَّامِنَۃُ وَالثَّلَاثُوْنَ

۳۸ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلٰی قَدْرِ حُبِّكَ فِیْهِ

صلاۃ نمبر ۳۸

ترجمہ:— اے اللہ! ہمارے آقا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کی محبت جس قدر ان سے ہے۔ اسی اندازہ کے موافق صلاۃ بھیجیے۔

اَلصَّلَاۃُ التَّاسِعَۃُ وَالثَّلَاثُوْنَ

۳۹ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا جَرٰی بِهِ الْقَلَمُ فِیْ اُمِّ الْکِتَابِ

صلاۃ نمبر ۳۹

ترجمہ:— اے اللہ پاک! صلاۃ بھیجیے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اس قدر کہ جس قدر لوح محفوظ میں قلم چلتا رہا ہو۔

الصلاۃ الاربعون

(۴۰) اللّٰھُمَّ صَلِّ علیٰ مُحَمَّدٍ فِی الَّیلِ اِذا یغشیٰ
وَصَلِّ علیٰ سَیِّدِنا مُحَمَّدٍ فِی النَّھارِ اِذا تَجلّٰی
وَصَلِّ علیٰ سَیِّدِنا مُحَمَّدٍ فِی الاٰخِرَۃِ وَالاُولیٰ
وَصَلِّ علیٰ سَیِّدِنا مُحَمَّدٍ شابًّا زکیًّا
وَصَلِّ علیٰ سَیِّدِنا مُحَمَّدٍ کھلاً مرضیًا
وَصَلِّ علیٰ سَیِّدِنا مُحَمَّدٍ مُنذُ کانَ فِی المَھدِ صَبِیًّا

صلاۃ نمبر ۴۰

ترجمہ:۔ اے اللہ پاک! صلاۃ بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رات میں جب اندھیرے کا پردہ گر جائے۔ اے اللہ پاک! درود بھیج ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر دن میں جب روشنی پھیل جائے۔ اے اللہ پاک! ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں بھیج۔ عرصۂ دنیا اور عرصۂ آخرت بھر۔ اور درود بھیج آقا پر پاکیزہ جوانی کی مدت میں اور درود بھیج آقائے دو عالم پر ادھیڑ پن کی عمر کے عرصہ میں اور صلاۃ بھیج آقائے دوجہاں پر اس وقت سے جبکہ وہ جھولے میں بچے کی صورت میں تھے۔

اَلصَّلَاةُ الْحَادِيَةُ وَالْاَرْبَعُوْنَ

(٤١) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ

صلاۃ نمبر ٤١

ترجمہ: — اے اللہ! درود بھیجئے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اسقدر کہ تمام طبقاتِ آسمان بھر جائیں اور تمام طبقاتِ زمین تحت الثریٰ تک معمور ہو جائیں اس کے بعد آپ جتنا بھرنا چاہیں۔

اَلصَّلَاةُ الثَّانِيَةُ وَالْاَرْبَعُوْنَ

(٤٢) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْمَبْعُوْثِ مِنْ تِهَامَةَ وَالْاٰمِرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالْاِسْتِقَامَةِ وَالشَّفِيْعِ لِاَهْلِ الذُّنُوْبِ فِيْ عَرَصَاتِ الْقِيَامَةِ ؕ

صلاۃ نمبر ٤٢

ترجمہ: — اے اللہ! صلاۃ بھیج ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو مکۃ المکرمۃ

سے مبعوث ہوئے ہیں۔ جو ہر بھلائی اور نیکی اور استقامت کا حکم فرمانے والے ہیں۔
اور جو قیامت کے میدانوں میں خطا کاروں کی شفاعت کرنے والے ہیں۔

اَلصَّلَاةُ الثَّالِثَةُ وَالْاَرْبَعُوْن

(۴۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً دَائِمَةً مُّتَّصِلَةً تَتَوَالٰى وَتَدُوْمُ

صلاۃ نمبر ۴۳

ترجمہ:۔ اے اللہ جل شانہٗ! ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایسی صلاۃ بھیجئے جو ہمیشہ لگاتار اور متصل رہے اور ہمیشہ پے در پے جاری رہے۔

اَلصَّلَاةُ الرَّابِعَةُ وَالْاَرْبَعُوْن

(۴۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِىْ هُوَ قُطْبُ الْجَلَالَةِ وَشَمْسُ النُّبُوَّةِ وَالرِّسَالَةِ وَالْهَادِىْ مِنَ الضَّلَالَةِ وَالْمُنْقِذُ مِنَ الْجَهَالَةِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

صلاۃ نمبر ۴۴

ترجمہ:۔ اے اللہ! صلاۃ بھیجئے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو بزرگی وجلالت کا قطب ہیں اور نبوت و رسالت کا آفتاب ہیں اور جو گمراہیوں سے نکال کر راہ ہدایت دکھانے والے ہیں اور جہالت سے بچانے والے ہیں۔

الصَّلاۃُ الخامِسۃُ والاربعُون

(۴۵) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ اِلَّذِیْ اَشْرَقَتْ بِنُوْرِہِ الظُّلَمُ وَالْمُخْتَارِ لِلسِّیَادَۃِ وَالرِّسَالَۃِ قَبْلَ خَلْقِ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ وَالْمَخْصُوْصِ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ وَخَوَاصِّ الْحِکَمِ وَانْشَقَّ لَہُ الْقَمَرُ وَکَلَّمَہُ الْحَجَرُ وَاَقَرَّ بِرِسَالَتِہٖ وَسَلَّمَ ۔۔۔۔۔۔ (الحزب الاعظم صفحہ ۳۱۴)

صلاۃ نمبر ۴۵

ترجمہ:۔ اے اللہ العالمین ہم سب کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتنی بے حد و حساب رحمتیں نازل فرما جن کے نور سے تمام اندھیرے روشن ومنور ہو گئے جنہیں لوح وقلم پیدا کرنے سے بھی پہلے آپ نے سرداری اور رسالت

کے لیے پسند فرمایا تھا۔ جو آپ کی تمام مخلوقات میں خاص ترین حکمتوں اور جامع ترین کلمات کے لیے مخصوص قرار دیئے گئے اور جن کے لیے چاند شق ہو گیا اور جن سے پتھروں نے بات کی اور انکی رسالت کا اقرار کر کے پتھر خاموش ہو گئے۔

اَلصَّلٰوۃُ الْمَفَاتِیْحُ الْخَزَائِنْ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ وَاَنْعِمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْقَاسِمِیْنَ وَمَحْبُوْبِ صَاحِبِ مَفَاتِیْحِ خَزَآئِنِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِیْنِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ ط

ترجمہ:— اے اللہ پاک! صلاۃ وسلام ورحمتیں وبرکتیں نچھاور کیجئے، ہمارے آقا محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو نعمتِ دنیوی و اُخروی بانٹنے والوں کے سردار ہیں اور جو آسمانوں اور زمینوں کے خزانوں کی کنجیوں کے مالک کے محبوب ہیں۔ اور انؐ کے آل وازواج واصحاب پر صلاۃ وسلام ہو۔

خصوصی سرفرازی

اللہ جل شانہٗ وعمّ نوالہ نے اس درود پاک کو میرے دل پر القا فرما کر مجھ ناچیز کی زبان سے جاری فرمایا ہے۔ بندہ اس درود میں لذّت پاتا ہے امید ہے کہ ورد کرنے والے بھی انعامات ربّانی سے سرفراز ہوں گے۔

(حبیبُ البشر خیری)

اَلاُمِّیُّ

قولہ تعالیٰ "اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ"

پ ۹ سورۂ اعراف

اِس مُبارک لفظ "اُمّی" کو سمجھنے سے پہلے ہمیں تھوڑی دیر کے لیے لُغتِ عربی کی طرف نظر کرنا ضروری ہوگا۔

اُمّ الدّماغ — چمڑے کی وہ باریک تھیلی ہے جس میں انسان
اُمّ الرّأس — کا دماغ محفوظ رہتا ہے۔
اُمّ القُریٰ — بستیوں کی ماں یعنی مکّہ معظّمہ شریف
اُمّ القِریٰ — مہمانداری کی ماں یعنی آگ
کیونکہ آگ کے بغیر مہمانوں کی خاطر تواضع نہیں ہوسکتی۔

اَلاُمُّ — اصل الشئی ہر چیز کا اصل۔ ہر شئی کا جوہر۔
الاُمِّیَّۃُ — ماں کی صفت ماں کی مامتا
عربی میں "مامتا" کو اُمِیَّۃ اور اُمُومَۃ کہا جاتا ہے۔

چونکہ محمد مصطفےٰ، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصلِ موجودات و جوہرِ کائنات ہیں اِس لیے اللہ جلّ شانہٗ نے اپنے محبوب کا تعارف بندوں سے جب کرانے کا ارادہ فرمایا تو اِس لفظ "اُمّی" سے پہچان دلوایا کہ بندے سمجھ جائیں کہ اگر "محمد" (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہ ہوتے تو

ہماری خدا کی خدائی عالمِ وجود میں نہیں آتی۔ کیونکہ بغیر جڑ کے درخت کا وجود مفقود ہے۔ اسی طرح بغیر "محمد" (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے یا اظہارِ نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ظہورِ الٰہی خود خدا کو منظور نہیں ہے۔ لہٰذا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بار بار زور دے کر فرمایا کہ اے میرے راستے پر چلنے والو! تم جب مجھ پر درود بھیجو تو "نبی الامی" کا دونوں لفظ ضرور استعمال کیا کرو۔ کیونکہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کا اصل اور جڑ بھی میں ہی ہوں۔ کوئی نبی اصلِ مخلوقات و جوہرِ موجودات نہیں بنائے گئے ہیں بلکہ تمام انبیاء، ملائکہ، اولیاء، سورج، چاند اور ستارے بلکہ ہر مومن کی روح میرے نور سے پیدا کیا گیا ہے۔ میں خدا کی قدرت، طاقت اور لطافت بلکہ ہر شئی کا سرچشمہ ہوں۔

تفسیر سے اخذ کر کے "اُمی" کی تشریحی عبارت عربی آپ کے ملاحظہ کے لیے لکھ دیتا ہوں۔ بعد میں اس کی تشریح اردو زبان میں حتی المقدور کر دوں گا۔

"وصف نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بالاُمیۃ۔ کان علیہ الصلاۃ والسلام اُمیا بانہ کان قبل الکون فی بحر الوصلۃ وعہد القربۃ شرب البان النبوۃ والرسالۃ والاصطفائیۃ من ثری مرتبۃ خاصۃ الازل کان اُمیا کالولد العزیز فی حجر اُمتہ لایجری علیہ مایؤذیہ کان فی حجر الازل رباہ بلطف ونور مشاہدتہ واسرہ مقدسا فی وقایۃ کرمہ عن المکر والقہر الاتری کیف قال علیہ الصلاۃ والسلام "اللہم واقیۃ لواقیۃ الولید" وصفہ تقدس رسالتہ ولطف نبویۃ عن جمیع الاکتساف تلقف من فلق شرف العنایۃ بکلمات الازلیۃ بلا واسطۃ الحدث لایلتفت الی علم المکتسب من الحدثان استغراقہ فی بحار علوم الرحمان۔

قال ابن عطار رضی اللہ عنہ الاُمی ہو الاعجمی قال اعجمیا عما دوننا عن الابناء وبما نزل علینا من کلامنا وحقایقنا۔ وقال الاُمی من لم یعلم من الدنیا شیئا ولا من الآخرۃ الا ما علمہ ربہ حالتہ مع اللہ حالۃ واحدۃ وہی الطہارۃ بالافتقار الیہ والاستغنا عمن سواہ"

ترجمہ:۔ اللہ جل شانہٗ نے اپنے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعریف اُمیّیۃ یعنی ماں کی مامتا سے فرمایا ہے یعنی میرا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم عام نبیوں جیسا نہیں ہے بلکہ تمام نبیوں کی اصل اور جڑ ہے اگر ان کی مامتا نبیوں کے شامل حال نہیں ہوتی تو کوئی ہستی کی شکل نہ پاتی چہ جائیکہ نبی بننا۔ علاوہ بریں اگر ان کے طفیل سے مخلوق یا انسان بننے کی نعمت حاصل بھی کر لیتے تو ہرگز نبی نہیں بن سکتا جب تک ان کی مامت انہیں نبی کے مرتبہ پر فائز ہونے کے لیے رضامند نہ ہوتی۔

ایک جامع حدیث حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آغاز تخلیق کے متعلق سماعت فرمایئے جو حضرت جابر الانصاری رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے اور جس حدیث کو تمام علماء نے قبول فرمائی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تخلیق کے بارے میں پوچھا تو آنحضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا۔

"سب سے پہلے جو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا تو وہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نور تھا اے جابر! اس کے بعد اسی نور سے یعنی میرے نور" نورِ محمدی" سے ہر خیر اور اچھی چیز کو پیدا فرمایا، اس کے بعد دوسری چیزوں کی تخلیق ہوئی جب مجھے اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا۔ اپنے مقابل مقامِ قُرب میں بارہ ۱۲ ہزار برس حاضر رکھا پھر اس نور کو چار ۴ حصے میں تقسیم فرمایا۔ ایک حصہ سے عرش کو پیدا کیا۔ دوسرے حصے سے کرسی کو پیدا کیا اور تیسرے حصے سے عرش کو اٹھانے والے اور کرسی کو سنبھالنے اور انتظام کرنے والے فرشتوں کو تخلیق فرمایا۔ پھر چوتھے حصہ کو مقام محبت میں بارہ ۱۲ برس حاضر رکھا۔ پھر اس کو چار حصوں میں بانٹا۔ ایک حصہ سے قلم، دوسرے حصہ سے لوح، تیسرے حصہ سے جنت کو پیدا فرمایا۔ پھر چوتھے حصہ کو مقامِ خوف میں بارہ ۱۲ ہزار برس قائم رکھا۔ بعدہٗ اس کا بھی چار ۴ حصہ فرمائے ایک حصہ سے فرشتے، دوسرے سے سورج اور چاند اور تیسرے حصے سے

ستاروں کو پیدا فرمایا۔ پھر چوتھے حصہ کو مقامِ رجا (مقامِ اُمید) میں بارہ۱۲ ہزار برس حاضر رکھا
اس کے بعد اسی حصہ کو پھر چار حصوں میں بانٹا۔ پہلے حصہ سے عقل کو، دوسرے حصہ سے علم
اور حلم کو، تیسرے حصہ سے عصمت اور توفیق کو پیدا فرما کر چوتھے حصہ کو مقامِ حیا میں بارہ
برس ترتیب دی۔ اس کے بعد اس حصۂ نور پر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتی نظر ڈالی تو میرا
وہ نور جلال وجمالِ الٰہی سے پسیجنے لگا۔ اور قطرہ قطرہ ٹپکنے لگا۔ اس میرے نور سے ایک
لاکھ چوبیس ہزار قطرے ٹپکے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر قطرہ سے نبیوں اور رسولوں کی رُوحوں
کو پیدا فرمایا۔ اس کے بعد نبیوں کی روحیں سانس لینے لگیں اللہ تعالیٰ نے ان کی
سانسوں سے ولیوں، خوش قسمتوں، شہیدوں اور قیامت تک ہونے والی فرماں بردار
مُومنوں کی روحوں کے نوروں کو پیدا فرمایا۔

تو اے جابر سمجھ لے! کہ عرش اور کرسی میرے نور سے ہیں۔ ملائکہ کرّوبین اور
روحانین میرے نور سے ہیں۔ ساتوں آسمانوں کے فرشتے میرے نور سے ہیں جنت
اور جو کچھ نعمتیں جنت میں ہیں سب میرے نُور سے ہیں۔ عقل، علم، حلم، عصمت اور
توفیق میرے نور سے ہیں۔ تمام رسولوں اور نبیوں کی روحیں میرے نور سے ہیں شہدا،
سعدا، اور صالحین کی روحیں میرے نور سے ہیں نہیں نہیں، بلکہ میرے نور کے نتیجہ
اور پھل سے ہیں۔ (کیونکہ اُن کی روحوں کو نبیوں کی سانسوں سے پیدا فرمایا گیا ہے)

میرے اس نور سے پسینہ ٹپکنے کے بعد، اور ہر قطرہ سے نبی و رسول کی تخلیق
ہو جانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے بارہ۱۲ نورانی پردے قائم فرمائے اور میرے نور کو ہر
پردہ میں ایک ایک ہزار برس تادیب و تربیت کے لیے حاضر رکھا۔ یہ تمام پردوں
کو "مقاماتِ عبودیت" کہا جاتا ہے۔

ان بارہ۱۲ پردوں کا نام درج کرتا ہوں۔

★ حجاب کرامت ★ حجاب سعادت ★ حجاب ہیبت ★ حجاب رحمت

حجابِ رأفت ★ حجابِ علم ★ حجابِ حلم ★ حجابِ منار ★ حجابِ سکینہ (اطمینان)
★ حجابِ صبر ★ حجابِ صدق ★ حجابِ یقین۔

میرا وہ نور ہر ہر پردے میں ہزار برس اللہ کی عبادت بجا لایا جب میرا وہ نورانِ تمام حجابوں سے کامیابی و برگزیدگی کا تمغہ لے کر نکلا۔ اللہ جل شانہ نے آدم کی مٹی میں مجھے سوار کرایا۔ میرے نور کو آدم علیہ السلام کی پیشانی میں جگہ بخشی اس کے بعد حضرت شیث علیہ السلام کی پیشانی میں منتقل کرادیا گیا پھر اسی طرح پیشانی بہ پیشانی نقل ہوتے ہوئے عبداللہ بن عبدالمطلب کی پیشانی سے میری ماں ، میرا ٹھکانہ آمنہ کے رحم میں بنایا پھر مجھے دنیا میں سیّدالمرسلین ، خاتم النبیین اور رحمۃ للعالمین ظاہر فرمایا۔

اے جابر ! اسی شکل وصورت میں تیرے نبی کی آغازِ تخلیق ہوئی ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے حضرت آمنہ کو "اُمّی" کے لفظ سے یاد فرمایا جس کا مطلب یہ ہے کہ میرا ٹھکانہ دنیا میں جلوہ گر ہونے کے حضرت آمنہ کو اللہ تعالیٰ نے منتخب فرمایا۔ ورنہ حضرت آمنہ کا اصل و جڑ بھی تو "محمد عربی" صلی اللہ علیہ وسلم ہے لفظ "اُمّی" کا معنی "ٹھکانا"، "پناہ کی جگہ" اور "جائے قرار" بھی ہوگیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ ہمارے نبی کی صفت اُمّی اس لیے ہے کہ وہ سب کی پناہ گاہ ہیں۔ خُدا کی پُوری خلقت اس کی حمایت اور دامن پناہ میں سانس لیتی ہے۔

حضرت رسولِ مقبول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اصل کائنات ہیں کیونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلّم اللہ کی طرف سے لفظ "کُن" صادر ہونے سے پہلے ہی بحرِ وصال یعنی "ملن کے سمندر" میں تھا یعنی اللہ جل پاک سے جُدا نہ تھا۔ اور قربت و نزدیکی کے جھولے میں جھولتے رہے اور شرابِ نبوّۃ اور رسالت کا دُودھ پیتے رہے۔ خاص ازل کے پستان سے برگزیدگی کا دودھ نوش فرمایا۔ اور ایسی محفوظ جگہ بلکہ لامکان میں تھے۔ جس طرح پیارا ، لاڈلا بچہ ماں کی گود میں رہتا ہے۔ جہاں کسی قسم کی تکلیف واذیت محسوس نہیں

ہو سکتی، وہ ازل کی گود میں تھا۔ اللہ پاک نے اپنے خاص لطف سے پرورش فرمائی۔ اور مشاہدۂ الٰہی میں صبح و شام ازل بسر ہوئی۔ اور اللہ پاک کے فضل و کرم کی حفاظت میں مقدس بن کر ہر مکر و فریب، قہر و غضب سے محفوظ و معصوم بن گیا۔

اِسی لیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی دعاءیں فرماتے تھے "اللّٰھُمَّ واقیۃ لواقیہ الولد" اے اللہ مجھے ایسی حفاظت فرما جس طرح ماں بچہ کی حفاظت کرتی ہے"۔ اور اللہ پاک نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی برگزیدگی کی تعریف فرمائی۔ اور ان کی نبوت کو ہر قسم کی دھندلاپن اور کدورت سے پاک و لطیف بیان فرمایا۔ اور اپنی عنایتوں کے بالاخانہ کی روشندان سے ازلی کلمات برسائے کسی مخلوق کے واسطے کے بغیر۔ اور اپنے محبوب کو اللہ کی پیدا کردہ مخلوق کے حاصل کردہ علم کی طرف نہیں جھکایا، بلکہ ان کو رحمانی علوم کے سمندروں میں غوطہ لگوا کر علم الاولین و آخرین کا حامل بنا دیا۔

حضرت ابن عطار رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ اُمّی کے معنی اعجمی یعنی بے زبان ہیں کیونکہ ان کا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سوا سب سے بیگانہ ہے۔ صرف اسی سے آشنا ہے اور جو کلام ان پر نازل فرمایا یقینی طور پر اسی کا عالم ہے یعنی صرف ذاتِ الٰہی سے آشنائی رکھنے والا ہے۔ غیرِ خدا سے ان کا کسی قسم کا تعلق نہیں ہے۔

بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لیے اُمّی فرمایا ہے کہ وہ دنیا و آخرت کی کسی چیز کی خبر نہیں رکھتے۔ مگر سوائے ان چیزوں کے جس کی خود خدا نے تعلیم دی ہے۔

اِس لیے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے تھے کہ "ادّبنی ربّی فاحسن تادیبی" مجھے اللہ پاک نے ادب و سلیقہ سکھایا ہے اور بہت بہترین طور پر سکھایا ہے حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حالت اللہ کے ساتھ بالکل ایک طرح کی ہے یعنی دو ... کی طرف محتاج ہونے سے پاک ہیں۔ کیونکہ وہ صرف اللہ سے سرشار

ہی کے محتاج ہیں اور خُدائے پاک کے سوا جُملہ مخلوقات سے بے نیاز ہیں۔

جس طرح خُدا تعالیٰ کُل سے بے نیاز ہے اسی طرح محبوب خُدا، خُدا کے سوا کُل سے بے نیاز ہیں۔ بے نیاز خدا کے محبوُب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم بھی کُل مخلوقات سے بے نیاز ہیں۔ یاد رہے کہ خالق نور کے محبوُب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نورِ خالق ہیں۔ بے نیاز مولیٰ کے محبوب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم بھی بے نیاز ہیں۔ بے مثال و بے نظیر خُدا کے محبوب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم بھی بے مثال و بے نظیر ہیں۔ علیم و خبیر خُدا کے محبوُب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم بھی صاحب علم الاوّلین و آخرین ہیں۔ بیتُ المعمُور کے مالک کے محبوُب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم بھی بیتُ اللہ کے رکھوالے ہیں۔ مالکِ کُل کے محبوب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم بھی مالک میدانِ حشر ہیں۔ خالق عرش کے محبوُب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم بھی عرش کی زینت ہیں۔ ربّ العالمین کے محبوب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم بھی رحمۃ للعالمین ہیں۔ رحیم کے محبوُب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم بھی رحیم ہیں۔ رؤف کے محبوب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم بھی رؤف ہیں۔

یہاں پر حد ختم ہوجاتی ہے، حد بے حدی تک پہنچ کر بیحدی بن جاتی ہے۔ جیسے دریا سمندر سے جب مل جاتا ہے تو خود بخود سمندر بن جاتا ہے۔ وہاں پھر تمیز و فرق کرنے کی مجال باقی نہیں رہتی۔

خلاصہ اینکہ باعثِ کُل، اصلِ موجُودات اور جوہرِ مخلوقات ذاتِ مُحمّدی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہیں۔ لہٰذا اللہ پاک نے ایک نازک و لطیف لقب "اُمّی" کا عنایت فرما کر دوجہاں پر ثابت کردیا کہ "وجود" صرف اللہ پاک اور اس کے محبوُب کیلئے ہے باقی سب عدم اور فنا کے دائرہ میں ہیں۔

عزیزانِ گرامی! بڑا مُشکل اور نازک مقام ہے، مُجھ میں اتنی اِستطاعت کہاں؟ کہ نبی الاُمّی کی کماحقہٗ تشریح کرسکوں؟ پھر بھی حتی المقدور جذبہ حُبِّ نبی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا دامن تھامے چند سطریں پیش کردی ہیں۔ آخر میں حضرت حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قطعہ ہی میرے عجز و انکساری کا بیان ہے۔

حبیب البشر خیری۔ رنگون

حضرت شمس الدین محمد حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

یا صاحبَ الجمالِ و یا سیّدَ البشر
مِن وجہکَ المنیرِ لقد نوّرَ القمر
لا یمکن الثناءُ کما کانَ حقّہٗ
"بعد از خدا بزرگ توئی قصّہ مختصر"

۱۳۶۹

اے پیکرِ حسن اور اے سرتاجِ انسانیت! یقیناً (چودھویں کا) چاند آپ ہی کے نور افشاں چہرے سے درخشاں (ہوا) ہے (پوری انسانیت بھی ایک زبان ہو کر) آپ کے اوصاف و کمالات بیان کر پائے؟ یہ ممکن ہی نہیں! اس (بے پناہ) داستان کو یوں مختصر کرتا ہوں کہ خدا کے بعد آپ ہی کی ذات بزرگ و برتر ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جسارتِ لایعنی تعارفِ خیری

از قلم (علامہ) حبیب البشر خیری زاد شرفہ

حضرتِ خالقِ باری نے بہرِ اظہارِ قدرتِ جبروتی و ماتحتِ مصلحتِ پنہانی، ملک برہما خطۂ ارکان کے شہر "اکیاب" سے کچھ دُور ایک گاؤں میں ۶ر جون ۱۹۳۳ء کو بوقتِ صبحِ صادق اِس دنیائے دُوں کا چہرۂ زبوں دِکھلایا۔

والدِ ماجد حضرت علامہ حفیظ الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ مدرسہ عالیہ رام پور کے فارغ التحصیل جیّد عالم اور خوش الحان قاری تھے کہ انہیں "طاؤس القرا" کا خطاب ملا تھا۔ فقر و زہد اور صدق و توکل کا ایک جیتا جاگتا اعلیٰ نمونہ تھے۔

زندگی کے چوتھے سال اپنے زمیندار نانائے محترم ضلع کے رئیس اعظم، الحاج ابوالخیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے گورنمنٹ اُردو اسکول "زینتُ الاسلام" میں داخل کرادیا۔ چوتھی جماعت تک شانِ امتیازی سے کامیابی حاصل کی۔ بعدہٗ دوسری جنگ عظیم کا آغاز ہونے لگا، اور تعلیم رُک گئی۔

چونکہ نوعُمری تھی اِس لیے جاپانیوں کی بولی جلد زبان پر چڑھ گئی، اِس افراتفری کے دَور میں جاپانی بھی نظرِ کرم فرماتے رہے اور قسم قسم کی اِمداد بھی ملتی رہی۔ جاپانی زبان بولنا، لکھنا، پڑھنا، اپنے چند رشتہ دار اور ہمسایوں کے ساتھ سیکھتا رہا اور ایک حد تک ترقی بھی کی۔

پھر جب جنگ کا پانسہ پلٹ گیا جاپان پسپا ہُوا اور علاقہ پر سلطنتِ برطانیہ کا دوبارہ تسلط ہوگیا اور اَمن و امان کا دَور دورہ ہُوا تو مقامی "دارالعلوم" میں درسِ نظامی کے درجات میں داخل کر دیا گیا۔ چونکہ بفضلِ ایزدی ذہانت و ذکاوت میسّر ہوئی تھی۔ لہٰذا جلد ہی مقامی

مدرسے سے امتیازی شان سے فارغ ہو کر مشرقی پاکستان میں جامعہ عالیہ ڈھاکہ" کے درسِ نظامی کے درجہ "عالم" میں داخلہ نصیب ہوا۔ اسی ادارہ سے عالم، فاضل اور کامل (ممتاز المحدثین) کی سندیں امتیازی حیثیت سے حاصل کیں۔

بعدہٗ "گورنمنٹ مسلم ہائی اسکول چاٹگام" سے نویں اور دسویں جماعت یعنی "میٹرک" پاس کر کے "گورنمنٹ کالج چاٹگام" سے انٹرمیڈیٹ کی سند حاصل کی۔

مادرِ محترمہ کے اِصرار پر وطن واپس آیا اور رنگون یونیورسٹی میں داخلہ لیا۔ ۱۹۶۵ء میں بی۔اے (انگلش لینگویج اینڈ لٹریچر) کی ڈگری حاصل کی۔

قادرِ مطلق نے یونیورسٹی سے سیدھا محراب و منبر پر لا کھڑا کیا۔ بقیہ تیس ۳۰ سالہ زندگی خدمتِ محراب و منبر اور درس و تدریس اور پند و موعظت پر قریب گزر چکی ہے۔ اور گزر رہی ہے۔

بقول حضرت رومی رحمۃ اللہ علیہ ؎

خاموش شو، خاموش شو، در عشقِ اُو مدہوش شو
از حالِ خود بیخویش شو، باز آ ز فکرِ ما مضیٰ

ترجمہ: خاموش ہی خاموش رہ، محبت میں اُس کی مدہوش رہ، اپنی حالت سے بے گانہ بن جو کچھ گزر گیا اُس کے فکر سے پلٹ آ۔

اور حضرت جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ ؎

آں مریمِ دردمند باید ٭ تازہ رطب تر جنے را
زایماں اگرت مراد امن ست ٭ در عزلت جوئے ایمنے را
گر لتکیہ چیست؟ خانہ دل ٭ در دلِ خود گیر ساکنے را
خامش کن و فن خامشی گیر ٭ بگزار تو لافِ پُرفنے را

ترجمہ: ① — اگر تم حضرت مریم علیہا السلام کی مانند دردمند اور پریشان رہ سکو تو غیب سے

تازی کھجور کا رزق ملے گا۔

✪ — ایمان سے اگر تمہارا مقصد امن ہے تو تنہائی اور گمنامی کے دروازے کو ڈھونڈھ لو، اور آفتہائے ارضی و سماوی سے محفوظ ہو جاؤ۔

✪ — دل کے گھر کو ماسوائے اللہ کے خالی کر دینے کا نام ہی یکسوئی و گمنامی ہے۔ اپنے دل میں صرف ایک (باقی رہنے والے) اللہ ہی کو بسا لو۔

✪ — چپ رہو اور چپ رہنے کا ڈھنگ سیکھو، فن کاری کی ڈینگیں مارنے کی عادت کو نظر انداز کر دو۔

حبیب البشر خیری، رنگون

اضافہ از ناشر

یہ علامہ خیری کا کمال ہے کہ اپنی پیدائش، نشوونما، تعلیم و تعلّم کا ذکر کس طرح چلتے چلاتے کیا ہے، حالانکہ دیدۂ بینا رکھنے والے خوب جانتے ہیں اس اجمال کی تفصیل کو، اللہ اللہ کیا کسرِ نفسی ہے؟ جس واعظِ شیریں بیان اور خطیبِ دوراں نے محراب و منبر کو برسوں رونق بخشی اور نورِ خداوندی اور حبِ نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی داستانوں کے دریا بہا دیے ہزارہا بندگانِ خدا کو سچے ایمان سے متعارف کرایا، سینوں میں جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلّم کی محبّت کی شمعیں منوّر کر دیں، زبان میں اللہ نے وہ تاثیر بخشی اور دل میں وہ سوزِ نہاں دیا کہ اتفاقاً ایک دفعہ ہی خطبۂ جمعہ سن کر ماہیٔ بے آب ہو گیا۔ اتفاقی ملاقات نے وہ نقوش بکھیرے کہ دائمی تعلق پیدا ہو گیا ـــــ یہ محبت مادی نہ تھی بلکہ سچّی اور روحانی تھی اس میں دنیا کے سود و زیاں کو قطعی دخل نہ تھا، اس کی بنیاد اخلاص، تعلّق مع اللہ اور حبّ رسول صلی اللہ علیہ وسلّم پر تھی چنانچہ مجموعۂ "درود و سلام" مرتّب فرمانے کی درخواست کی جس کا اظہار میں "احوالِ واقعی" میں کر چکا ہوں۔ آپ مطالعہ فرمائیں گے۔

وعظ و نصیحت اور تشنگانِ علومِ دینی کی رات دن کی خدمات بھلا اتنی فرصت و

مہلت کہاں دیتی ہیں، تاہم ازراہِ کرم آپ آمادہ ہوئے اور یہ مجموعۂ دُرود و سلام مُرتب ہو لیا۔ یہ سب کرشمہ تھا فضلِ خداوندی کا اور فیض تھا رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ اللّٰھم صلِّ وسلّم علیٰ حبیبک خیرِ البشر۔ پھر دُنیائے رُوحانیت کا یہ کرشمہ دیکھا کہ جس طرح یہ مجموعہ بے مثال تھا اس کی ترتیب و تدوین بھی خدا نے ایسے احسن طریقے پر انجام دلائی۔ فالحمد للہ

آئیں عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اِسے آنکھوں میں بسائیں، دِل کی گہرائیوں میں اُتاریں اور حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مُطابق کہ دُرود شریف کی برکت سے اللہ تبارک تعالیٰ ۱۰۰ نعمتیں عطا فرماتا ہے۔ ۳۰ دُنیاوی حاجات پُوری ہوتی ہیں اور ۷۰ آخرت میں عطا فرمائے جانے کے لیے محفوظ ہوتی ہیں۔ سُبحان اللہ

میرے دل کی عاجزانہ دلی کیفیت کو ابوالمجد شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے "اخبارالاخیار" کے آخری مضمون "مُناجات بہ درگاہِ قاضی الحاجات" باب کے صفحہ ۶۲۴ میں یُوں اِرشاد فرمایا ہے۔

"اے اللہ! میرا کوئی عمل ایسا نہیں ہے جسے آپ کے دربار میں پیش کرنے کے لائق سمجھوں، میرے تمام اعمال میں فسادِ نیّت موجود رہتی ہے، البتہ مجھ حقیر و فقیر کا ایک عمل صرف تیری ذاتِ پاک کی عنایت کی وجہ سے بہت "شاندار" ہے اور وہ یہ ہے کہ مجلسِ میلاد کے موقع پر "میں کھڑے ہو کر سلام پڑھتا ہوں" اور نہایت ہی عاجزی و انکساری، مُحبّت و خلوص کے ساتھ تیرے حبیبِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر "دُرود و سلام" بھیجتا رہا ہوں۔

اے اللہ! وہ کونسا مقام ہے جہاں میلادِ مُبارک سے زیادہ تیری خیر و برکت کا نزول ہوتا ہے؟ اس لیے اے ارحم الراحمین مجھے پکا یقین ہے کہ میرا یہ عمل کبھی بیکار نہ جائے گا۔ بلکہ یقیناً تیری بارگاہ میں قبول ہوگا اور جو کوئی "دُرود و سلام" پڑھے اور اس کے ذریعہ دُعا کرے وہ کبھی مُسترد نہیں ہو سکتی۔"

خدا کرے ہم سب بھی شب و روز "دُرود و سلام" کا وِرد کر کے کونین کی کامیابیوں اور دُنیا کی سرفرازیوں سے ہمکنار ہو جائیں۔ ربّنا تقبّل منّا انّک انت السّمیع العلیم۔

آمین

کیپٹن عبدالستار احمد باگرکر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ

قرآن الطلاق

اور جو بھروسہ رکھے گا اللہ تعالیٰ پر سو وہی کافی ہے اس کو





